عمران سیریز
ایکسٹو کی موت
ظہیر احمد

5

بلیک زیرو کو یاد آگیا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ سر سلطان کے کہنے پر وہ صدر مملکت سے ملنے کے لئے اپنی سپیشل کار میں ایوان صدر کی جانب جا رہا تھا کہ اس کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں چار سیاہ کاریں آگئیں۔ ان کاروں نے اس کی کار کو کچھ اس انداز میں گھیرے میں لیا تھا کہ بلیک زیرو کسی بھی طرح ان کے درمیان سے نکل نہیں سکتا تھا۔ جس جس طرف سیاہ کاریں مڑتی گئیں بلیک زیرو کو بھی مجبوراً کار اسی طرف موڑنا پڑی تھی۔ پھر ایک غیر آباد اور سنسان سڑک پر اس کی کار کو روک لیا گیا تھا۔ پھر ایک سیاہ پوش نے ایک چھوٹے پسٹل سے نجانے کار کی کھڑکی کے شیشے پر کون سا محلول پھینکا تھا کہ بلٹ پروف شیشہ اسی وقت پگھل گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کچھ کرتا اچانک اس کی گود میں کوئی چیز گری تھی اور پھر ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو بے ہوش ہو گیا تھا۔

اس کے بعد اسے اب ہوش آرہا تھا۔

بلیک زیرو مشینوں کو دیکھ رہا تھا۔ اپنے جسم پر لباس نہ دیکھ کر اور اپنا سر گنجا محسوس کر کے بھی اسے شدید تشویش ہو رہی تھی اور پھر اس کی نظر اس غیر ملکی پر پڑی جس کو اس نے لاشعوری کیفیت میں مار کر ایک طرف پھینک دیا تھا۔

"اوہ، یہ کون ہے۔ یہ اس طرح کیوں گرا پڑا ہے"۔ بلیک زیرو کے منہ سے حیرت زدہ انداز میں نکلا۔ وہ تیزی سے اٹھ بیٹھا تھا۔ اس نے اپنی کمر کے گرد بندھی ہوئی بیلٹ کھول لی تھی۔ سٹریچر سے اتر کر وہ تیزی سے زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے غیر ملکی کی جانب بڑھ گیا۔ اس نے جھک کر اس غیر ملکی کی نبض اور اس کے دل کی دھڑکن چیک کی اور پھر اسے زندہ پا کر اس کے چہرے پر قدرے سکون آگیا۔ بلیک زیرو نے جلدی جلدی اس کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ اس کی جیب سے اس کے آئی ڈی کارڈ کے علاوہ ایک بٹوہ اور ایک مشین پسٹل نکلا تھا۔ آئی ڈی کارڈ پر اس کا نام کارٹر اگران تھا اور اس پر پتہ بارڈ کلب کا تھا۔ اس کے بٹوے سے کرنسی کے علاوہ بارڈ کلب کے چند مخصوص کارڈز بھی نکلے تھے۔

کارٹر اگران بارڈ کلب کا مالک ہونے کے ساتھ ساتھ مینجر بھی تھا۔ بلیک زیرو نے اس کی نبض دیکھ کر اسے چیک کر لیا تھا کہ اسے کسی بھی طرح دو تین گھنٹوں سے پہلے ہوش نہیں آسکتا۔ بلیک زیرو نے اس کا قد کاٹھ دیکھ کر جلدی جلدی اس کا لباس اتار کر پہننا شروع کر

دیا۔ کارٹر کا قد کاٹھ تقریباً بلیک زیرو جتنا ہی تھا۔ بلیک زیرو نے اسے اٹھا کر سٹریچر پر لٹا دیا اور بیلٹ اس کی کمر سے باندھ دی۔ پھر وہ شیشے کے کیبن سے نکل کر باہر آگیا۔ ہال میں موجود مشینوں کو دیکھ کر اس کے دماغ میں عجیب سی سنسناہٹ ہونا شروع ہو گئی تھی۔

"اوہ، یہ تو ڈی ایچ ٹاپ برین سکیننگ مشینیں ہیں۔ اس کا مطلب ہے یہ لوگ مجھے یہاں برین سکیننگ کے لئے لائے تھے"۔ بلیک زیرو نے تشویش زدہ انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ مشینوں کو چیک کرتا رہا پھر اس نے کمرے میں موجود دوسری چیزوں کو دیکھنا شروع کر دیا۔ ایک الماری میں اسے مشین گن اور چند بم دکھائی دیئے۔ وہ ٹائم بم تھے۔ بلیک زیرو نے مشین گن اور ٹائم بم نکال کر ایک میز پر رکھ دیئے اور الماری سے رسی کا ایک گچھا نکال لیا۔ رسی کا گچھا لے کر وہ سیدھا شیشے کے کیبن میں گیا۔ اس نے کارٹر کو اٹھا کر وہاں پڑی ہوئی ایک کرسی پر بٹھایا اور رسی سے اس کو نہایت مضبوطی کے ساتھ باندھ دیا۔

بلیک زیرو کا ذہن چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ اس کے دماغ کی سکیننگ کی گئی ہے اور اس کے برین سکیننگ کا مطلب تھا کہ اس شخص نے یا پھر جن لوگوں نے اسے اغوا کیا تھا ان لوگوں نے اس کے بہت سے راز حاصل کر لئے ہوں گے۔ گو بلیک زیرو کو معلوم تھا کہ ایکسٹو اور چند خاص رازوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عمران نے ہپناٹزم سے اس کے دماغ کو لاکڈ کر رکھا تھا مگر ان مشینوں کو دیکھ کر بلیک زیرو ہول

کھا رہا تھا کیونکہ ان مشینوں سے سائنسی انداز میں ہر قسم کے دماغی
لاک کھولے جا سکتے تھے۔ ان لوگوں نے اس کی برین سکیننگ سے کیا
کچھ معلوم کیا تھا اس کے بارے میں وہ شخص لامحالہ جانتا ہوگا۔ اس
لئے بلیک زیرو اس سے اپنے طریقے سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا۔

ہال نما کمرہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف تھا۔ بلیک زیرو نے مشینوں
سے کمرے کے دروازے لاکڈ کر دیئے تھے۔ ایک مشین کے ذریعے
اس نے معلوم کر لیا تھا کہ وہ ہارڈ کلب میں ہے۔ اس نے ہارڈ کلب اور
اس کی پوری لوکیشن بھی معلوم کر لی تھی وہاں سے اس کا نکلنا کچھ
مشکل نہیں تھا مگر نکلنے سے پہلے وہ لازمی طور پر یہ جاننا چاہتا تھا کہ ان
لوگوں نے اسے کس مقصد کے لئے اغوا کیا تھا اور اس کے برین
سکیننگ سے کیا حاصل کیا تھا۔

بلیک زیرو کو وہاں سے ایک بڑے پھل والا خنجر بھی مل گیا تھا۔

بلیک زیرو نے آگے بڑھ کر کارٹر کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ کارٹر کا
سانس رکا تو اس کے جسم میں زور زور سے جھٹکے لگنا شروع ہو گئے اور
پھر اس نے یکدم آنکھیں کھول دیں۔ اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر
بلیک زیرو نے اس کے منہ اور ناک سے ہاتھ ہٹا لئے تو کارٹر زور زور
سے اور گہرے گہرے سانس لینے لگا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر
خود کو بندھا ہوا پا کر وہ بوکھلا گیا۔

"یہ، یہ کیا۔ یہ۔ یہ......." اس نے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں
کہا۔ بلیک زیرو باہر سے ایک اور کرسی لے آیا اور کرسی کارٹر کے

سامنے رکھ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"تت، تمہیں ہوش کیسے آ گیا اور تم نے اس طرح مجھے کیوں
باندھ رکھا ہے"۔ کارٹر نے بلیک زیرو کے چہرے پر نظریں گاڑتے
ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ تشویش اور گھبراہٹ تھی۔

"تمہارا نام کیا ہے"۔ بلیک زیرو نے تیز دھار خنجر اس کی آنکھوں
کے سامنے گھماتے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو نے اگرچہ اس کے آئی ڈی
کارڈ سے اس کا نام پڑھ لیا تھا مگر وہ اس کے منہ سے اس کا نام سننا
چاہتا تھا۔

"کک، کارٹر۔ کارٹر اگران"۔ کارٹر نے خوف بھری نظروں سے
بلیک زیرو کے ہاتھ میں خنجر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہارا جعلی نہیں اصلی نام پوچھا ہے"۔ بلیک زیرو نے
غرا کر کہا۔

"اصلی نام۔ یہی میرا اصلی نام ہے"۔ کارٹر نے جلدی سے کہا۔

"دیکھو مسٹر، تم اس وقت میرے شکنجے میں ہو۔ تم نے مجھے یہاں
جس حال میں رکھا ہوا تھا اس کا بدلہ لینے کے لئے میں تمہیں سر سے
پیروں تک چیر سکتا ہوں۔ تمہارا ریشہ ریشہ الگ کر سکتا ہوں۔ میں
تمہیں اس قدر شدید اور خوفناک اذیتوں سے دوچار کر سکتا ہوں جس
کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ میں نے اس ہال نما کمرے کو سیل کر دیا
ہے۔ تمہاری چیخیں سننے اور تمہاری مدد کرنے والا یہاں کوئی نہیں
ہے۔ اس لئے اگر تم اپنی خیریت چاہتے ہو تو میں جو پوچھوں سچ سچ بتا

"دینا ورنہ"۔ بلیک زیرو نے زہریلے ناگ کی طرح پھنکارتے ہوئے اس انداز میں کہا کہ کارٹر نہ چاہتے ہوئے بھی بری طرح سے کانپ اٹھا تھا۔

"م، میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میرا نام کارٹر اگران ہے"۔ اس نے خوف سے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو کا خوفناک انداز دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ جو کہہ رہا ہے اس پر عمل کرنا واقعی اس کے لئے کچھ مشکل نہیں ہوگا۔

"چلو مان لیتا ہوں۔ تمہارا نام کارٹر ہے۔ یہ بتاؤ یہ کونسی جگہ ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ بارڈ کلب کا تہہ خانہ ہے"۔ کارٹر نے کہا اور اس نے سچ سچ بارڈ کلب کا پورا محل وقوع بتا دیا۔

"گڈ۔ یہ بتاؤ۔ تم میرے بارے میں کیا جانتے ہو۔ مجھے یہاں کس سے لایا گیا تھا اور مجھے یہاں لانے والے کون تھے"۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"میں تمہارے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ مجھے تمہارا نام ایکس مین بتایا گیا تھا۔ تمہیں یہاں لانے والا ماسٹر کاسٹرو ہے۔ وہ تمہیں کہاں سے اور کیسے اغوا کر کے لایا تھا اس کے بارے میں بھی مجھے کچھ نہیں معلوم۔ ماسٹر کاسٹرو تمہیں یہاں تمہاری برین سکیننگ کے لئے لایا تھا۔ میں ایک سرجن ہوں۔ میں نے تمہارے جسم کو اور تمہارے دماغ کو اس حد تک کمزور بنا دیا تھا کہ تم ان مشینوں کے سامنے کسی

بھی طرح ٹک نہیں سکتے تھے۔ ماسٹر کاسٹرو نے خود یہاں آکر تمہاری برین سکیننگ کی تھی۔ جس وقت وہ تمہاری برین سکیننگ کر رہا تھا اس وقت اس نے مجھے یہاں سے باہر نکال دیا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ اس نے تمہاری برین سکیننگ کیوں کی تھی اور اس نے تم سے تمہارے بارے میں کیا معلومات حاصل کی تھیں۔ لیکن مجھے اتنا ضرور معلوم ہے کہ ماسٹر کاسٹرو نے تمہارے ذہن میں موجود ایک ایک بات جان لی تھی اور ایک کمپیوٹر میموری میں وہ تمام باتیں باقاعدہ ریکارڈ بھی کر لی تھیں۔ پھر اس نے اس ریکارڈ شدہ معلومات کو ایک ڈسک میں منتقل کیا اور پھر وہ ڈسک لے کر چلا گیا۔ اس کے بعد میں نے تمہارا دماغی توازن درست کرنے کے لئے کام کیا۔ تمہارے سر کا آپریشن کیا اور تمہارے جسمانی نظام کو نارمل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ میں نے تمہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا رکھے تھے مگر پھر نجانے تمہیں کیسے ہوش آگیا اور پھر........" کارٹر بلیک زیرو کو پوری سچائی کے ساتھ بتاتا چلا گیا۔ بلیک زیرو اس کے لہجے اور اس کے بولنے کے انداز سے جان گیا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"ماسٹر کاسٹرو کون ہے۔ اس کا حدود اربعہ بتاؤ"۔ بلیک زیرو نے کہا تو کارٹر اسے ماسٹر کاسٹرو کے بارے میں بتانا شروع ہو گیا۔ ماسٹر کاسٹرو کی اصلیت جان کر بلیک زیرو کے دل و دماغ میں دھماکے ہونا شروع ہو گئے تھے۔ کارٹر کے مطابق ماسٹر کاسٹرو نے اس کے دماغ کی جس طرح سکیننگ کی تھی اس سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ بلیک

[illegible] حقیقت جان چکا ہے۔ یہ بہت خطرناک بات تھی۔ ماسٹر [illegible] جیسے خطرناک مجرم پر ایکسٹو کا راز کھل جانا، ایکسٹو کے سیٹ اپ اور پاکیشیا کے مفادات کے لئے شدید خطرہ تھا۔ اس نے جس طرح اسے اغوا کیا تھا اور پھر یہاں لا کر جس انداز میں اس نے اس کے دماغ کی سکینگ کی تھی اس سے بھی صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ کس قدر خطرناک، چالاک اور شاطر انسان ہے۔ یہ سب وہ کیوں کر رہا تھا اور اس کے عزائم کیا تھے۔ اس بارے میں جاننا بے حد ضروری تھا۔

بلیک زیرو نے اس سے ماسٹر کاسٹرو کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں ہے اور کیا رہا ہے مگر کارٹر نے اسے بتایا کہ اسے ماسٹر کاسٹرو کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے اور اس نے کس مقصد کے لئے اس کی برین سکینگ کی تھی۔ اس کا ماسٹر کاسٹرو سے کوئی رابطہ نہیں تھا۔ ماسٹر کاسٹرو کو جب بھی ضرورت ہوتی تھی وہ اسے خود ہی کال کر لیتا تھا۔ اس کے کال کرنے کی بھی کوئی ٹائمنگ مقرر نہیں تھی۔ کارٹر نے بلیک زیرو کے پوچھنے پر اسے بتا دیا تھا کہ وہ تقریباً چار روز سے وہاں بے ہوش تھا۔ ان چار دنوں میں ماسٹر کاسٹرو نے ایکسٹو کے راز کا کیا ہوگا اور وہ کیا کر رہا ہوگا اس خیال سے ہی بلیک زیرو کی روح تک لرزی جا رہی تھی۔

بلیک زیرو نے کارٹر سے چند مزید معلومات حاصل کیں اور پھر اس نے کارٹر کی کنپٹی پر ایک زوردار مکہ مار کر اسے ہاف آف کر دیا۔ کارٹر نے گو اسے سب کچھ سچ سچ بتا دیا تھا مگر وہ مجرم تھا اور اس نے

بلیک زیرو کے ساتھ جو کچھ کیا تھا بلیک زیرو اسے کسی بھی صورت میں معاف نہیں کر سکتا تھا۔ بلیک زیرو کارٹر کو بے ہوش کر کے اٹھا اور پھر اس نے ہال نما کمرے میں آ کر مشینوں کے ساتھ ٹائم بم فکس کرنا شروع کر دیئے۔ اس نے ان سب بموں پر آدھے گھنٹے کا وقت سیٹ کیا تھا۔ ایک الماری سے بلیک زیرو کو ایک میک اپ باکس بھی مل گیا تھا۔ بلیک زیرو کا قد کاٹھ چونکہ کارٹر سے ملتا جلتا تھا اس لئے اس نے کارٹر کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ سر پر وہاں موجود ایک بالوں کی وگ لگا کر اس نے ایک مشین سے خودکار دروازہ کھولا اور نہایت تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

تہہ خانے سے نکل کر وہ کارٹر کے دفتر نما کمرے میں آیا اور پھر وہاں کی تلاشی لے کر اور چند ضروری چیزیں نکال کر وہ کلب میں آ گیا۔ اسے کارٹر سمجھ کر کلب میں موجود افراد اسے سلام کرنے لگے۔ بلیک زیرو نے ان پر کوئی توجہ نہ دی اور تیزی سے کلب سے باہر نکلتا چلا گیا۔

آنے والے دوسرے ایکسٹو کو دیکھ کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا ایکسٹو اور سیکرٹ سروس کے ممبر بھی آنے والے ایکسٹو کو دیکھ کر بری طرح سے چونک اٹھے تھے۔ آنے والے ایکسٹو نے جو کرسی پر ایک دوسرے ایکسٹو کو بیٹھے دیکھا تو وہ بوکھلا گیا۔ اس سے پہلے کہ اس کے پیچھے خودکار دروازہ بند ہوتا آنے والا ایکسٹو بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس نے انتہائی برق رفتاری سے باہر چھلانگ لگا دی۔ جیسے ہی وہ دروازے سے باہر گیا اسی لمحے دروازہ بند ہو گیا۔

"وہ نقلی ایکسٹو تھا۔ پکڑو اسے"۔ وہاں موجود پہلے ایکسٹو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور سیکرٹ سروس کے ممبر بوکھلائے ہوئے انداز میں دروازے کی جانب دوڑ پڑے۔

"رک جاؤ۔ نقلی ایکسٹو وہ نہیں یہ ہے"۔ عمران نے اچانک بری

طرح سے چیختے ہوئے کہا تو سیکرٹ سروس کے ممبر یکلخت یوں رک گئے جیسے چابی بھرے کھلونے کی چابی ختم ہو جاتی ہے اور مڑ کر وہ سب عمران اور ایکسٹو کی جانب دیکھنے لگے۔

"عمران تم میری توہین کر رہے ہو"۔ ایکسٹو نے عمران کی جانب زہریلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران بھی کرسی سے اٹھ گیا تھا اور اپنا لباس یوں جھاڑنے لگا جیسے اس پر گرد کی تہیں جمی ہوئی ہوں۔

"تم لوگ یہاں کیوں کھڑے ہو۔ نقلی ایکسٹو کے پیچھے جاؤ۔ اگر وہ نکل گیا تو وہ ہم سب کے لئے بے حد خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"۔ ایکسٹو نے سیکرٹ سروس کے ممبروں کی طرف دیکھتے ہوئے کڑک کر کہا۔ سیکرٹ سروس ارکان کے چہرے دھواں دھواں ہو رہے تھے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں۔ ایک ہی وقت میں دو ایکسٹو ان کے سامنے آ گئے تھے۔ اصلی کون تھا اور نقلی کون یہ پرکھنا ان کے لئے ناممکن ہو گیا تھا۔ عمران اس ایکسٹو کو نقلی ثابت کرنے پر تلا ہوا تھا جبکہ یہ ایکسٹو دوسرے ایکسٹو کو نقلی کہہ رہا تھا جو اندر آتے ہی بدلی ہوئی سچویشن دیکھ کر واپس پلٹ گیا تھا۔

"وہ ایکسٹو جو اصلی ہے ہم سب کے لئے نہیں صرف تمہارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے ماسٹر کاسٹرو"۔ عمران نے ایکسٹو کی جانب تیکھی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ماسٹر کاسٹرو کا نام سن کر سیکرٹ سروس کے ممبر بری طرح سے چونک اٹھے تھے۔

"ماسٹر کاسٹرو، کون ماسٹر کاسٹرو۔ عمران تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا"۔ ایکسٹو نے انتہائی خوفناک انداز میں پھنکارتے ہوئے کہا۔

"عمران، یہ سب کیا ہے۔ تم چیف کے ساتھ کس انداز میں پیش آرہے ہو اور یہ ماسٹر کاسٹرو کون ہے"۔ جولیا سے آخر رہا نہ گیا تو اس نے عمران کو بری طرح سے گھورتے ہوئے کہا۔

"تم لوگ خاموش رہو۔ یہ نقلی ایکسٹو ہے۔ اس کا اصل نام ماسٹر کاسٹرو ہے۔ وہی ماسٹر کاسٹرو ہے جس کے بارے میں، میں تمہیں ساری تفصیل بتا چکا ہوں۔ اس نے ایکسٹو کا نقاب پہن رکھا ہے۔ اس نقاب کے پیچھے ایکسٹو کا نہیں ماسٹر کاسٹرو کا چہرہ ہے"۔ عمران نے غرا کر کہا۔

"ہونہہ، تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ اس نقاب کے پیچھے ماسٹر کاسٹرو کا چہرہ ہے"۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"یہ تم لوگوں کا اور میرا وقت برباد کر رہا ہے۔ یہ جان بوجھ کر ایسا کر رہا ہے تاکہ نقلی ایکسٹو یہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو جائے۔ یہ غدار ہو چکا ہے جولیا اور تم سب جانتے ہو کہ ایکسٹو غداروں کا کیا حشر کرتا ہے"۔ ایکسٹو نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کاسٹرو، تم نے یہاں آکر بہت بڑی غلطی کی ہے۔ یہ جگہ تمہارے لئے کسی چوہے دان سے کم نہیں ہے۔ تم یہاں آتو گئے ہو مگر یہاں سے واپس جانا تمہارے بس میں نہیں ہے اور تم اصلی ایکسٹو

ہو یا نقلی اس کا فیصلہ تو ابھی ایک لمحے میں ہو جائے گا۔ پھر میں تو کیا سیکرٹ سروس کے ممبر تمہارا جو حشر کریں گے اس کے بارے میں سوچو"۔ عمران نے اس بار مسکرا کر اور بڑے لاپرواہانہ انداز میں کہا۔ اس کے چہرے پر سے سنجیدگی کے بادل چھٹ گئے تھے۔ وہ ایک بار پھر وہی شوخ اور کھلنڈرا عمران دکھائی دینے لگا تھا جو اس کا خاصہ تھا۔

"تمہارا کہنے کا مطلب ہے سیکرٹ سروس کے ممبر ایکسٹو کو جانتے پہچانتے ہیں"۔ ایکسٹو غرایا۔

"ہاں، یہ سب اپنے چیف کو اچھی طرح سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔ یقین نہیں آتا تو ان سے پوچھ لو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کی یہ بات سن کر سیکرٹ سروس کے ممبر بری طرح سے چونک اٹھے تھے اور وہ حیرت بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔ جیسے ان کی سمجھ میں نہ آرہا ہو کہ عمران کیا کہنا چاہ رہا تھا۔

"عمران تم اپنی حد بھول رہے ہو۔ ایکسٹو کا راز سوائے ایکسٹو کے کوئی نہیں جانتا"۔ ایکسٹو نے غراتے ہوئے کہا۔

"جبکہ میں کہتا ہوں کہ جولیا اور سیکرٹ سروس کے سارے ممبر ایکسٹو سے بخوبی واقف ہیں۔ کیوں میں غلط تو نہیں کہہ رہا ناں ساتھیو"۔ عمران نے سیکرٹ سروس کے ممبروں کی طرف دیکھتے ہوئے ایک مخصوص اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تو بتاؤ کون ہے ایکسٹو۔ تم خود اپنی زبان سے بتاؤ ایکسٹو کا اصل نام کیا ہے"۔ ایکسٹو نے سیکرٹ سروس کے ممبروں کی طرف مڑتے

بغیر عمران کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے بڑے زہریلے لہجے میں کہا۔

"ان سب کا چیف علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کے سوا اور کون ہو سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو پھر وہ نقاب پوش کون تھا جو یہاں آتے ہی بزدلوں کی طرح بھاگ گیا تھا"۔ ایکسٹو نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا جواب تو وہ خود ہی دے سکتا ہے کہ وہ کون تھا۔ اب وہ بھاگ گیا ہے تو میں اس کے بارے میں کیا بتاؤں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران"۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے عمران سے کچھ کہنا چاہا مگر عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے روک دیا۔

"ماسٹر کاسٹرو، اب تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ اپنا نقاب اتار دو اور ان سب پر عیاں کر دو کہ تم ایکسٹو نہیں ہو"۔ عمران نے کہا۔

"تم ایکسٹو کو نقاب اتارنے کا کہہ رہے ہو عمران"۔ ایکسٹو نے پھر پھنکار کر کہا۔

"ایکسٹو کو نہیں مجرم کو"۔ عمران نے ہنس کر کہا۔

"تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ میں ایکسٹو نہیں مجرم ہوں"۔ ایکسٹو نے بھڑک کر کہا۔

"بڑی آسان سی بات ہے۔ جولیا تمہیں یاد ہے چیف نے تمہیں آخری ہدایات کیا دی تھیں"۔ عمران نے کہا اور جولیا کی جانب دیکھنے لگا۔

"چیف نے ہمیں واچ ٹرانسمیٹروں کی فریکوئنسیاں بدلنے کی آخری ہدایات دی تھی"۔ جولیا نے عمران کی آنکھ کے مخصوص اشارے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"گڈ اور اب محترم جناب وعزت مآب سرکار ایکسٹو صاحب آپ ذرا ان ممبروں میں سے کسی ایک ممبر کی واچ ٹرانسمیٹر کی سپیشل فریکوئنسی پر کال تو کر کے دکھائیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ایکسٹو کے ساتھ ساتھ سیکرٹ سروس کے ممبر بھی بری طرح سے چونک پڑے اور پھر وہ سب استفہامیہ نظروں سے ایکسٹو کی جانب دیکھنا شروع ہو گئے۔

"اور اگر میں ان سب کو سپیشل فریکوئنسی پر کال کر دوں تو"۔ ایکسٹو نے غصے اور نفرت زدہ لہجے میں کہا۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے"۔ عمران نے ہنس کر کہا۔

"اگر میں ایسا کر دوں تو"۔ ایکسٹو نے غراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میں اس ایکسٹو کو اپنے ہاتھوں سے جا کر گولی مار دوں گا جو یہاں آیا تھا"۔ عمران نے ایک بار پھر سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"عمران تم ایکسٹو کو بے نقاب کر کے خود اپنے لئے گڑھا کھود رہے ہو"۔ ایکسٹو نے عمران کو خونی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں اس وقت سنجیدہ ہوں ماسٹر کاسٹرو۔ ایکسٹو کی حفاظت کے لئے مجھے اپنی جان کی بھی قربانی کیوں نہ دینا پڑی میں دوں گا۔ میں ہی نہیں میرے یہ ساتھی بھی ایکسٹو اور اس کی توقیر کے لئے اپنی جانیں

اس پر نچھاور کر سکتے ہیں۔ تم ثابت کرو کہ تم اصلی ایکسٹو ہو اس کے بعد دیکھنا میں کیا کرتا ہوں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ اور انتہائی ٹھوس لہجے میں کہا۔ عمران کی بات سن کر سیکرٹ سروس کے ممبروں کے سینے بھی تن گئے تھے اور ان کے چہروں پر بھی اب جوش لہرانے لگا تھا۔

"لگتا ہے تم اپنی زندگی سے تنگ آگئے ہو جو اپنے چیف کو چیلنج کر رہے ہو"۔ ایکسٹو نے غضبناک لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی سمجھ لو"۔ عمران نے کندھے اچکائے۔

"چیف آپ میری واچ ٹرانسمیٹر پر کال ملایئے۔ اگر عمران کی بات جھوٹی ہوئی تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گی"۔ اس بار جولیا نے بھی جوش میں آتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اب یہی ہوگا۔ حقیقت ظاہر ہونے پر اب عمران زندہ رہے گا یا میں"۔ ایکسٹو نے کہا اور اس کی بات سن کر سیکرٹ سروس کے ممبر بری طرح سے چونک اٹھے اور پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے لگے۔ ایکسٹو نے یہ بات کہہ کر کہ اب عمران زندہ رہے گا یا ایکسٹو ان کے دلوں کی دھڑکنوں کو یکلخت تیز کر دیا تھا۔ وہ شدید تذبذب کا شکار تھے۔ عمران کی باتوں سے انہیں لگ رہا تھا کہ ان کے سامنے موجود ایکسٹو ان کا اصل چیف نہیں ہے جبکہ نقاب پوش خود کو ایکسٹو منوانے پر تل گیا تھا اور اس نے اصلیت ظاہر ہونے پر عمران کو صاف لفظوں میں موت کی دھمکی دے دی تھی۔ اگر یہ نقاب پوش

سپیشل فریکوئنسی پر کال نہ ملا پاتا تو اس کے مجرم ایکسٹو ہونے کا پورا ثبوت مل جاتا اور ایک مجرم کو ہلاک کرنا ان کے لئے کچھ مشکل نہیں تھا۔ ان کو زیادہ فکر عمران کی تھی۔ اگر ایکسٹو نے سچ مچ جولیا کی فریکوئنسی پر کال کر دی تو عمران کی موت یقینی تھی۔ ایکسٹو اسے کسی بھی صورت میں زندہ نہ چھوڑتا اور انہیں اپنی آنکھوں کے سامنے عمران کو ہلاک ہوتے دیکھنا تھا جس کی وہ کوئی امداد نہیں کر سکتے تھے۔

عمران اپنی جگہ بے فکر اور اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا جیسے اسے پورا یقین ہو کہ ایکسٹو سیکرٹ سروس کے ممبروں کے واچ ٹرانسمیٹر پر ان کی سپیشل فریکوئنسی پر کبھی کال نہیں ملا سکے گا۔

"ایک بار پھر سوچ لو عمران۔ ورنہ تمہیں اپنے ساتھیوں کے ہاتھوں بے موت مارے جانے کا بے حد دکھ ہوگا"۔ ایکسٹو نے عمران کو ایک بار پھر تنبیہہ کرتے ہوئے کہا۔

"اگر تم ایکسٹو ہوتے تو یہ بات نہ کرتے۔ ایکسٹو ایک بار جو فیصلہ کرتا ہے اس پر وہ دوبارہ نظر ثانی بھی کرنا گوارا نہیں کرتا"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ٹھیک ہے ایسا ہی سہی۔ جولیا اپنا پسٹل نکال لو۔ ہم میں جو غلط ہوگا تم اسے بے دریغ گولی مار دینا۔ یہ میرا حکم ہے"۔ ایکسٹو نے کہا اور جولیا بری طرح سے بوکھلا گئی۔

"یس چیف"۔ اس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"جولیا"۔ ایکسٹو اس قدر خوفناک انداز میں غرایا کہ جولیا کے ساتھ

ساتھ دوسرے ممبر بھی بری طرح سے کانپ اٹھے تھے۔

"نکال لو جولیا اپنی گن۔ تم اپنے ہاتھوں اس نقلی ایکسٹو کو ہلاک کرو گی۔ اس مجرم کو جس نے تم لوگوں کو مجرمانہ کارروائیوں پر مجبور کیا تھا اور ایکسٹو کی شخصیت کو بھی جس نے مجروح کیا ہے"۔ عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور لاپرواہی اور اطمینان کی جھلک تھی۔ عمران کا اس قدر اطمینان بھرا انداز دیکھ کر جولیا نے اپنا مشین پسٹل نکال لیا۔

"جیسے ہی تم میری کال رسیو کرو اسی لمحے عمران پر فائرنگ کر دینا"۔ ایکسٹو نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ ایکسٹو کی بات سن کر جولیا سمیت سیکرٹ سروس کے سبھی ممبروں کے دل بری طرح سے دھڑکنا شروع ہو گئے تھے۔ وہ ایکسٹو اور عمران کی جانب ترحم نظروں سے دیکھ رہے تھے اور جولیا جو شدید تذبذب کا شکار تھی اس کا مشین پسٹل والا ہاتھ بری طرح سے کانپ رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں شدید تشویش کے سائے لہرا رہے تھے۔

عمران اور ایکسٹو چند فٹ کے فاصلے پر ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے۔ چند لمحے ایکسٹو عمران کی جانب خونخوار نظروں سے گھورتا رہا پھر اس نے اپنی واچ ٹرانسمیٹر کا ونڈ بٹن کھینچ لیا اور اس پر جلدی جلدی ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ عمران بڑے طنزیہ انداز میں اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"جولیا اپنے ٹرانسمیٹر کا بیپ سسٹم آن کرو۔ کلائی پر ضربیں لگنے

سے صرف تمہیں معلوم ہو گا کہ میری کال تم سے مل گئی ہے۔ میں چاہتا ہوں ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی بیپ دوسرے ممبر بھی سن سکیں۔ تاکہ وہ کسی مغالطے میں نہ رہیں"۔ ایکسٹو نے جولیا سے کہا تو جولیا نے سر ہلا کر اپنے واچ ٹرانسمیٹر کا بیپ سسٹم آن کر دیا۔

"عمران تمہاری زندگی کی الٹی گنتی شروع ہو گئی ہے اور یہ کاؤنٹ ڈاؤن تنویر کرے گا۔ تنویر"۔ ایکسٹو نے پہلے عمران سے اور پھر نہایت سخت لہجے میں تنویر سے کہا۔

"یس چیف"۔ تنویر نے بوکھلا کر کہا اور پھر اس نے الٹی گنتی گننا شروع کر دی۔ ایکسٹو کی انگلی گھڑی کے ونڈ بٹن پر تھی۔

"سکس، فائیو، فور"۔ تنویر الٹی گنتی گن رہا تھا اور سیکرٹ سروس کے ممبروں کے دل کی دھڑکنیں جیسے اس گنتی کے ساتھ چل رہی تھیں۔ کمرے میں یکلخت گہرا سکوت چھا گیا تھا اور تنویر کی الٹی گنتی جیسے پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔

"تھری، ٹو، ون"۔ تنویر نے رک رک کر کہا اور پھر جیسے ہی اس نے زیرو کہا اسی لمحے کمرہ تیز سیٹی کی آواز سے گونج اٹھا۔ جیسے ہی کمرے میں سیٹی کی آواز گونجی نہ صرف سیکرٹ سروس کے ممبر بلکہ عمران بھی حقیقتاً اچھل پڑا تھا۔ عمران کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی گئی تھیں اور اس کے چہرے کا رنگ بھی بدل گیا تھا۔ سیٹی کی آواز سن کر سیکرٹ سروس کے ممبروں کا بھی ایسا ہی حال تھا جیسے کاٹو تو ان کے بدن میں خون ہی نہ ہو۔

ہوسٹن کلب میں جیگر نہایت پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ وہ اس وقت کلب کے ایک کمرے میں تھا اور اکیلا تھا۔

ماسٹر کے حکم سے اس نے وزارت خارجہ کے آفس پر خوفناک حملہ کر کے اسے تنکوں کی طرح فضا میں بکھیر دیا تھا۔ اس عمارت میں سینکڑوں آفیسر اور ورکرز کام کرتے تھے جو جیگر کے خوفناک حملے کے نتیجے میں گوشت پوست کے لوتھڑے بن کر عمارت کے ہزاروں لاکھوں ٹن وزنی ملبے تلے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن ہو گئے تھے۔

اس سے پہلے کہ وہاں پولیس آتی جیگر اپنے ساتھیوں کے ساتھ نہایت تیزی کے ساتھ وہاں سے نکل گیا تھا۔ حملے کے دوران اس نے جو گاڑیاں استعمال کی تھیں وہ چوری کی تھیں۔ جنہیں اس نے اور اس کے ساتھیوں نے مختلف مقامات پر چھوڑ دیا تھا اور پھر وہاں سے مختلف ٹیکسیاں بدلتے ہوئے وہ اپنے ٹھکانوں پر پہنچ گئے تھے۔ جیگر نے بھی

ایسا ہی کیا تھا۔ مختلف ٹیکسیاں مختلف مقامات پر بدلتا ہوا وہ سیدھا واپس ہوسٹن کلب میں آگیا تھا۔

کلب میں آکر اس نے اپنے مخصوص دفتر سے ماسٹر کاسزو کو اطلاع دینے کے لئے اس کے دیئے ہوئے نمبر پر کئی بار کال کرنے کی کوشش کی تھی مگر دوسری طرف سے اسے کوئی جواب نہیں مل رہا تھا۔ جیگر کافی دیر تک ماسٹر کاسزو کی کال کا انتظار کرتا رہا مگر ماسٹر کاسزو نے جب کئی گھنٹے گزرنے کے باوجود اس سے رابطہ نہ کیا تو جیگر پریشان ہو گیا اور پھر وہ اٹھ کر پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔

ابھی اسے اس طرح ٹہلتے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک میز پر پڑے کئی رنگوں کے فون سیٹوں میں سے ایک سرخ رنگ کے ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ جیگر تیزی سے ٹیلی فون کی جانب جھپٹ پڑا۔

"یس۔ جیگر سپیکنگ"۔ جیگر نے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہی تیز لہجے میں کہا۔ اس کے اعصاب یکلخت تن گئے تھے۔

"مارسن بول رہا ہوں باس"۔ دوسری طرف سے مارسن کی آواز سنائی دی تو جیگر کے تنے ہوئے اعصاب یکلخت ڈھیلے ہو گئے تھے۔

"مارسن تم کہاں سے بول رہے ہو۔ آپریشن کے وقت تم اچانک گاڑی لے کر کہاں غائب ہو گئے تھے"۔ جیگر نے مارسن کی آواز سن کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو کافی دیر سے کال کر رہا تھا باس لیکن آپ کا کچھ پتہ ہی

نہیں چل رہا تھا۔ میں سرسلطان کے تعاقب میں گیا تھا جو ہمارے حملے
سے چند لمحے قبل اپنے دفتر سے نکل گیا تھا"۔ مارسن نے کہا تو اس کی
بات سن کر جیگر بری طرح سے اچھل پڑا۔

"سرسلطان ہمارے حملے سے پہلے دفتر سے نکل گیا تھا۔ یہ تم کیا کہہ
رہے ہو"۔ جیگر نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں باس۔ میں نے سرسلطان اور عمران کو زندہ
دیکھا تھا"۔ مارسن نے کہا اور پھر وہ جیگر کو ساری تفصیل بتاتا چلا گیا
جسے سن کر جیگر کی تیوری پر بے شمار بل پڑ گئے۔

"اوہ، یہ تو بہت برا ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے دونوں حملے
ناکام رہے ہیں۔ تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو اور چیف کہاں
ہیں"۔ جیگر نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"چیف اس وقت ایک بڑی عمارت میں ہیں باس۔ انہوں نے
مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو فون کر کے فوری طور پر اس عمارت کو
گھیرنے کا کہوں۔ اس عمارت میں عمران اور اس کے چند ساتھی موجود
ہیں۔ چیف نے کہا تھا کہ اس عمارت میں ہم کسی کو نہ گھسنے دیں اور
نہ ہی کسی کو عمارت سے باہر آنے دیں۔ اگر کوئی عمارت سے باہر
آئے تو اسے ختم کر دیں۔ چیف جس گاڑی میں عمارت کے اندر گیا تھا
اس کے بارے میں چیف نے مجھے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ اس کے کچھ دیر
بعد میں نے ایک کار میں ایک سیاہ پوش کو بھی اس عمارت کے اندر
جاتے دیکھا تھا۔ اس وقت میں اکیلا تھا اس لئے میں کسی بھی طرح

اس سیاہ پوش کو عمارت میں داخل ہونے سے نہیں روک سکا تھا۔
چیف کو عمارت میں گئے کافی دیر ہو چکی ہے۔ نہ چیف عمارت سے
باہر آئے ہیں نہ عمران اور اس کے ساتھی اور نہ ہی وہ سیاہ پوش۔ میری
سمجھ میں نہیں آ رہا کہ میں چیف کو کس طرح اس سیاہ پوش کی اطلاع
دوں جو عمارت میں گیا تھا"۔ مارسن نے جیگر کو ساری تفصیل اور
عمارت کا پتہ بتاتے ہوئے کہا۔

"جس وقت سیاہ پوش عمارت میں داخل ہو رہا تھا تمہیں اسے
روکنے کی کوشش کرنی چاہئے تھی احمق۔ کیا تمہارے پاس ریوالور
نہیں تھا۔ گولی مار دیتے اسے"۔ جیگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں اس وقت فون بوتھ سے آپ کو فون کرنے کی کوشش کر
رہا تھا باس جس وقت سیاہ پوش عمارت میں داخل ہوا تھا۔ اس نے
کار میں بیٹھے بیٹھے ہی چیف کی طرح عمارت کا گیٹ کھولا تھا اور کار اندر
لے گیا تھا۔ کار کے اندر جاتے ہی گیٹ خود بخود بند ہو گیا تھا"۔ مارسن
نے جلدی سے کہا۔

"تو تمہیں اس کے پیچھے عمارت میں جانا چاہئے تھا۔ اس نے اگر
چیف کو کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو"۔ جیگر نے غصیلے لہجے
میں کہا۔

"باس، اس عمارت کی دیواریں بے حد اونچی ہیں اور اوپر سے
عمارت بھی بالکل بند نظر آ رہی ہے۔ عمارت میں داخلے کا ایک ہی
راستہ ہے اور وہ ہے گیٹ جو نجانے کس طرح خودکار طریقے سے کھلتا

ہے۔ میں نے سیاہ پوش کے پیچھے جانے کی کوشش کی تھی لیکن جیسے
ہی میں نے گیٹ کو ہاتھ لگایا تو مجھے زبردست شاک لگا تھا"۔ مارسن
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ، وہ کیسی عمارت ہے"۔ مارسن کی بات سن کر جیگر نے
حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"بڑی عجیب سی عمارت ہے باس۔ بڑے اور گول پتھروں سے بنی
ہوئی کسی بڑے آئل فیلڈ میں بنے ہوئے آئل ٹینکر کی طرح لگتی ہے۔
جس کی دیواریں زمین سے لے کر چھت تک ملی ہوئی ہیں۔ عمارت
کے چاروں طرف لوہے کے بڑے بڑے اور موٹے فولادی پائپ
نصب ہیں۔ جن پر موونگ کے لئے باقاعدہ بڑے بڑے وہیل موجود
ہیں۔ میرا خیال ہے وہ عمارت اندر موجود کسی بڑی مشین کے تحت
موو کرتی ہے اور اسے زمین کے اندر تک اتارا جا سکتا ہے"۔ مارسن
نے کہا۔

"اوہ، ٹھیک ہے۔ تم اس عمارت کے گیٹ پر نظر رکھو۔ میں ابھی
اپنے آدمیوں کو لے کر وہاں پہنچتا ہوں۔ میں اس عمارت کو خود اپنی
آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں"۔ جیگر نے کہا اور پھر اس نے مارسن کو
چند ہدایات دیتے ہوئے فون بند کر دیا۔ پھر اس نے جلدی سے ایک
ٹرانسمیٹر نکالا اور اپنے آدمیوں کو ہدایات دینے لگا۔ کچھ ہی دیر میں وہ
اپنے ریڈ سیکشن کے بیس مسلح افراد کے ساتھ تین بڑی جیپوں میں اس
عمارت کی طرف اڑا جا رہا تھا جس کا پتہ اسے مارسن نے دیا تھا۔ تقریباً

آدھے گھنٹے کی تیز رفتار ڈرائیونگ کے بعد وہ اس جگہ پہنچ گیا۔ وہ ایک
کم آباد علاقہ تھا اور اسے دور سے ہی ایک بڑے آئل ٹینکر نما گول
عمارت دکھائی دے گئی تھی جس تک پہنچنے میں اسے کوئی دشواری
نہیں ہوئی تھی۔ مختلف راستوں سے ہوتا ہوا جیگر اپنے ساتھیوں کے
ساتھ اس عمارت کے سامنے جا پہنچا۔ عمارت واقعی بے حد عجیب و
غریب اور دیو قامت تھی۔ جس میں داخلے کا ایک بڑا آہنی گیٹ دکھائی
دے رہا تھا۔ اس کے علاوہ پوری عمارت مکمل طور پر بند تھی۔

جیسے ہی جیگر نے جیپیں گیٹ کے قریب روکیں اسی لمحے سامنے
سڑک سے ایک لمبا تڑنگا غنڈہ تیز تیز چلتا ہوا ان کے قریب آ گیا۔ اسے
دیکھ کر جیگر جلدی سے جیپ سے اتر آیا۔ آنے والے غنڈے نے جیگر
کو نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"سب لوگ عمارت میں ہی ہیں اب تک"۔ جیگر نے آنے والے
غنڈے سے مخاطب ہو کر سوالیہ انداز میں پوچھا۔

"یس باس، ابھی تک عمارت سے نہ کوئی باہر آیا ہے اور نہ ہی
اس سیاہ پوش کے بعد عمارت میں کوئی گیا ہے"۔ آنے والے نے جو
مارسن تھا مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ، اتنی بڑی اور اس قدر عجیب و غریب اس عمارت کا بھلا
کیا مقصد ہو سکتا ہے"۔ جیگر نے سر اٹھا کر غور سے اس عمارت کو
دیکھتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں باس۔ آپ کی طرح میں بھی اس طرف پہلی بار آیا

ہوں۔ میں نے بھی پہلی ہی بار اس عمارت کو دیکھا ہے۔ مجھے تو یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یا کسی بہت اہم سرکاری لوگوں کا ہیڈ کوارٹر معلوم ہوتا ہے"۔ مارسن نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم نے گھوم پھر کر چاروں طرف سے اس عمارت کو دیکھا ہے۔ ایسا نہ ہو ہم یہاں رکے رہیں اور عمارت کے کسی دوسرے دروازے سے عمران وغیرہ نکل جائیں"۔ جیگر نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"چیف کے آنے سے پہلے میں نے عمارت کو چاروں طرف سے گھوم پھر کر دیکھا تھا باس۔ اس گیٹ کے علاوہ عمارت کا کوئی اور دروازہ نہیں ہے"۔ مارسن نے کہا۔

"اس قدر عجیب و غریب عمارت کا صرف ایک ہی دروازہ ہو یہ کیسے ممکن ہے۔ اس عمارت کے اور بھی یقیناً کئی خفیہ راستے ہوں گے۔ ہمیں عمارت کو چاروں طرف سے گھیرنا ہوگا"۔ جیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو عمارت کے چاروں طرف پھیلنے کا حکم دے دیا۔ اس کے ساتھی ہر قسم کے اسلحے سے لیس تھے۔ وہ تیزی سے عمارت کے ارد گرد پھیلتے چلے گئے۔

"چیف، عمران اور اس کے نجانے کتنے ساتھی عمارت میں ہیں اور تم کہہ رہے ہو تم نے چیف کے بعد ایک سیاہ پوش کو بھی کار اندر لے جاتے دیکھا تھا۔ وہ سیاہ پوش کون ہو سکتا ہے اور وہ سب لوگ اندر کیا کر رہے ہیں۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی پہلے سے ہی اندر

موجود تھے تو چیف کو عمارت کے اندر جانے کی کیا ضرورت تھی۔ تم یہ بھی بتا رہے ہو کہ عمران کو اور اس کے بعد چیف کو عمارت میں گئے خاصا وقت ہو چکا ہے۔ اگر چیف عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے اندر گیا تھا تو وہ اب تک اندر کیوں رکا ہوا ہے اور وہ سیاہ پوش۔ کہیں اس سیاہ پوش نے چیف کو کوئی نقصان نہ پہنچا دیا ہو۔ بڑی عجیب سی پوزیشن ہے۔ کچھ میں نہیں آ رہا کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ چیف کی اجازت کے بغیر ہم عمارت پر ریڈ بھی نہیں کر سکتے"۔ جیگر پریشانی کے عالم میں کہتا چلا گیا۔

"باس میری کار میں الیون الیون تھری موجود ہے۔ کیوں نہ ہم الیون الیون تھری فائر کر دیں۔ الیون الیون تھری اگر عمارت کی چھت پر پہنچ گیا تو ہم سی آر وژن پر عمارت کو اس کی جڑوں تک دیکھ سکتے ہیں"۔ مارسن نے کہا تو جیگر بری طرح سے چونک پڑا۔

"الیون الیون تھری۔ اوہ تمہارے پاس الیون الیون تھری اور سی آر وژن سیٹ موجود ہے۔ تو تم نے اس کے بارے میں مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ تمہیں تو چاہئے تھا کہ تم میرے آنے سے پہلے اسے فائر کر دیتے تاکہ ہمیں اندر موجود پوزیشن کا تو صحیح طور پر علم ہوتا"۔ جیگر نے اسے بری طرح سے گھورتے ہوئے کہا۔

"یس، سوری باس۔ مجھے اصل میں اس سسٹم کا فنکشن نہیں معلوم تھا ورنہ میں اسے اب تک فائر کر چکا ہوتا"۔ مارسن نے جیگر کی خونی نظریں دیکھ کر قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ فنکشن کا نہیں پتہ تو اسے لئے کیوں پھرتے ہو"۔ جیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف نے اس سسٹم کو مجھے اپنے ساتھ لانے کی ہدایات دی تھیں باس۔ میں نے اس سسٹم کو مارگر سے کہہ کر یہاں منگوایا تھا"۔ مارسن نے اور زیادہ سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے نکالو اسے۔ میں اسے خود آپریٹ کرتا ہوں"۔ جیگر نے کہا تو مارسن نے سرہلادیا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گیا جو کچھ فاصلے پر کھڑی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ اپنی کار جیگر کے پاس لے آیا۔ اس نے جیگر کے پاس کار روکی اور کار سے اتر کر اس کی ڈگی کھولنے لگا۔ ڈگی کھول کر اس نے ایک سرخ رنگ کا بریف کیس اور ایک لمبوترے میزائل جیسا ایک آلہ نکال لیا جس کا رنگ سرخ تھا اور پر بے شمار سوراخ بنے ہوئے تھے۔ میزائل نما اس آلے کی نوک بے حد لمبی اور نوکیلی تھی جبکہ اس کا نچلا حصہ گول اور سٹینڈ نما تھا۔ اس کے درمیانی حصے میں چند بٹن بھی لگے ہوئے تھے۔

"ایون ایون تھری کو کار کی چھت پر رکھو اور بریف کیس مجھے دو"۔ جیگر نے کہا تو مارسن نے میزائل نما آلہ کار کی چھت پر کھڑا کر دیا اور بریف کیس جیگر کے پاس لے آیا۔ جیگر بریف کیس لے کر اپنی جیپ کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے بٹن دبا کر بریف کیس کھولا۔ بریف کیس میں ایک عجیب وغریب اور پیچیدہ مشینری فٹ تھی اس کے ڈھکن میں ایک چھوٹی سی وژن سکرین لگی ہوئی تھی۔ جیگر نے

چند بٹن پریس کر کے ایک سرخ رنگ کا بٹن دبایا تو بریف کیس کی مشینری میں جیسے جان سی پڑ گئی اور اس میں لگے مختلف رنگوں کے بلب سپارک کرنے لگے اور ڈھکن کے اندرونی حصے میں لگی سکرین یکلخت روشن ہو گئی اور اس پر آڑھی ترچھی لہریں بننے لگیں۔ جیگر چند دوسرے بٹن دبانے لگا۔

"مارسن ایون ایون تھری پر لگے تینوں بٹن ایک ساتھ پریس کر دو"۔ جیگر نے مارسن سے مخاطب ہو کر کہا جو اس کے قریب کھڑے ہو کر غور سے بریف کیس کی مشینری کو دیکھ رہا تھا۔ مارسن نے اثبات میں سرہلایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اپنی کار کی چھت پر موجود میزائل نما آلے پر لگے تینوں بٹنوں کو ایک ساتھ پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے ان بٹنوں کو پریس کیا آلے میں سے زوں زوں کی آواز آنے لگی اور اس کے نچلے حصے سے جیسے تیز ہوا خارج ہونے لگی اور اس کے سوراخ یکلخت روشن ہو گئے کیونکہ ان سوراخوں سے سفید رنگ کی ہلکی ہلکی روشنی سی پھوٹنے لگی تھی۔ جیگر نے مشینری پر لگے ایک ڈائل کو آہستہ آہستہ گھمایا اور پھر سائیڈ پر لگے ایک سرخ بٹن کو دبادیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی اچانک تیز زائیں کی آواز پیدا ہوئی اور کار کی چھت پر موجود میزائل نما آلہ نہایت تیزی سے فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ جیگر نے میزائل نما آلے کو فضا میں بلند ہوتے دیکھ کر مشینری کے ایک ہینڈل کو انگلیوں سے پکڑ لیا۔ اس نے اس ہینڈل کو آہستہ آہستہ اوپر اٹھایا اور فضا میں بلند ہوتے ہوئے

میزائل نما آلے کو دیکھنے لگا۔ پھر اس نے اچانک اس ہینڈل کو نیچے کر دیا۔ اسی لمحے فضا میں بلند ہوتے ہوئے میزائل نما آلے کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اس کا رخ بدلا اور وہ نوک کے بل سیدھا گول عمارت کی چھت پر گرتا نظر آیا اور پھر وہ عمارت کی چھت پر غائب ہو گیا۔ جیگر نے چند بٹن اور پریس کر دیئے۔ عمارت کی چھت پر ہلکا سا ایک دھماکہ ہوا۔

"الیون الیون تھری عمارت کی چھت میں نوک کے بل گھس گیا ہے۔ اب دیکھنا ساری کی ساری عمارت ہماری آنکھوں کے سامنے ہوگی"۔ جیگر نے مارسن سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک بٹن دبایا اسی لمحے ایک جھماکہ ہوا اور سکرین یکلخت تاریک ہو گئی اور بریف کیس کی مشینری بھی اچانک بند ہو گئی۔

"اوہ، یہ کیا ہوا"۔ سکرین اور مشینری بند ہوتے دیکھ کر جیگر بری طرح سے چونک اٹھا۔ اس نے تیزی سے دوسرے بٹن دبانے شروع کر دیئے مگر نہ ہی سکرین روشن ہوئی اور نہ مشینری آن ہوئی۔

"باس میں نے چھت پر ہلکے سے دھماکے کی آواز سنی تھی۔ کہیں الیون الیون تھری زیادہ بلندی سے گرنے کی وجہ سے ٹوٹ تو نہیں گیا"۔ مارسن نے کہا۔

"ایسا ہی لگتا ہے"۔ جیگر نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اب"۔ مارسن نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"عمارت میں ضرور کوئی گڑبڑ ہے۔ ہمیں اب اس عمارت میں داخل ہونا ہی پڑے گا"۔ جیگر نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

"لیکن باس چیف"۔ مارسن نے جلدی سے کہا۔

"چیف یقینی طور پر کسی خطرے میں ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ اب تک باہر آ چکا ہوتا"۔ جیگر نے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے باس۔ لیکن ہم عمارت میں داخل کیسے ہوں گے۔ گیٹ پر تو برقی رو دوڑ رہی ہے"۔ مارسن نے کہا۔

"میں چند آدمیوں کو ان موونگ پائپس کے ذریعے عمارت کی چھت پر بھیجتا ہوں"۔ جیگر نے کہا۔ اس نے اپنے چار ساتھیوں کو آوازیں دیں جو دوڑتے ہوئے اس کے قریب آ گئے۔ جیگر نے انہیں چھت پر جانے کی ہدایات دینا شروع کر دیں۔ اس سے پہلے کہ اس کے ساتھی عمارت کی طرف بڑھتے اچانک انہوں نے تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنی۔ انہوں نے چونک کر دیکھا اور پھر پائپس پر لگے وہیلوں کو گھومتے اور عمارت کو زمین میں اترتے دیکھا تو ان کی آنکھیں حیرت سے چوڑی ہوتی چلی گئیں۔ عمارت آہستہ آہستہ زمین میں دھنس رہی تھی۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے ساری کی ساری عمارت زمین میں دھنس گئی اور زمین میں اس جگہ جہاں چند لمحے قبل ایک عظیم الشان عمارت تھی اب وہاں ایک بہت بڑا گڑھا دکھائی دے رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ جیگر اور اس کے ساتھی بھاگ کر اس گڑھے کی طرف جاتے اچانک گڑھے کی سائیڈوں کی زمین حرکت میں آئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ گڑھے پر

کسی چھت کی طرح پھیلتی چلی گئی اور گو حا بھی وہاں سے غائب ہو گیا اب اس جگہ دور دور تک خالی میدان دکھائی دے رہا تھا۔ عمارت حیرت انگیز طور پر زمین میں دھنس کر غائب ہو گئی تھی اور وہاں کی زمین یوں سپاٹ دکھائی دے رہی تھی جیسے وہاں کبھی کسی عمارت کا وجود تک نہ تھا۔

بلیک زیرو کارٹر کے میک اپ میں دانش منزل میں جانے کی بجائے رانا ہاؤس میں آیا تھا۔ اس نے خودکار طریقے سے رانا ہاؤس کا گیٹ کھولا اور سیدھا اندر داخل ہو گیا۔ جوزف وہاں موجود نہیں تھا۔

بلیک زیرو نے کمروں میں جھانک کر دیکھا لیکن اسے جوزف کہیں دکھائی نہیں دیا۔ پورچ میں کوئی کار بھی نظر نہیں آ رہی تھی جس سے بلیک زیرو نے اندازہ لگایا کہ یا تو عمران جوزف کو اپنے ساتھ لے گیا تھا یا پھر جوزف خود ہی اپنے کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا۔

بلیک زیرو نے ایک کمرے میں آ کر اپنا حلیہ تبدیل کیا اور لباس بدلا اور ایک دوسرے کمرے میں آ گیا۔ وہاں ایک منی آپریشن روم تھا۔ بلیک زیرو کے ذہن میں بدستور چیونٹیاں سی رینگتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ اسے اپنے جسم میں ہلکی ہلکی نقاہت کا بھی احساس ہو رہا تھا مگر وہ حیرت انگیز طور پر خود کو سنبھالے ہوئے تھا۔

کارٹر کے مطابق ماسٹر کاسٹرو نے اس کے ذہن کی سکیننگ کی تھی۔ جس کا مطلب تھا کہ ماسٹر کاسٹرو اس کا ہر راز جان چکا ہے۔ ماسٹر کاسٹرو کون تھا، کیا تھا اور اس نے اس کی برین سکیننگ کیوں کی تھی اس کے بارے میں بلیک زیرو کو کچھ پتہ نہیں تھا۔ کارٹر نے اسے یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ ماسٹر کاسٹرو اب کہاں ہے اور کیا کرتا پھر رہا ہے۔ بلیک زیرو عمران کو ٹریس کر کے اسے ساری صورتحال سے آگاہ کرنا چاہتا تھا۔ اسے جلد سے جلد اور ہر حال میں ماسٹر کاسٹرو کو ٹریس کرنا تھا۔

بلیک زیرو ہارڈ کلب کے اس مشین ہال میں ہر طرف ٹائم بم فکس کر آیا تھا۔ اس نے ان تمام مشینوں کو تباہ کرنے کا پروگرام بنایا تھا جس سے اس کے دماغ کی سکیننگ کی گئی تھی اور کارٹر کے مطابق اس کے دماغ کی میموری ان مشینوں میں فیڈ تھی۔ کارٹر نے کہا تھا کہ ماسٹر کاسٹرو نے جب اس کے دماغ کی سکیننگ کی تھی اس وقت اس نے اسے وہاں سے ہٹا دیا تھا۔ بلیک زیرو نے اس کے لب و لہجے سے اندازہ لگایا تھا کہ کارٹر نے اسے جو کچھ بتایا تھا وہ سچ تھا لیکن اس کے باوجود بلیک زیرو کا دل اس سے مطمئن نہیں ہو رہا تھا اس لئے اس نے اسے بھی ہلاک کرنے کے لئے ہاف آف کر کے وہیں چھوڑ دیا تھا۔

بلیک زیرو چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے ٹیلی فون اٹھا کر سب سے پہلے عمران کے فلیٹ کے نمبر ملانے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے اس کی کال رسیو نہیں کی جا رہی تھی۔ شاید عمران کے ساتھ وہاں

سلیمان بھی موجود نہیں تھا۔ بلیک زیرو چند لمحے انتظار کرتا رہا مگر جب اس کی کال رسیو نہ ہوئی تو اس نے کریڈل پر ہاتھ مار کر فون بند کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے جولیا کے نمبر ملانے شروع کر دیئے۔ جولیا کے فلیٹ پر رنگ ہوتی رہی مگر اس نے بلیک زیرو کی کال اٹنڈ نہ کی تو بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے وقفے وقفے سے تمام ممبروں کے نمبروں پر رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ عمران کے ساتھ ساتھ سیکرٹ سروس کے تمام ممبر اپنے ٹھکانوں سے غائب تھے۔

"کہاں چلے گئے ہیں یہ سب لوگ"۔ بلیک زیرو نے تھک ہار کر رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے سرسلطان کے آفس کے نمبر ڈائل کئے مگر اسے سرسلطان کے آفس سے بھی کوئی رسپانس نہ ملا تو ایک انجانے سے خطرے کے تحت اس کا دل دھڑکنا شروع ہو گیا۔

"یا الہٰی خیر۔ معاملہ میرے خیالات سے کچھ زیادہ ہی تشویشناک معلوم ہو رہا ہے"۔ بلیک زیرو نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔ اس کے لباس کے ساتھ ساتھ ماسٹر کاسٹرو نے اس کی ریسٹ واچ بھی اتار لی تھی جس کی وجہ سے بلیک زیرو عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبروں سے رابطہ نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے لئے اسے دانش منزل میں جانے کی ضرورت تھی۔ دانش منزل کے آپریشن روم سے ہی وہ عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبروں کو ٹریس کر سکتا تھا۔

دانش منزل کا خیال آتے ہی بلیک زیرو چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں فوری طور پر یہ خیال جاگزیں ہوا تھا کہ اس کی غیر موجودگی میں عمران یقینی طور پر دانش منزل میں ہوگا۔ دانش منزل کو اس طرح خالی نہیں چھوڑا جا سکتا تھا۔ ہو سکتا ہے عمران کو اس کے اغوا ہونے کا علم ہو گیا ہو اور وہ فوری طور پر دانش منزل پہنچ گیا ہو اور اس نے ممبروں کو اس کی تلاش پر مامور کر رکھا ہو۔ اس خیال کے آتے ہی بلیک زیرو کے چہرے پر قدرے سکون آگیا۔ اس نے ایک بار پھر ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور دانش منزل کے نمبر ملانے لگا۔ دوسری طرف دو تین گھنٹیاں بجیں اور پھر ٹیلی فون کا کمپیوٹر سے رابطہ قائم ہو گیا۔ جس میں اسے ایکسٹو کے لئے پیغام ریکارڈ کرنے کی ہدایات کی جا رہی تھیں۔

"اوہ، عمران صاحب دانش منزل میں بھی نہیں ہیں۔ دانش منزل خودکار سسٹم کے کنٹرول میں ہے"۔ بلیک زیرو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ عمران کو یقینی طور پر اس کے اغوا ہونے کی اطلاع مل گئی ہوگی۔ وہ اور سیکرٹ سروس کے ارکان یقینی طور پر اسی کو تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے۔ اس پوزیشن میں بلیک زیرو کا دانش منزل میں ہونا بہت ضروری تھا۔ تاکہ وہ عمران سے رابطہ کر کے اسے اپنی واپسی اور ماسٹر کاسٹرو کی حقیقت سے آگاہ کر سکے۔ اس نے فون بند کیا اور دانش منزل میں جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے باہر نکلتا اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

گھنٹی کی آواز سن کر بلیک زیرو کے اٹھتے ہوئے قدم رک گئے۔ وہ تیزی سے مڑا اور اس نے آگے بڑھ کر ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔ یہ ٹیلی فون بھی سپیشل ایکسٹو کے لئے ہی مخصوص تھا۔

"ایکسٹو"۔ بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے سر سلطان کی گھمبیر آواز سنائی دی۔

"اوہ، یس سر میں طاہر بول رہا ہوں"۔ بلیک زیرو نے سر سلطان کی آواز پہچان کر اپنی اصلی آواز میں کہا۔

"طاہر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ تم نے تو رپورٹ دی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے فری مین تنظیم کا خاتمہ کر دیا ہے اگر تم لوگوں نے اس تنظیم کا خاتمہ کر دیا ہے تو ملک میں اس قدر قتل و غارت اور تباہی کون کر رہا ہے۔ عمران کہاں ہے اور تم دانش منزل کی بجائے یہاں کیوں موجود ہو"۔ طاہر کی آواز پہچانتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان اس پر بری طرح سے چڑھ دوڑے تھے۔ انہوں نے شدید غصے کے عالم میں ایک ساتھ کئی سوال کر ڈالے تھے۔ ان کا غصیلا لہجہ سن کر بلیک زیرو بوکھلا گیا تھا۔

"فری مین، قتل و غارت۔ تباہی، مم، میں سمجھا نہیں سر۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں"۔ بلیک زیرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب، تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے تم ملکی حالات سے قطعی بے خبر ہو"۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے چونک کر حیرت اور

غصے کے ملے جلے لہجے میں کہا۔ ان کی بات سن کر بلیک زیرو بری طرح سے جزبز ہو کر رہ گیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ سر سلطان کی بات کا کیا جواب دے۔ سر سلطان کے کہنے پر ہی وہ صدر مملکت سے ملنے ایوان صدر جا رہا تھا کہ اسے راستے میں ماسٹر کاسٹرو نے نئے اور انوکھے طریقے سے اغوا کر لیا تھا۔ سر سلطان کے انداز سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ اس کے اغوا سے قطعی بے خبر ہیں"۔ شاید عمران نے انہیں اس کے اغوا ہونے کی خبر نہیں دی تھی۔

"آپ کہاں سے بول رہے ہیں جناب۔ میں نے آپ کے آفس میں فون کیا تھا مگر دوسری طرف سے میرا فون رسیو ہی نہیں کیا جا رہا تھا"۔ بلیک زیرو نے سر سلطان کی بات کا جواب دینے کے بجائے اپنا بچاؤ کرنے کے لئے جلدی سے ان سے پوچھ لیا۔

"طاہر، تم ہوش میں تو ہو۔ کیا تم نہیں جانتے وزارت خارجہ کے دفتر کو کس طرح میزائلوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ مجرموں کے ایک بہت بڑے گروپ نے نہایت خوفناک حملہ کیا تھا۔ وزارت خارجہ کی پوری عمارت انہوں نے تنکوں کی طرح فضا میں بکھیر دی تھی۔ یہ تو میری قسمت اچھی تھی کہ مجرموں کے حملے سے کچھ دیر قبل میں صدر مملکت کے بلاوے پر ان سے ملنے ایوان صدر کی جانب نکل گیا تھا ورنہ شاید وہاں سے میری لاش کے ٹکڑے بھی دستیاب نہ ہوتے"۔ سر سلطان نے اسے غصیلے لہجے میں بتاتے ہوئے کہا تو بلیک

زیرو کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

وزارت خارجہ کی عمارت پر دن دہاڑے مجرموں نے میزائلوں سے حملہ کیا تھا اور عمارت کو تنکوں کی طرح بکھیر دیا تھا۔ حملے سے پہلے سر سلطان صدر مملکت سے ملنے ایوان صدر کی جانب روانہ ہو گئے تھے جس کی وجہ سے وہ اس خوفناک حملے سے بچ گئے تھے مگر اس عمارت میں بے شمار افسران کے دفاتر تھے وہ تو اس وقت اپنے دفتروں میں ہوں گے۔ اس کے علاوہ وہاں بے شمار افراد کام کرتے تھے اس کا مطلب تھا کہ اس خوفناک حملے میں وہ سب کے سب اس عمارت کے ملبے تلے دفن ہو گئے تھے۔ یہ سوچ کر بلیک زیرو بری طرح سے کانپ اٹھا تھا۔ سر سلطان اس سے نجانے کیا کہہ رہے تھے۔ اسے سر سلطان کی آواز کسی اندھے اور انتہائی گہرے کنوئیں سے آتی ہوئی معلوم ہو رہی تھی اور اس کے دماغ میں بھائیں بھائیں ہو رہی تھی جس کی وجہ سے اسے سر سلطان کی کوئی بات بھی سنائی ہی نہیں دے رہی تھی۔

"طاہر، میں تم سے مخاطب ہوں۔ تم میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہے"۔ دوسری طرف سے سر سلطان کی دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس، یس سر۔ مم، میں سن رہا ہوں سر۔ مم، میں......" بلیک زیرو نے ہکلاہٹ اور بوکھلاہٹ زدہ لہجے میں جواب دیا۔

"سن رہے ہو تو میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہے۔ کہاں ہے عمران"۔ سر سلطان نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

"مم، میں دانش منزل میں جارہا ہوں سر۔ وہیں سے میں آپ کو فون کر کے ساری صورتحال بتاتا ہوں"۔ بلیک زیرو نے کہا اور پھر سر سلطان کا جواب سنے بغیر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ کر فون بند کر دیا۔ اس نے زور زور سے سر جھٹک کر خود کو نارمل کیا اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے خبر رساں ایجنسیوں سے ملکی حالات کے بارے میں جان کاری لینے کے لئے فون کرنا شروع کر دیئے۔ ملک میں ہونے والی اہم شخصیات کے قتل اور تباہی کے بارے میں جان کر بلیک زیرو کی پریشانی کی حد نہ رہی تھی۔ وہ چار روز ماسٹر کاسٹرو کے قبضے میں بے ہوش پڑا رہا تھا اور ان چار دنوں میں مجرموں نے پاکیشیا میں اس قدر تباہی پھیلا دی تھی جس کے بارے میں جان کر بلیک زیرو کی پیشانی پر پسینے کے ٹھنڈے ٹھنڈے قطرے پھوٹ نکلے تھے۔

اب بلیک زیرو کو عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبروں کی فکر لاحق ہونا شروع ہو گئی تھی۔ مجرم اس طرح کھلے عام قتل و غارت اور تباہی مچاتے پھر رہے تھے ان حالات میں عمران اور ممبرز کچھ نہ کریں یہ کیسے ممکن تھا۔ عمران کے ہوتے ہوئے مجرم اس قدر خوفناک وارداتیں کر جائیں یہ کیسے ممکن تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبر یا تو ان مجرموں کے پیچھے ہیں یا پھر وہ ضرور کسی مصیبت کا شکار ہیں۔ یہ سوچ کر بلیک زیرو ایک جھٹکے سے اٹھا اور نہایت تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

رانا ہاؤس میں ایمرجنسی کے لئے کئی گاڑیاں کھڑی رہتی تھیں۔ ان

میں سے ایک کار عمران یا جوزف لے گیا تھا باقی گاڑیاں گیراجوں میں موجود تھیں۔ بلیک زیرو نے رانا ہاؤس کو لاکڈ کیا اور ایک کار کو وہاں سے نکال کر اسے رانا ہاؤس سے باہر لے آیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ کار کو نہایت تیزی سے دانش منزل کی جانب اڑاتا لے جا رہا تھا۔ آندھی اور طوفان کی طرح کار اڑاتا ہوا وہ دانش منزل کے گیٹ پر پہنچا تھا۔ گیٹ کے قریب آکر اس نے کار روکی اور کار سے نکل کر گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے گیٹ کے ایک خفیہ خانے میں ہاتھ ڈال کر گیٹ کھولنا چاہا مگر جیسے ہی اس نے خفیہ خانے میں ہاتھ ڈالا اسے یکلخت ایک زبردست جھٹکا لگا اسی لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی ان دیکھی طاقت نے اچانک اسے پوری قوت سے دھکا دے دیا ہو۔ نہ چاہتے ہوئے بھی بلیک زیرو کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکل گئی وہ جھٹکا کھا کر اچھلا اور اڑتا ہوا پوری قوت سے اپنی کار سے جا ٹکرایا اور پھر الٹ کر زمین پر گرتا چلا گیا۔

"عمران کو گولی مار دو جولیا"۔ اچانک ایکسٹو نے غرا کر جولیا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ ایکسٹو کا حکم سن کر جولیا کانپ اٹھی تھی۔ ایکسٹو نے جولیا کے واچ ٹرانسمیٹر پر کال کر کے اپنے اصل ایکسٹو ہونے کا ثبوت دے دیا تھا۔ واچ ٹرانسمیٹر سے مسلسل سیٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ جسے سن کر سیکرٹ سروس کے ممبر اور عمران بھی جیسے پتھر کا بت بن کر رہ گیا تھا۔

"جولیا، میں تمہیں حکم دے رہا ہوں۔ عمران کو گولی مار دو"۔ اچانک ایکسٹو نے اس قدر خوفناک انداز میں دھاڑتے ہوئے کہا کہ جولیا سمیت سارے ممبر اس کا خوفناک لہجہ سن کر بری طرح سے سہم گئے تھے۔

"یس۔ یس چیف"۔ جولیا نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس نے مشین پسٹل کا رخ عمران کی جانب کر دیا۔ لیکن اس سے پہلے

کہ وہ عمران پر گولی چلاتی اچانک عمران اچھلا اور پھر وہ کسی توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح ایکسٹو سے جا ٹکرایا۔ ایکسٹو کی توجہ چونکہ جولیا کی جانب مبذول تھی اس لئے وہ عمران کے اچانک حملے کو نہ روک سکا۔ عمران نے اپنے سر کی ٹکر پورے زور سے اس کے سینے پر ماری تھی۔ ایکسٹو بری طرح سے لڑکھڑا گیا تھا۔ مگر اس نے خود کو الٹ کر گرنے سے سنبھال لیا تھا۔

"رک جاؤ عمران ورنہ سچ مچ میں تمہیں گولی مار دوں گی"۔ جولیا نے عمران کو ایکسٹو پر حملہ کرتے دیکھ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا مگر عمران نے جیسے اس کی آواز سنی ہی نہیں تھی۔ ایکسٹو کو ٹکر مار کر اس نے قلابازی کھائی اور زمین پر ہاتھوں کے بل گر کر اس نے اپنی دونوں ٹانگیں ایکسٹو کے پیروں پر مارنے کی کوشش کی مگر اسی لمحے ایکسٹو اچھلا اور عمران کے اوپر سے ہوتا ہوا اس کے عقب میں آ گیا اس سے پہلے کہ عمران اس کی طرف مڑتا ایکسٹو کی ایک زوردار لات عمران کے پہلو پر پڑی اور عمران بل کھا کر دوسری طرف جا گرا۔

"رک جاؤ جولیا اس نے ایکسٹو سے ٹکرانے کی گستاخی کی ہے۔ اس کی سزا اب اسے خود ایکسٹو دے گا"۔ ایکسٹو نے جولیا کو عمران کی طرف مشین پسٹل کا رخ کرتے اور پسٹل کے ٹریگر پر انگلی کا دباؤ ڈالتے دیکھ کر تیز لہجے میں کہا تو جولیا نے جلدی سے ٹریگر پر سے انگلی ہٹا لی اور غصیلی نظروں سے عمران کو گھورنے لگی۔ ایکسٹو نے سیکرٹ سروس کے ممبروں کو اپنے اصلی ہونے کا ثبوت دے دیا تھا نجانے کیوں

عمران نے ایکسٹو پر حملہ کر دیا تھا۔ وہ عمران کے چہرے پر شدید غصہ اور نفرت دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے عمران کو ایکسٹو کے ساتھ بے معنی اور اوٹ پٹانگ مذاق کرتے تو اکثر دیکھا تھا مگر عمران ایکسٹو سے اس طرح ٹکرا جائے گا ایسا شاید انہوں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔ عمران زمین پر گر کر یکلخت یوں اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے زمین پر سپرنگ لگے ہوئے ہوں اور انہوں نے عمران کو پوری قوت سے اوپر اچھال دیا ہو۔ ایکسٹو کھڑا اسے کینہ توز نگاہوں سے گھور رہا تھا۔ عمران تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس نے ایک بار پھر ایکسٹو پر بڑے بھرپور انداز میں حملہ کر دیا۔ اس بار اس نے ایکسٹو کے قریب آ کر اچانک جھک کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اچھال کر سر کے بل پھینکنے کی کوشش کی تھی مگر اس سے پہلے کہ عمران ایکسٹو کی کمر میں ہاتھ ڈالتا ایکسٹو بجلی کی سی تیزی سے تڑپا اور اس نے اچھل کر فضا میں قلابازی کھاتے ہوئے اپنی دونوں ٹانگیں گھما کر عمران کی کمر پر ماریں اور ایک اور قلابازی کھا کر عمران کے عقب میں جا کھڑا ہوا۔ کمر پر ٹانگیں لگنے کی وجہ سے عمران کو ایک زوردار جھٹکا لگا تھا اور وہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا تھا اگر اس نے بروقت دونوں ہاتھ آگے نہ کر دیئے ہوتے تو اس کے چہرے کا یقیناً بھرتہ بن جاتا۔ اس سے پہلے کہ عمران زمین سے اٹھتا ایکسٹو نے اچانک ایک بار پھر اس پر چھلانگ لگا دی۔ اس نے فضا میں گھٹنے موڑ لئے وہ شاید گھٹنوں کے بل عمران کی کمر پر گرنا چاہتا تھا مگر اسی لمحے عمران بجلی کی سی تیزی سے تڑپ کر

کروٹ بدل گیا۔ عمران کو کروٹ بدلتے دیکھ کر ایکسٹو نے جلدی سے اپنے گھٹنے سیدھے کر لئے اور جسم کو اس زور سے جھٹکا دیا کہ اس کا رخ پلٹ گیا۔ وہ پہلو کے بل زمین پر گرا تھا۔ زمین پر گرتے ہی اس نے انتہائی ماہرانہ انداز میں ٹانگیں عمران کی پسلیوں میں ماری تھیں جو کروٹ بدل کر تیزی سے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ایکسٹو کی ٹانگیں کھا کر عمران ایک بار پھر اچھل کر گر پڑا تھا اور پھر وہ دونوں ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ عمران کے چہرے پر شدید غصہ نظر آ رہا تھا۔

"تم ماسٹر کاسٹرو میرے ساتھیوں کو تو دھوکہ دے سکتے ہو لیکن مجھے نہیں۔ تم نے ایکسٹو کا روپ دھار کر اور یہاں آ کر اپنی موت کے پروانے پر خود ہی دستخط کر دیئے ہیں۔ یہاں سے زندہ بچ نکلنے کے لئے تمہارے پاس کوئی چانس نہیں ہے"۔ عمران نے ایکسٹو کی جانب خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ اس وقت اس کے چہرے پر بلا کا اشتعال اور غضب دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا شوخ اور کھلنڈرا پن نجانے کہاں غائب ہو گیا تھا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا اور آنکھیں انگاروں کی طرح سے دہکتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں۔ عمران کا اس قدر خوفناک اور بھیانک چہرہ سیکرٹ سروس کے ممبر پہلی مرتبہ دیکھ رہے تھے۔ وہ سب سمٹ کر ایک طرف جا کھڑے ہوئے تھے۔ تنویر کے سوا سب کے چہروں پر عمران کے لئے بے پناہ ہمدردی اور ترحم نظر آ رہا تھا۔ انہوں نے عمران کو بے شمار مجرموں کے ساتھ

وست بدست لڑتے دیکھا تھا اور بہترین سے بہترین فائٹروں کو انہوں نے عمران کے ہاتھوں ذلت آمیز شکست سے دوچار ہوتے دیکھا تھا مگر اس وقت عمران کے مقابلے پر ایکسٹو آگیا تھا اور ایکسٹو کیا تھا اس کی حیثیت کیا تھی یہ سیکرٹ سروس کے ممبر کم اور عمران زیادہ جانتا تھا۔ عمران تو ایکسٹو کے سامنے دم مارنے کی جرأت بھی نہ کرتا تھا۔ پھر آج نجانے اسے کیا ہو گیا تھا وہ اپنے چیف کے مقابلے پر اتر آیا تھا۔ جس کی وجہ سے سیکرٹ سروس کے ممبروں کو عمران پر بے پناہ غصہ بھی آرہا تھا اور ان کی آنکھوں میں عمران کے لئے ہمدردی کے جذبات بھی تھے عمران جو کچھ بھی تھا اسی ایکسٹو کی وجہ سے تھا اور ایکسٹو کے سامنے عمران کا زیادہ دیر کھڑا رہنا ناممکن تھا۔ ایکسٹو سے لڑائی مول لے کر عمران نے اپنے تابوت میں خود اپنے ہاتھوں آخری کیل ٹھونک لی تھی اور اب سیکرٹ سروس کے ممبر چاہنے کے باوجود عمران کی کوئی مدد نہیں کر سکتے تھے۔

" نقلی ایکسٹو کو اور اس کے دست راست ماسٹر جاؤ کو بچانے کے لئے عمران تم اپنے چیف اور اپنے ساتھیوں سے غداری کرو گے۔ ایسا میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔ ایکسٹو سب کو معاف کر سکتا ہے مگر ملک دشمن عناصر اور غداروں کو معاف کرنا اس کی لغت میں نہیں ہے۔ تم نے ایکسٹو سے ٹکرا کر غداری کی ہے جس کی سزا صرف موت ہے۔ انتہائی اذیت ناک اور بھیانک موت جو میں اب تمہیں اپنے ہاتھوں سے دوں گا"۔ ایکسٹو نے خوفناک انداز میں پھنکارتے ہوئے

کہا اور اس بار اس نے عمران پر چھلانگ لگا دی۔

عمران نے اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر اسے دونوں ہاتھوں سے روکنا چاہا مگر اسی لمحے ایکسٹو نے فضا میں اپنا رخ پلٹتے ہوئے اور پھرکی کی طرح گھوم کر اپنی دونوں ٹانگیں عمران کے سینے پر مار دیں اور چکرا کر تیزی سے سیدھا ہوا اور پھر فضا میں ہی قلابازی لگا کر نہایت تیزی سے زمین پر آگیا۔ سینے پر ٹانگیں کھا کر عمران بری طرح سے لڑکھڑا گیا تھا اس نے نہایت پھرتی سے خود کو سنبھال لیا تھا مگر اسی لمحے ایکسٹو اس کے قریب آیا اس نے بازو گھما کر ایک بھرپور مکا عمران کے جبڑوں پر مارنے کی کوشش کی۔ عمران نے تیزی سے اپنا چہرہ پیچھے کرتے ہوئے اپنا گھٹنا موڑ کر ایکسٹو کے پیٹ میں مار دیا۔ ایکسٹو کے حلق سے اوغ کی آواز نکلی اور وہ دوہرا ہو گیا۔ اسی لمحے عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اس نے اچھل کر لیفٹ کک ایکسٹو کے چہرے پر ماری ایکسٹو کے حلق سے غراہٹ نما آواز نکلی اور وہ اچھل کر زمین پر جا گرا۔

عمران انتہائی جارحانہ انداز میں اس کی طرف بڑھا مگر اسی لمحے ایکسٹو نے زمین پر لیٹے لیٹے دونوں ٹانگیں گھما کر عمران کی ٹانگوں پر اس انداز میں ماریں کہ عمران الٹ کر گر پڑا۔ ایکسٹو نے زمین پر لیٹے لیٹے عمران پر چھلانگ لگا دی مگر اس سے پہلے کہ وہ عمران پر گرتا عمران نے دونوں ٹانگیں جوڑ کر پاؤں اس انداز میں اسے مارے کہ وہ فضا میں اچھل کر دور جا گرا اور پھر وہ تیزی کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔

زمین پر گرتے ہی ایکسٹو بھی نہایت تیزی سے اٹھ گیا تھا۔ اس کا

سیاہ نقاب سرخ ہو رہا تھا۔شاید عمران کی کک نے اس کا جبڑا زخمی کر
دیا تھا جس کی وجہ سے خون اس کے نقاب پر آ گیا تھا۔اب ایکسٹو کی
آنکھیں بھی انگاروں کی طرح سے دھک رہی تھیں اس کا انداز بھی بے
حد خوفناک اور بھیانک نظر آ رہا تھا۔دونوں آگ اور طوفان کا پیکر بنے
ایک بار پھر ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ کھڑے ہوئے تھے اور
ایک دوسرے کی جانب انتہائی نفرت اور خوفناک نظروں سے دیکھ
رہے تھے اور پھر وہ دونوں یکلخت ایک ساتھ ایک دوسرے پر جھپٹ
پڑے اور ان کے درمیان نہایت تیز، اعصاب شکن اور انتہائی
خوفناک لڑائی شروع ہو گئی۔عمران آندھی تھا تو ایکسٹو اس وقت
طوفان بنا ہوا تھا۔دونوں ایک دوسرے کے ساتھ انتہائی خونی انداز
میں لڑ رہے تھے۔کبھی عمران ایکسٹو کو اٹھا اٹھا کر پھینک رہا تھا اور
کبھی عمران کو ایکسٹو پٹخ رہا تھا۔ان دونوں کے لڑنے کا انداز ایک
جیسا اور خوفناک تھا۔سیکرٹ سروس کے ممبر آنکھیں پھاڑے اور دم
سادھے آندھی اور طوفان کو لڑتے دیکھ رہے تھے۔انہوں نے اپنی
زندگی میں مارشل آرٹس، کنگفو، جوڈو اور کراٹے کے ساتھ ساتھ اس
قدر خونخوار لڑائی کبھی نہ دیکھی ہو گی۔عمران جیسے خطرناک فائٹر کے
ساتھ لڑتے ہوئے ایکسٹو بھی اپنے چیف ہونے کا حق ادا کر رہا تھا۔وہ
دونوں بری طرح سے زخمی ہو چکے تھے۔ایکسٹو کے لباس پر جگہ جگہ
خون نظر آ رہا تھا۔اس کا نقاب بھی خون سے بھیگا ہوا تھا۔عمران نے
شاید ایکسٹو کے ناک منہ اور اس کے جبڑوں کو بری طرح سے مجروح

کر دیا تھا۔یہی حال خود عمران کا بھی نظر آ رہا تھا۔اس کی ناک اور منہ
سے خون دھاروں کی طرح سے بہہ رہا تھا۔شدید زخمی ہونے کے
باوجود وہ دونوں ایک دوسرے پر زخمی درندوں کی طرح غراتے ہوئے
جھپٹ رہے تھے اور کسی بھی طرح ایک دوسرے سے ہار ماننے کے
لئے تیار نہیں ہو رہے تھے۔

ان دونوں کے قدم اب لڑکھڑا رہے تھے مگر اس کے باوجود وہ
ایک دوسرے پر بری طرح سے ٹوٹے پڑ رہے تھے۔سیکرٹ سروس
کے ممبران دونوں کو اس قدر خونخوار انداز میں لڑتے دیکھ کر بت
سے بن کر رہ گئے اور پلکیں جھپکائے بغیر ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔
انہیں اس بات کا کامل یقین ہو گیا تھا کہ آج یا تو عمران زندہ بچے گا یا
پھر ایکسٹو۔

سیکرٹ سروس کے ممبران دونوں میں سے کسی ایک کی موت کو
بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ایک طرف ان کا چیف تھا تو دوسری
طرف عمران۔ان کا ساتھی، ان کا خیر خواہ۔وہ چاہ کر بھی انہیں ایک
دوسرے سے لڑنے سے نہیں روک پا رہے تھے۔

اسی لمحے ایکسٹو نے عمران کو اچانک اٹھا کر پٹخ دیا۔عمران کمر کے
بل زمین پر گرا تھا اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا ایکسٹو نے اچانک اس کی
طرف پوری قوت سے چھلانگ لگا دی وہ اڑتا ہوا عمران پر آیا تھا مگر
عمران نے لیٹے لیٹے دونوں ٹانگیں اٹھا کر ایکسٹو کے سینے پر مار دیں اور
ایکسٹو فضا میں گھومتا ہوا ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے میز پر گرا اور

لڑکھڑاتا ہوا میز کی دوسری طرف سیکرٹ سروس کے ممبروں کے پاس جا گرا۔ ایکسٹو زخمی ناگ کی طرح پلٹا اور اس نے اچانک اپنا لمبی نال والا پسٹل نکال لیا جو اس سے پہلے وہ عمران پر تان چکا تھا مگر ایک اور ایکسٹو کے وہاں آجانے کے بعد اس نے اپنی جیب میں ڈال لیا تھا۔ اس سے پہلے کہ جولیا اور سیکرٹ سروس کے ممبر کچھ کرتے ایکسٹو اٹھ کر تیزی سے چھلانگ مار کر میز پر چڑھا اور اس نے مشین پسٹل کا رخ عمران کی جانب کر دیا جو زمین سے اٹھنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

"بس عمران بہت ہو گیا۔ اب تمہارا کھیل ختم ہو چکا ہے۔ گڈ بائی"۔ ایکسٹو نے غراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اچانک مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور پھر کمرہ تیز اور خوفناک گڑگڑاہٹ کے ساتھ ایک انسانی چیخ سے یکلخت بری طرح سے گونج اٹھا۔

فریگن کے دماغ کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ ایک لمحے کے لئے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ارد گرد زبردست بھونچال آ رہا ہو۔ تیز گڑگڑاہٹ اور خوفناک دھماکے اس کے کانوں کے پردے پھاڑتے ہوئے اس کے ذہن کو متزلزل کر رہے تھے اور پھر اچانک اس نے یکبارگی ایک زوردار جھٹکا لیا اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سارے جسم میں آگ بھر گئی ہو۔ درد کی تیز اور ناقابل برداشت لہریں اس کے پورے جسم میں سرایت کر گئی تھیں اور بے اختیار اس کے منہ سے چیخیں خارج ہونا شروع ہو گئی تھیں۔

فریگن کے جسم کو بری طرح سے جھٹکے لگنے لگے اور پھر اسے چند بھاگتے ہوئے قدموں اور کچھ لوگوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہ کون لوگ تھے اور کیا کہہ رہے تھے اس کی فریگن کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی اور پھر جیسے اسے بہت سے لوگوں نے دبوچ لیا۔ فریگن کی جان

نکلی جا رہی تھی وہ تڑپنا چاہتا تھا اپنے ہاتھ پیر پٹخنا چاہتا تھا مگر کچھ لوگوں نے اسے اس بری طرح سے دبوچ رکھا تھا کہ وہ معمولی سی بھی جنبش نہیں کر پا رہا تھا اور پھر فریگن کو اپنے بازوؤں میں باریک باریک سوئیاں سی چبھتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔ اسی لمحے فریگن کے جسم میں اٹھنے والی درددوں کی لہروں کی شدت میں کمی آتی چلی گئی اور اس کے ذہن میں آنے والا بھونچال بتدریج کم ہوتا چلا گیا۔ فریگن کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ پہلے بھڑکتی ہوئی آگ کی بھٹی میں تھا جہاں سے اسے نکال کر اس کے جسم پر سرد پانی ڈالا جا رہا ہو اور پھر آہستہ آہستہ وہ پرسکون ہوتا چلا گیا۔ اس کے ذہن پر دھند سی چھا گئی تھی۔

کافی دیر تک اس کے ذہن پر اس طرح دھند چھائی رہی پھر آہستہ آہستہ جیسے اس دھند نے چھٹنا شروع کر دیا یہاں تک کہ اس کے ذہن پر چھائی ہوئی ساری دھند غائب ہو گئی اور اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ اس وقت اسے اپنا وجود بے حد ہلکا پھلکا اور پرسکون محسوس ہو رہا تھا۔ درد کی معمولی سی بھی رمق اسے محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ وہ چند لمحے خالی خالی نظروں سے کمرے کی چھت کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پھر اسے اپنے اوپر جھکے ہوئے چند سائے دکھائی دینے لگے۔ فریگن نے دھیرے سے سر کو جھٹکا تو اس کے سامنے سایوں نے انسانوں کا روپ دھار لیا۔ وہ تین ڈاکٹرز تھے ان میں ایک ادھیڑ عمر تھا جبکہ دو نوجوان تھے۔ وہ غور سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"شکر ہے مسٹر تمہیں ہوش آگیا۔ ہم تمہاری وجہ سے بے حد

پریشان تھے"۔ ادھیڑ عمر ڈاکٹرز نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے سکون بھرے لہجے میں کہا۔ فریگن کو ڈاکٹرز کے الفاظ سمجھ میں آگئے تھے مگر اس کا ذہن ابھی تک خالی خالی سا تھا اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے کیا جواب دے۔

"یہ کون ہے سر"۔ ایک نوجوان ڈاکٹرز نے ادھیڑ عمر ڈاکٹرز سے مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا۔

"معلوم نہیں، شکل وصورت سے تو یہ شوگرانی معلوم ہوتا ہے۔ یہ عمران صاحب کے ریفرنس سے یہاں موجود ہے۔ عمران صاحب نے اس کی کیئر کا خصوصی طور پر کہا تھا۔ اس وقت یہ تقریباً نارمل ہے تم دونوں اس پر خصوصی توجہ دو گے۔ اسے ہم نے جلد سے جلد پوری طرح سے نارمل کرنا ہے۔ عمران صاحب جب چاہیں اس سے ملنے یہاں آ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس سے ملنے کوئی اندر نہیں آئے گا"۔ ادھیڑ عمر ڈاکٹرز جو اصل میں ڈاکٹرز فاروقی تھے نے اپنے دونوں اسسٹنٹ کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ پھر ڈاکٹرز فاروقی نے اس شوگرانی کا چیک اپ اور میڈیکل ٹریٹمنٹ کی۔ ان دونوں ڈاکٹروں کو ضروری انسٹرکشن دیں اور پھر وہ کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے اور نوجوان ڈاکٹرز فریگن کو مختلف آلات سے چیک کرنے لگے۔

عمران کا نام سن کر فریگن کے دل و دماغ میں دھماکے سے ہونے لگے تھے۔ یہ نام بار بار اس کے ذہن میں ابھر رہا تھا۔ پھر اچانک جس طرح سپارک کرتا ہوا بلب یکلخت جل اٹھتا ہے عمران کا پورا نام

فریگن کے ذہن میں اجاگر ہو گیا اور ساتھ ہی اس کے ذہن کے پردے پر عمران کا چہرہ ابھر آیا اور پھر کسی فلم کے سین کی طرح اس کے ذہن کے پردے پر پرانا منظر چلنے لگا جب وہ عمران کا ایک مکان میں مقابلہ کر رہا تھا اور عمران ہر طرح سے اس پر حاوی ہوتا جا رہا تھا اور پھر وہ جیسے نیم بے ہوش ہو کر گر پڑا تھا۔ پھر اس نے خوفناک دھماکوں کی آواز سنی تھی۔ دھماکوں کی آوازوں کے ساتھ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے مکان کا سارا ملبہ اس پر آ گرا ہو۔ اسے اپنے جسم کی ایک ایک ہڈی ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ اس کے بعد کیا ہوا تھا اسے کچھ یاد نہیں تھا۔ اس کے بعد شاید اسے بے ہوشی کے دوران ہوش آیا تھا تو اسے اپنے جسم میں شدید درد محسوس ہوا تھا اور پھر اسے شاید انہی ڈاکٹروں نے پکڑ لیا تھا اور اسے سکون پہنچانے والے انجکشن لگا کر گہری نیند سلا دیا تھا اس کے بعد اسے اب ہوش آ رہا تھا۔

کمرے کا ماحول اور اپنے پر جھکے ہوئے ڈاکٹروں کو دیکھ کر اسے صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اس وقت کسی ہسپتال میں ہے اور اس ہسپتال میں اسے پہنچانے والا عمران ہی ہو گا مگر وہ دھماکے کیسے تھے۔ اسے اپنے جسم پر مکان کا ملبہ گرتا ہوا کیوں محسوس ہوا تھا۔ کیا کسی نے اس مکان پر بم مارا تھا یا عمران اسے بے ہوش سمجھ کر اس مکان پر بم مار کر وہاں سے نکل گیا تھا لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے اگر عمران نے مکان پر بم مار کر اسے ہلاک کرنے کی کوشش کی ہوتی تو عمران کو اسے یہاں لانے کی کیا ضرورت تھی اور اگر اس مکان پر کسی اور نے

حملہ کیا تھا تو عمران اسے اس مکان کے ملبے تلے سے کیسے نکال سکتا تھا کیا وہ اس ملبے تلے نہیں دبا تھا۔ فریگن سوچتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں مختلف خیالات آ رہے تھے مگر اس وقت ان خیالات کو سمجھنا اس کے لئے مشکل ہو رہا تھا۔ پھر اچانک اسے ماسٹر کاسڑو کا خیال آیا۔ ماسٹر کاسڑو کا نام ذہن میں آتے ہی اس کا چہرہ نفرت سے بگڑ گیا۔

ماسٹر کاسڑو نے جس طرح اس کے ساتھ توہین آمیز انداز میں بات کی تھی اور اسے ہلاک کرنے کی دھمکیاں دی تھیں اس سے فریگن کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ ماسٹر کاسڑو کو اپنے ہاتھوں گولیاں مار دے۔ فریگن کو اس بات پر بھی حیرت تھی کہ اس پسماندہ ملک میں آتے ہی ماسٹر کاسڑو کو اس کی اصل حقیقت کا کیسے پتہ چل گیا کہ فریگن ہی اس کا چیف ریڈ کنگ ہے۔

فائی لینڈ میں فریگن ایک عرصہ سے ماسٹر کاسڑو جیسے ڈبل کراس ایجنٹ کے ساتھ تھا۔ وہ اس کا ملازم بن کر اس پر ہر وقت نظریں جمائے رکھتا تھا۔ فریگن کے روپ میں وہ ماسٹر کاسڑو کا ملازم تھا جبکہ اصل میں وہ سپر ایجنسی کا چیف ریڈ کنگ یعنی ماسٹر جاؤ تھا۔ شروع شروع میں ماسٹر کاسڑو نے اس کے متعلق چھان بین کرنے کی بے حد کوشش کی مگر فریگن نے ماسٹر کاسڑو کا ملازم بننے کے لئے ایسا سیٹ اپ تیار کیا تھا کہ ماسٹر کاسڑو کو فریگن ایک عام اور بے ضرر گھریلو ملازم کے سوا کچھ معلوم نہیں ہوا تھا۔ اس کے خواب و خیال میں بھی نہیں آیا ہو گا کہ اس کا اصل چیف ریڈ کنگ یہی فریگن ہی ہے۔ پھر

اس کو پاکیشیا میں آتے ہی اس حقیقت کا پتہ کیسے چل گیا۔ فریگن
اس سلسلے میں جتنا سوچتا تھا اتنا ہی الجھتا جاتا تھا۔

پھر فریگن اپنے مشن کے بارے میں سوچنے لگا۔ اس نے اسرائیل
کی ایک خفیہ سرکاری ایجنسی سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس
کے خاتمے کا مشن حاصل کیا تھا۔ وہ ماسٹر کاسٹرو کے ساتھ جان بوجھ کر
پاکیشیا آیا تھا تاکہ ماسٹر کاسٹرو زیادہ دولت کے لالچ میں ڈبل گیم نہ کر
سکے اور وہ عمران کو ہلاک کرنے کی بجائے اس سے ساری بات کہہ
دے۔ وہ ماسٹر کاسٹرو کو اچھی طرح سے جانتا تھا۔ ماسٹر کاسٹرو دولت کا
رسیا تھا۔ دولت کے حصول کے لئے وہ عمران سے مل کر اسے ساری
حقیقت بتا کر اس سے اس کی زندگی کا سودا بھی کر سکتا تھا۔ اس لئے
فریگن ماسٹر کاسٹرو کے ساتھ خود بھی پاکیشیا میں آگیا تھا تاکہ وہ اپنے
طور پر کام کر کے کسی بھی طرح اس علی عمران کا خاتمہ کر سکے جس سے
اسرائیلی ایجنسیوں کو اصل خطرہ لاحق تھا۔ اس نے عمران کے مقابل
آکر پہلی بار اسے زندہ چھوڑ کر بہت بڑی غلطی کی تھی۔ اس وقت وہ
عمران کو آسانی کے ساتھ ہلاک کر سکتا تھا لیکن عمران کے ساتھ ساتھ
فریگن پاکیشیا سیکرٹ سروس تک بھی پہنچنا چاہتا تھا۔ اس کا عمران کو
اس وقت زندہ چھوڑنے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ وہ عمران کے
توسط سے سیکرٹ سروس کے ممبروں اور ان کے چیف ایکسٹو تک
بھی پہنچنا چاہتا تھا۔ اس نے عمران کو گنجا کر کے اور کپڑے کے ڈرم
میں پھینکنے سے پہلے اس کے لباس میں ایک خاص سائنسی آلہ بھی چھپا

دیا تھا جس سے عمران جہاں بھی جاتا اس کے بارے میں فریگن کو اس
جگہ کا آسانی سے ایک رسیور کے ذریعے پتہ چل جاتا۔

ماسٹر کاسٹرو سے بات کرنے کے بعد فریگن نے اپنا ہوٹل چھوڑ دیا
تھا۔ اس نے ماسٹر کاسٹرو کی ہدایات کے مطابق ہوٹل وائٹ روز میں
صدیقی اور نعمانی وغیرہ کے لئے بھی پارکنگ میں ایک کار چھوڑ دی
تھی۔ اس کے بعد جب ماسٹر کاسٹرو نے اس کے ساتھ توہین آمیز انداز
میں بات کی تو فریگن نے ریڈ کنگ کا چیف ہونے کی وجہ سے ماسٹر
کاسٹرو سے رابطہ ختم کر دیا اور پھر جب رسیور میں اس نے عمران کا
پتہ کیا تو اسے معلوم ہو گیا کہ عمران اس وقت کہاں ہے۔

عمران جس غیر آباد مکان میں موجود تھا فریگن کو نجانے کیوں
یقین سا ہو گیا تھا کہ عمران وہاں سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کو ملنے
گیا ہے۔ اس لئے فریگن سیدھا اس مکان میں جا پہنچا تھا مگر پھر وہاں
عمران کو تنہا پا کر وہ پریشان ہو گیا تھا۔ اس نے وہیں عمران کو ختم
کرنے کا فیصلہ کر لیا مگر یہ اس کی بدقسمتی ہی تھی کہ وہ انتہائی زیرک
اور خطرناک حد تک مارشل آرٹس کا ماہر ہونے کے باوجود عمران جیسے
انسان کا مقابلہ نہیں کر سکا تھا۔

ادھیڑ عمر ڈاکٹر نے جس انداز میں عمران کا نام لے کر بات کی تھی
اس سے فریگن کو احساس ہو رہا تھا کہ وہ ڈاکٹر عمران کا کوئی قریبی
دوست ہے۔ مگر اس وقت فریگن بستر پر جس انداز میں پڑا تھا وہ عمران
کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اس کا سارا جسم پٹیوں میں لپٹا ہوا تھا

اور اسے اپنا سارا بدن مفلوج معلوم ہو رہا تھا۔ فریگن کے منہ سے آواز تک نہیں نکل رہی تھی ورنہ وہ ان ڈاکٹروں سے ضرور پوچھتا کہ اس کی پوزیشن کیا ہے اور وہ یہاں سے کب تک فارغ ہو سکتا ہے۔ وہ اپنے مشن کو ہر صورت میں مکمل کرنا چاہتا تھا۔

لیکن اب فریگن یہاں جس حال میں پڑا تھا اس کے لئے مشن پر کام کرنا خاصا مشکل ہو گیا تھا۔ وہ ان ڈاکٹروں کی جانب خاموشی سے دیکھ رہا تھا جو اس کا مکمل چیک اپ کر رہے تھے۔ فریگن ان کے جانے کا انتظار کرنے لگا اور دل ہی دل میں دعائیں مانگنے لگا کہ جانے سے پہلے ڈاکٹر اسے بے ہوشی کا پھر سے انجکشن نہ لگا دیں۔ وہ اب ہوش میں رہنا چاہتا تھا۔ اس نے کچھ سوچ کر آنکھیں موند لیں اور یوں ظاہر کرنے لگا جیسے وہ ایک بار پھر گہری نیند سو گیا ہو۔

"میرا خیال ہے یہ اب کافی حد تک نارمل ہو چکا ہے۔ اسے مزید کسی ریلکس کرنے والے انجکشن کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا خیال ہے ڈاکٹر شاہد"۔ ایک ڈاکٹر نے دوسرے سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو ڈاکٹر نصیر۔ ہم نے اس کا چیک اپ مکمل کر لیا ہے۔ اسے آرام کی ضرورت ہے اسے سونے دو۔ ہم وقتاً فوقتاً اس کا چیک اپ کرتے رہیں گے۔ اگر ضرورت ہوئی تو اسے مزید انجکشن دے دیں گے"۔ دوسرے ڈاکٹر نے جس کا نام ڈاکٹر شاہد تھا اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ان کی بات سن کر فریگن نے دل ہی دل میں سکون کا سانس لیا۔ ڈاکٹر کچھ دیر وہاں کھڑے باتیں کرتے رہے پھر وہ

کمرے سے باہر چلے گئے اور کمرے سے باہر جا کر انہوں نے دروازہ بند کر دیا۔ ان کے باہر جاتے ہی فریگن نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے نظریں گھما کر ادھر ادھر دیکھا۔ کمرہ خالی تھا۔

فریگن کو احتیاط کے پیش نظر بیڈ کے ساتھ منسلک بیلٹوں سے باندھ دیا گیا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ بھی شاید فریکچرڈ تھے کیونکہ وہ بھی بندھے ہوئے اور بالکل سیدھے تھے۔ فریگن اس وقت اپنے سر کے علاوہ جسم کے کسی حصے کو حرکت نہیں دے پا رہا تھا۔ وہ چند لمحے دروازے کی جانب دیکھتا رہا پھر اس نے اپنے دائیں اوپر والے جبڑے میں موجود نوکیلے دانت کو نچلے جبڑے کے نوکیلے دانت سے ایک خاص انداز میں اوپر کی طرف دبانا شروع کر دیا۔ تین چار مرتبہ اس نے اوپر والے دانت کو دبایا تو اس کی زبان پر ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے لگے۔

"ہیلو، ہیلو ریڈ کنگ سپیکنگ۔ ہیلو۔ ہیلو"۔ اس نے بڑبڑانے کے انداز میں کہنا شروع کر دیا۔ اس نے یہ الفاظ دو تین مرتبہ ہی دوہرائے ہوں گے کہ اس کے کان کی لو پر موجود ایک سیاہ تل کا رنگ یکلخت بدل کر براؤن ہو گیا۔

"یس میگ اٹنڈنگ یو"۔ اس تل میں سے ایک باریک سی آواز سنائی دی۔ وہ تل ایک جدید اور انتہائی حساس ٹرانسمیٹر کا رسیور تھا جس میں سے نکلنے والی آواز فریگن بآسانی سن رہا تھا اور اس نے جس اوپری دانت کو دبایا تھا اس میں اس ٹرانسمیٹر کا فنکشن اور مائیک لگا ہوا تھا اور یہ جدید طرز کا ایک ایسا ٹرانسمیٹر تھا جس میں بار بار اوور

کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔

"میگ، تم اس وقت کہاں ہو"۔ فریگن نے اسی طرح بڑبڑانے والے انداز میں کہا۔

"میں اپنے ڈی آر کلب کے آفس میں موجود ہوں چیف۔ حکم"۔ دوسری طرف سے میگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میگ میں اس وقت بے حد زخمی ہوں اور ایک ہسپتال میں ہوں۔ میں کس ہسپتال میں ہوں اور وہ ہسپتال کس جگہ پر ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ نہیں معلوم۔ مگر میں اس ہسپتال سے نکلنا چاہتا ہوں تم اس سلسلے میں میری کیا مدد کر سکتے ہو"۔ فریگن نے کہا۔

"آپ زخمی ہیں۔ اوہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف۔ کیا آپ زیادہ زخمی ہیں"۔ میگ نے پریشان لہجے میں پوچھا۔

"زیادہ زخمی ہوں احمق اسی لئے تو ہسپتال میں ہوں۔ اگر زیادہ زخمی نہ ہوتا تو خود ہسپتال سے باہر نہ آجاتا"۔ فریگن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری چیف۔ کسی طرح آپ مجھے اس کا ہسپتال کا نام بتا دیں تو میں اسے خود ہی تلاش کر لوں گا اور ہسپتال سے آپ کو باہر نکالنا میرے لئے کچھ مشکل نہیں ہوگا"۔ میگ نے جلدی سے کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا ہے کہ مجھے ہسپتال کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔ پھر کیوں خواہ مخواہ احمقانہ باتیں کر رہے ہو"۔ فریگن نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ تب پھر میں آپ کو کہاں تلاش کروں گا چیف۔ اس شہر میں تو بے شمار سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتال ہیں"۔ میگ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ہونہہ، تم سن شائن ہوٹل میں جاؤ۔ وہاں دوسرے فلور پر کمرہ نمبر ون زیرو فور میں سارگن نامی شخص ٹھہرا ہوا ہے۔ اس سے کہو کہ وہ مجھے ایف ایف سکس پر ٹریس کرے۔ میرے پاس بی ایم سکس ٹرانسمیٹر ہے۔ اس کی فریکونسی نوٹ کرو۔ ایف ایف سکس پر وہ اس فریکونسی کو ملائے گا تو اسے پتہ چل جائے گا کہ میں اس وقت کس لوکیشن پر ہوں۔ پھر تم اپنے آدمیوں کو لے کر فوری طور پر اس لوکیشن پر موجود ہسپتال پر ریڈ کرو اور جیسے بھی بن پڑے مجھے یہاں سے نکال کر لے جاؤ"۔ فریگن نے کہا اور پھر اس نے میگ کو اپنے دانت میں فکس بی ایم سکس ٹرانسمیٹر کی فریکونسی نوٹ کرا دی۔

"میں ابھی سارگن کے پاس جاتا ہوں چیف اور اس سے ہسپتال کی لوکیشن معلوم کر کے جلد سے جلد آپ تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں"۔ میگ نے کہا۔

"اور سنو، میں تمہیں دو ڈاکٹروں کے حلیئے اور ان کے نام بتاتا ہوں۔ ہسپتال میں آکر انہیں کور کر لینا اور ان سے میرے بارے میں پوچھنا وہ تمہیں مجھ تک لے آئیں گے۔ نجانے یہ کتنا بڑا ہسپتال ہے۔ تم خواہ مخواہ کمروں میں جھانکنے کے لئے کہاں کہاں مارے پھرو گے"۔ فریگن نے کہا اور پھر وہ میگ کو ان دو نوجوان ڈاکٹروں کے

بارے میں بتانے لگا جو اس کا چیک اپ کر رہے تھے۔ ان کے نام اور حلیئے میگ کو بتا کر فریگن نے اوپر والے دانت کو نچلے دانت سے دبا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر سکون آگیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ میگ زیادہ سے زیادہ دو تین گھنٹوں میں یہاں پہنچ جائے گا اور اس کے لئے اسے یہاں سے نکال لے جانا کچھ مشکل نہیں ہوگا۔

زمین پر گرتے ہی بلیک زیرو تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ زوردار جھٹکا لگنے اور اچھل کر کار سے ٹکرانے اور پھر زمین پر گرنے کی وجہ سے اسے چوٹیں تو بہت آئی تھیں مگر اس نے حیرت انگیز طور پر خود کو سنبھال لیا تھا اور اٹھ کر پھٹی پھٹی نظروں سے دانش منزل کے گیٹ کی جانب دیکھ رہا تھا۔ جیسے گیٹ پر کوئی بھوت کھڑا ہو اور اسی نے اسے اس بری طرح سے اٹھا کر پٹخا ہو۔

"کیا مطلب، یہ دانش منزل کا حفاظتی سسٹم تبدیل کیسے ہو گیا"۔ بلیک زیرو کے منہ سے حیرت زدہ لہجے میں نکلا۔ وہ ایک بار پھر گیٹ کی طرف بڑھا اس بار وہ گیٹ کی دائیں طرف والی دیوار کے قریب گیا تھا۔ جہاں ایک چھوٹا سا کیبن بنا ہوا تھا۔ بلیک زیرو کیبن میں گھس گیا اور اس نے کیبن کی دیوار کے ایک مخصوص حصے پر ایک انگلی کا ہک بنا کر ٹہو کہ دیا اسی لمحے دیوار پر ایک چھوٹا سا خانہ کھل گیا۔ خانے

بارے میں بتانے لگا جو اس کا چیک اپ کر رہے تھے۔ ان کے نام اور حلیئے میگ کو بتا کر فریگن نے اوپر والے دانت کو نچلے دانت سے دبا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر سکون آگیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ میگ زیادہ سے زیادہ دو تین گھنٹوں میں یہاں پہنچ جائے گا اور اس کے لئے اسے یہاں سے نکال لے جانا کچھ مشکل نہیں ہوگا۔

زمین پر گرتے ہی بلیک زیرو تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ زوردار جھٹکا لگنے اور اچھل کر کار سے ٹکرانے اور پھر زمین پر گرنے کی وجہ سے اسے چوٹیں تو بہت آئی تھیں مگر اس نے حیرت انگیز طور پر خود کو سنبھال لیا تھا اور اٹھ کر پھٹی پھٹی نظروں سے دانش منزل کے گیٹ کی جانب دیکھ رہا تھا۔ جیسے گیٹ پر کوئی بھوت کھڑا ہو اور اسی نے اسے اس بری طرح سے اٹھا کر پھینکا ہو۔

"کیا مطلب، یہ دانش منزل کا حفاظتی سسٹم تبدیل کیسے ہو گیا"۔ بلیک زیرو کے منہ سے حیرت زدہ لہجے میں نکلا۔ وہ ایک بار پھر گیٹ کی طرف بڑھا اس بار وہ گیٹ کی دائیں طرف والی دیوار کے قریب گیا تھا۔ جہاں ایک چھوٹا سا کیبن بنا ہوا تھا۔ بلیک زیرو کیبن میں گھس گیا اور اس نے کیبن کی دیوار کے ایک مخصوص حصے پر ایک انگلی کا ہک بنا کر ٹھوکہ دیا اسی لمحے دیوار پر ایک چھوٹا سا خانہ کھل گیا۔ خانے

میں ایک چھوٹی سی سکرین نصب تھی اور اس کے نیچے نمبرنگ بٹن لگے ہوئے تھے۔ بلیک زیرو نے ایک بٹن دبا کر سکرین روشن کی اور چند نمبر پریس کرنے لگا۔ مگر اسی وقت سیٹی کی تیز آواز کے ساتھ سکرین پر رونگ سیکورٹی کوڈ کے الفاظ ابھر آئے۔ یہ دیکھ کر بلیک زیرو کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ اس نے ایک بٹن دبا کر سکرین کلیئر کی اور ایک بار پھر کوڈ نمبر ڈائل کرنے لگا مگر پھر رونگ سیکورٹی کوڈ کے الفاظ ابھرے اور تیز سیٹی کی آواز کے ساتھ سکرین نہ صرف تاریک ہو گئی بلکہ دیوار کا خانہ خود بخود بند ہوتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر بلیک زیرو ساکت ہو کر رہ گیا۔

"اوہ، دانش منزل کا تو سارا سسٹم ہی بدلا ہوا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کام کم از کم عمران صاحب ہرگز نہیں کر سکتے"۔ بلیک زیرو نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا اور پھر وہ کیبن سے باہر آگیا۔ پھر وہ واپس کار کی طرف آیا اور کار میں بیٹھ کر اسے بیک کرنے لگا اور پھر وہ کار کو تیزی سے چلاتا ہوا ایک سڑک پر لایا اور اس سڑک پر موڑ کر وہ دانش منزل کی بیک پر آگیا۔ دانش منزل کے عقب میں ایک بند کوٹھی تھی۔ بلیک زیرو نے کار گیٹ کے قریب جا کر روکی اور ایک بار پھر کار سے باہر نکل آیا۔ اس نے گیٹ کا آٹومیٹک لاک کھولا اور پھر گیٹ کو دائیں طرف زور سے دھکیل دیا۔

گیٹ دیوار کی سائیڈ میں سرکتا چلا گیا۔ بلیک زیرو واپس کار میں

آیا اور پھر کار کو وہ کوٹھی کے پورچ میں لے آیا۔ پھر کار سے نکل کر اس نے واپس آ کر گیٹ بند کیا اور پھر نہایت تیزی سے سامنے رہائشی حصے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

کوٹھی بالکل خالی تھی۔ بلیک زیرو نے ایک کمرے کے دروازے کا آٹومیٹک لاک کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ کمرہ بالکل خالی تھا۔ اس میں ضرورت کی کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ بلیک زیرو تیزی سے کمرے کی شمالی دیوار کی جانب بڑھا اور اس نے دیوار کی جڑ میں ایک مخصوص جگہ پر زور سے ٹھوکر ماری تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ شمالی دیوار ایک طرف سرکتی چلی گئی اور وہاں ایک خاصا بڑا خلا دکھائی دینے لگا۔ ایک طرف نیچے زینہ جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ بلیک زیرو تیزی سے زینے کی جانب بڑھا اور پھر تیزی سے وہ زینے اترتا چلا گیا۔ اس کے سیڑھیاں اترتے ہی اس کے عقب میں دیوار خود بخود برابر ہو گئی تھی۔

تہہ خانہ خاصا بڑا اور وسیع تھا۔ اس تہہ خانے میں ضرورت کے سامان کے علاوہ دیواروں کے ساتھ چند مشینیں بھی منسلک تھیں۔ کمرہ تاریک تھا۔ بلیک زیرو نے سب سے پہلے تہہ خانے کی لائٹس آن کیں اور پھر وہ تیزی سے ان مشینوں کو آن کرنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں ان مشینوں میں جیسے جان پڑ گئی اور تہہ خانے میں مشینوں کی ہلکی ہلکی گھرر گھرر کی آواز گونجنے لگی۔

ایک مشین پر روشن سکرین نصب تھی۔ بلیک زیرو اس مشین

کے قریب ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور اس مشین کو آپریٹ کرنے لگا۔ اس نے ایک بٹن دبا کر سکرین کو روشن کر لیا تھا۔ سکرین پر آڑھی ترچھی لکیریں بن رہی تھیں۔ بلیک زیرو نے دو بٹن ایک ساتھ پریس کئے تو سکرین پر یکلخت دانش منزل کے آپریشن روم کا منظر ابھر آیا۔ لیکن جیسے ہی سکرین پر دانش منزل کے آپریشن روم کا منظر ابھرا ایک چھپاکا ہوا اور سکرین اچانک تاریک ہو گئی۔ سکرین کے تاریک ہوتے ہی تیز گونج کی آواز پیدا ہوئی اور تہہ خانے کی ساری مشینیں بند ہوتی چلی گئیں۔ یہ دیکھ کر بلیک زیرو بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت زلزلے کے آثار پھیل گئے تھے اور اس کی آنکھوں میں شدید پریشانی مترشح ہو گئی تھی۔ اس نے ان مشینوں کو دوبارہ آن کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ مشینیں پوری طرح سے بند ہو گئی تھیں اور کسی طرح آن ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔

"اوہ، یہ تو بہت برا ہوا۔ دانش منزل کے سسٹم کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ دانش منزل کے تمام خفیہ راستے بھی سیلڈ کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن کیوں، عمران صاحب کو ان خفیہ راستوں کو سیلڈ کرنے کی کیا ضرورت پیش آ گئی تھی۔ ان خفیہ راستوں کو عمران صاحب نے ابھی حال ہی میں تیار کیا تھا ان کے بارے میں سوائے میرے اور عمران صاحب کے کوئی نہیں جانتا تھا۔ پھر یہ خفیہ راستے عمران صاحب نے ایسی ہی کسی صورتحال سے نپٹنے کے لئے بنائے تھے کہ

اگر کسی بھی وجہ سے دانش منزل کا نظام خراب ہو جائے تو اسے یہاں سے کنٹرول کر کے ری سیٹ کیا جا سکتا تھا۔ مگر یہاں سے دانش منزل کا سسٹم ری سیٹ ہونے کی بجائے الٹا یہ سارا سسٹم ہی بند ہو گیا تھا اور ایسا کم از کم عمران صاحب نہیں کر سکتے تھے۔ پھر یہ کس کا کام ہو سکتا ہے"۔ بلیک زیرو سوچتا چلا گیا پھر اچانک اسے جیسے ایک زبردست جھٹکا لگا۔

"اوہ، کہیں دانش منزل پر ماسٹر کاسٹرو نے تو قبضہ نہیں کر لیا"۔ اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ جوں جوں ماسٹر کاسٹرو کے بارے میں سوچتا گیا اسے یقین ہوتا چلا گیا کہ ماسٹر کاسٹرو کے سوا یہ کام اور کوئی نہیں کر سکتا۔ ایکسٹو کا راز جان لینے کے بعد اور اس کے ذہن کی سکیننگ کے بعد ماسٹر کاسٹرو ہی ان تمام خفیہ راستوں کے بارے میں جان سکتا تھا۔ ماسٹر کاسٹرو کے دانش منزل پر قبضہ کے خیال سے بلیک زیرو بری طرح سے کانپ اٹھا تھا۔ دانش منزل میں ایسے ایسے راز موجود تھے جن کو حاصل کر کے ماسٹر کاسٹرو جیسا مجرم کچھ بھی کر سکتا تھا۔ اگر ماسٹر کاسٹرو نے دانش منزل کے سٹرانگ روم سے خفیہ دستاویزات اور اہم ترین فائلیں حاصل کر لی ہوں گی تو........" اس خیال کے آتے ہی بلیک زیرو کا رنگ فق ہو گیا تھا اور اس کے ذہن میں آندھیاں چلنا شروع ہو گئی تھیں۔

ماسٹر کاسٹرو۔ ماسٹر کاسٹرو"۔ بلیک زیرو کے ذہن میں ماسٹر کاسٹرو کا نام کسی ہتھوڑے کی ضربوں کی طرح برسنا شروع ہو گیا تھا۔

جیسے ہی ایکسٹو نے عمران پر گولیاں برسائیں اسی لمحے زمین اس
بری طرح سے لرز اٹھی جیسے اچانک وہاں خوفناک بھونچال آ گیا ہو۔
زمین کے بری طرح سے لرزنے کی وجہ سے میز پر کھڑے ایکسٹو کا
توازن یکلخت بگڑ گیا تھا اور وہ الٹ کر یکلخت ایک دھماکے سے میز پر
سے نیچے زمین پر گر پڑا تھا۔ اس کا سر ایک کرسی سے ٹکرایا تھا جس کی
وجہ سے اس کے منہ سے بے اختیار کربناک چیخیں نکل گئی تھیں۔

ایکسٹو کی فائرنگ سے صرف ایک لمحہ قبل عمران نے اپنی جگہ سے
چھلانگ لگا دی تھی۔ اگر وہ چھلانگ لگا کر دوسری طرف نہ جاتا تو
ایکسٹو کے پسٹل سے نکلی ہوئی گولیاں یقینی طور پر اس کے جسم میں
بے شمار سوراخ کر ڈالتیں۔

زمین بدستور لرز رہی تھی۔ ایکسٹو، عمران اور سیکرٹ سروس کے
ممبروں کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے جس عمارت میں وہ موجود ہوں

وہ زمین میں دھنستی جا رہی ہو۔ اس سے پہلے کہ ایکسٹو اٹھ کر ایک بار
پھر عمران پر فائرنگ کرتا عمران اٹھ کر دوڑتا ہوا اس کے قریب آ گیا اور
پھر اس نے ایک زوردار لات مار کر ایکسٹو کے ہاتھ میں موجود پسٹل
دور پھینک دی۔ پھر عمران نے ایکسٹو کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر
اٹھایا اور اسے سر سے بلند کر کے سامنے دیوار کی جانب پھینک دیا مگر
ایکسٹو میں بلا کی طاقت اور ذہانت تھی جیسے ہی عمران نے اسے دیوار
کی طرف پھینکا ایکسٹو نے فضا میں جھٹکا کھا کر قلابازی کھائی اور پھر وہ
اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ جیسے ہی ایکسٹو کھڑا ہوا کہ اچانک اس کے پیروں
کے نیچے فرش میں ایک تہہ خانے کا خلا پیدا ہوا اور وہ اس خلا میں گرتا
چلا گیا۔ خلا میں گرتے ہی زمین برابر ہو گئی تھی۔ ایکسٹو کو اس طرح
زمین میں غائب ہوتے دیکھ کر سیکرٹ سروس کے ممبر بری طرح سے
چونک اٹھے تھے۔

"اوہ، چیف"۔ ایکسٹو کو فرش کے خلا میں گر کر غائب ہوتے دیکھ
کر تنویر کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"وہ مجرم ایکسٹو ماسٹرز کا سٹرو تھا۔ اسے میں نے تہہ خانے میں
پھینک دیا ہے"۔ اچانک کمرے میں ایکسٹو کی تیز اور انتہائی سرد آواز
ابھری اور وہ سب نہ چاہتے ہوئے بھی بری طرح سے اچھل پڑے۔ اس
ایکسٹو کی آواز بھی بالکل اصلی ایکسٹو جیسی تھی۔

"چ، چیف۔ یہ تو چیف کی آواز ہے"۔ خاور کے منہ سے ہکلاہٹ
زدہ آواز میں نکلا۔

"ہاں، میں تمہارا اصل چیف ہوں۔ جس ایکسٹو کو میں نے تہہ خانے میں پھینکا ہے وہ نقلی ہے۔ اس کا اصل نام ماسٹر کاسٹرو ہے۔ جو آوازیں بدلنے کے فن میں مہارت رکھنے کے ساتھ ساتھ بے حد عیار، مکار اور شاطر ترین انسان ہے۔ وہ میری جگہ لے کر تم سب کو بے وقوف بنا رہا تھا"۔ ایکسٹو نے کہا۔

"لیکن چیف کوئی آپ کی جگہ بھلا کیسے لے سکتا ہے۔ کیا ماسٹر کاسٹرو آپ کو پرسنلی طور پر جانتا ہے"۔ خاور نے ڈرتے ڈرتے ایکسٹو سے مخاطب ہو کر پوچھا اور اس کے سوال پر تنویر اور صفدر دل ہی دل میں اسے داد دیئے بغیر نہ رہ سکے تھے۔ خاور نے واقعی انتہائی ذہانت آمیز سوال کیا تھا۔

"میرا خیال ہے تمہارے سوالوں کا جواب عمران دے چکا ہے"۔ ایکسٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب نے تو یہ بھی کہا تھا کہ یہاں موجود سیاہ پوش ہمارا چیف نہیں ہے اور اس نے ہمیں جو سپیشل فریکونسی بتائی تھی وہ اس فریکونسی کو نہیں جانتا ہوگا مگر اس ایکسٹو نے بھی عمران صاحب کی بات غلط ثابت کر دی تھی"۔ خاور نے کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو"۔ ایکسٹو نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی چیف کہ ہم کیسے یقین کر لیں کہ آپ ہی ہمارے اصلی چیف ہیں"۔ خاور نے قدرے حوصلہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر صفدر، تنویر اور سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبر دھیمے انداز

میں مسکرا دیئے تھے۔ خاور ڈرتے ڈرتے ہی ہی مگر ایکسٹو سے کھل کر بات کر رہا تھا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو میں تمہیں یقین دلانے کے لئے تمہارے سامنے آ جاؤں۔ تمہارے سامنے بے نقاب ہو جاؤں"۔ ایکسٹو نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"ن، نہیں چیف۔ م، میرا یہ مطلب نہیں تھا"۔ ایکسٹو کا خوفناک لہجہ سن کر خاور نے کانپ کر کہا۔

"تو پھر تمہارا کیا مقصد ہے۔ بولو"۔ ایکسٹو نے خوفناک انداز میں گرجتے ہوئے کہا اور خاور بوکھلاہٹ زدہ نظروں سے اپنے ساتھیوں کی جانب دیکھنے لگا جیسے وہ ان سے اپنے بچاؤ کی امداد مانگ رہا ہو۔

"ہونہہ، اس معاملے میں تم لوگوں کا بھی کوئی قصور نہیں ہے۔ تم سب واقعی ڈبل مائنڈڈ ہو چکے ہو۔ بہرحال میں اصلی ہوں یا نقلی اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے۔ اب تم عمران کی بینڈیج کر دو یہ خاصا زخمی ہو چکا ہے"۔ ایکسٹو نے کہا۔

صفدر نے وارڈروب سے ایک میڈیکل باکس نکالا اور اسے عمران کے قریب لے آیا اور پھر وہ باکس کھول کر اس میں موجود چیزیں نکال کر عمران کے زخموں کی ڈریسنگ کرنے لگا۔

"چیف نے اسے تہہ خانے میں قید کر دیا ہے۔ اب تمہیں یقین آ گیا ہے کہ وہ تمہارا اصلی چیف نہیں تھا"۔ عمران نے ان سب کی

طرف تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ طنز تھا۔

"یقین تو ہمیں آپ کی بات پر بھی تھا عمران صاحب۔ لیکن" صفدر کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن۔ لیکن کیا"۔ عمران نے کہا۔

"آپ نے خود ہی کہا تھا کہ نقلی ایکسٹو ہماری سپیشل فریکونسی کے بارے میں نہیں جانتا ہوگا۔ لیکن اس نے آپ کے سامنے سپیشل فریکونسی پر بھی کال کر لی تھی۔ پھر ہمیں کیسے یقین نہ ہوتا کہ وہ مجرم نہیں ہمارے اصل چیف ہیں"۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی سپیشل فریکونسی پر کال کرنے پر تو واقعی میں بھی حیران ہوں۔ سمجھ میں نہیں آرہا کہ اسے سپیشل فریکونسی کے بارے میں کیسے علم ہو گیا۔ خیر اب وہ چیف کی قید میں ہے۔ چیف اس سے خود ہی سب کچھ اگلوا لے گا"۔ عمران نے کہا۔

"عمران میں نے زیرو ہاؤس کو انڈر گراؤنڈ کر رکھا ہے۔ زیرو ہاؤس کے باہر ماسٹر کاسزو کے بہت سے مسلح آدمی موجود ہیں۔ ان کے پاس انتہائی مہلک اور طاقتور ہتھیار ہیں۔ ان ہتھیاروں سے وہ زیرو ہاؤس کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے لیکن ان کے حملے سے ارد گرد کی عمارتیں ضرور متاثر ہوتیں اور بلاوجہ بہت سی انسانی جانوں کا ضیاع ہوتا اس لئے میں نے وقتی طور پر زیرو ہاؤس کو انڈر گراؤنڈ کر دیا تھا"۔ اچانک ایکسٹو کی آواز آئی۔

"آپ نے بہت اچھا کیا تھا چیف۔ آپ بھلا کوئی غلط فیصلہ کر سکتے ہیں"۔ عمران نے شوخ لہجے میں کہا۔ ماسٹر کاسزو کے تہہ خانے میں پہنچنے سے اس کی شوخی ایک بار پھر عود کر آئی تھی اور وہ اس وقت خاصا پر سکون دکھائی دے رہا تھا۔

"چیف ان مجرموں سے نپٹنے کا موقع ہمیں دیں۔ ہم ان میں سے کسی ایک کو بھی یہاں سے زندہ واپس جانے نہیں دیں گے"۔ تنویر نے اچانک جوش بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے تم لوگ زمین دوز خفیہ راستے سے نکل جاؤ اور ان سب کا خاتمہ کر دو"۔ ایکسٹو نے کہا تو سیکرٹ سروس کے ممبروں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم ہمارے ساتھ نہیں چلو گے"۔ عمران کو کرسی پر بیٹھتے دیکھ کر جولیا نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میری حالت دیکھ کر بھی ایسا کہہ رہی ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں، تمہاری حالت واقعی بے حد خراب ہے۔ تمہیں اس وقت آرام کی ضرورت ہے۔ لیکن کیا تم یہیں ریسٹ کرو گے"۔ جولیا نے کہا۔

"کچھ دیر تو بہر حال یہیں رکوں گا۔ باہر جوزف موجود ہے پھر اس کے ساتھ رانا ہاؤس چلا جاؤں گا"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔ رانا ہاؤس پہنچ کر مجھے فون کر دینا میں تمہاری خبر لینے آجاؤں گی"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا تو جولیا عجیب سی نظروں سے اس کی جانب دیکھنے لگی۔ عمران بظاہر نارمل اور مطمئن نظر آرہا تھا مگر ان لمحات میں جب کیس تقریباً ختم ہو گیا تھا عمران کی سنجیدگی جولیا کو عجیب سی لگ رہی تھی۔ ایسے موقعوں پر عمران پر عموماً مذاق اور حماقت کا بھوت سوار ہو جاتا تھا اور وہ کسی بات کا جواب اس قدر سنجیدگی سے نہیں دیتا تھا۔

جولیا چند لمحے غور سے عمران کو دیکھتی رہی پھر سر جھٹک کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔ سیکرٹ سروس کے ممبروں کے کمرے سے جاتے ہی دروازہ دوبارہ بند ہو گیا تھا اور دروازہ بند کرتے ہی عمران یوں گہرے گہرے سانس لینے لگا جیسے میلوں دوڑ لگا کر آیا ہو۔ اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔ اس سنجیدہ پن کی وجہ سے وہ سیکرٹ سروس کے ارکان کے بہت سے سوالوں کے جواب دینے سے بچ گیا تھا۔ اگر وہ ان کے سامنے ایسا نہ کرتا تو وہ سب اس کے سامنے سوالات کا پٹارہ کھول لیتے جن کا جواب دینے کے لئے عمران کو بہت کچھ سوچنا پڑتا۔

بلیک زیرو نے سر جھٹک کر ذہن سے ماسٹر کاسٹرو کا نام نکالا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ماسٹر کاسٹرو نے اگر واقعی دانش منزل پر قبضہ کر رکھا تھا تو وہ سیکرٹ سروس اور ملکی مفادات کے لئے بے حد خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ دانش منزل میں موجود تمام سیکرٹس کے تحفظ کی تمام تر ذمہ داری ایکسٹو کی تھی اور اگر اس معاملے میں ایکسٹو سے کوتاہی ہو جاتی تو اس کا نقصان پورے ملک و قوم کو بھگتنا پڑتا تھا۔

عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان غائب تھے اور جس طرح ماسٹر کاسٹرو نے ایکسٹو پر ہاتھ ڈالا تھا اسی طرح وہ ایکسٹو کا روپ دھار کر سیکرٹ سروس کے ارکان کو بھی بے وقوف بنا سکتا تھا۔ اس لئے اس کو روکنا اور اس کا خاتمہ کرنا انتہائی ضروری ہو گیا تھا۔ لیکن اس تک پہنچنے اور اسے ہلاک کرنے کے لئے سب سے پہلے اس کے قبضے سے

دانش منزل کو چھوڑنا ضروری تھا۔ جب تک ماسٹر کاسٹرو دانش منزل میں موجود رہتا اس کا نہ وہ کچھ بگاڑ سکتا تھا اور نہ شاید عمران۔

بلیک زیرو نے دانش منزل میں داخل ہونے کے تمام خفیہ راستوں کو چیک کر لیا تھا مگر تمام کے تمام راستے مکمل طور پر سیلڈ تھے اور ان میں ماسٹر کاسٹرو نے ایسے سائنسی انتظامات کر دیئے تھے کہ اگر بلیک زیرو زبردستی ان راستوں سے دانش منزل میں گھسنے کی کوشش کرتا تو شاید اس کا وجود اب تک جل کر راکھ بن چکا ہوتا۔ تمام راستوں کو سیلڈ اور ان میں خطرناک انتظامات دیکھ کر بلیک زیرو پریشان ہو گیا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ دانش منزل میں کس طرح سے داخل ہو۔

بلیک زیرو تمام راستوں کو چیک کر کے کوٹھی کے منی آپریشن روم میں واپس آ گیا تھا اور ایک کرسی پر بیٹھا دانش منزل میں داخل ہونے کے طریقے کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اچانک اسے ایک خیال آیا۔ وہ تیزی سے اٹھا اور ایک طرف پڑے ہوئے ٹیلی فون کی جانب بڑھ گیا۔ اس نے ٹیلی فون اٹھایا اور اس کا رسیور کان سے لگاتے ہوئے دانش منزل کے نمبر پریس کرنے لگا۔

دوسری طرف چند لمحے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی پھر اس کا لنک ڈائریکٹ کمپیوٹر سے ہو گیا جس میں ایکسٹو کی آواز میں ٹیپ چل رہی تھی اور فون کرنے والے کو اپنا میسج ریکارڈ کرانے کے لئے کہا جا رہا تھا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے ماسٹر کاسٹرو اس وقت دانش منزل میں نہیں ہے"۔ بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور فون بند کر دیا۔ ماسٹر کاسٹرو کی غیر موجودگی میں بلیک زیرو نے دانش منزل میں داخل ہونے کا خطرناک فیصلہ کر لیا تھا۔ اس نے سوچا کہ اگر اس نے اس موقع کا فائدہ نہ اٹھایا تو وہ دانش منزل سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ وہ تیزی سے اٹھا اور ایک بار پھر کمرے سے نکل کر باہر آ گیا اس نے گیٹ کھولا اور پھر کار میں بیٹھ کر کار کوٹھی سے باہر لے آیا۔ کار کو گیٹ سے باہر لا کر اس نے کار سے نکل کر کوٹھی کا گیٹ بند کیا اور ایک بار پھر کار میں آ بیٹھا اور پھر اس نے کار کو گھمایا اور اسے نہایت تیزی سے چلاتا ہوا دانش منزل کے مین گیٹ کے سامنے آ گیا۔

دانش منزل کے مین گیٹ کے سامنے ایک طویل اور خاصی کشادہ سڑک تھی۔ بلیک زیرو کار اس سڑک پر دور تک دوڑاتا لے گیا اور پھر اس نے تقریباً ایک کلومیٹر دور لے جا کر کار روک دی۔ اس نے کار موڑی اور دور سے نظر آنے والے دانش منزل کے گیٹ کو دیکھنے لگا اور پھر اس نے اچانک گیئر بدلا اور سپیڈ بڑھانے والے پیڈل پر پیر کا پورا دباؤ ڈال دیا۔ کار کو ایک زبردست جھٹکا لگا اور پھر کار توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح دانش منزل کے گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

کار آندھی اور طوفان کی طرح گیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ کار گیٹ سے جا ٹکراتی بلیک زیرو نے اچانک کار کا دروازہ کھولا اور کار سے باہر چھلانگ لگا دی۔ اس نے کار سے

چھلانگ لگاتے ہی قلابازی کھائی اور پھر جمناسٹک کا مظاہرہ کرتے ہوئے سڑک پر دور تک قلابازیاں کھاتا چلا گیا۔ اسی لمحے کار آندھی اور طوفان کی طرح سیدھی دانش منزل کے گیٹ سے ٹکرائی۔ ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور کار فولادی گیٹ کو توڑتی ہوئی اندر گھس گئی۔ فولادی گیٹ سے ٹکرا کر کار چرمرا ہو کر رہ گئی تھی۔ وہ جیسے ہی گیٹ توڑ کر عمارت میں گھسی اسی لمحے گیٹ کے عقبی طرف چھپی ہوئی آٹومیٹک گنوں کے دہانے کھل گئے اور فضا مشین گنوں کی تیز اور خوفناک تڑتڑاہٹ سے بری طرح سے گونج اٹھی۔ کار پر مسلسل اور نہایت خوفناک فائرنگ ہو رہی تھی جس سے کار کا ٹوٹا پھوٹا ڈھانچہ چھلنی ہو کر ادھر ادھر ناچتا پھر رہا تھا۔

پندرہ منٹ تک کار پر مسلسل فائرنگ ہوتی رہی پھر گنیں یکلخت خاموش ہو گئیں۔ اس اثناء میں بلیک زیرو اٹھ کھڑا ہوا تھا اور پھر وہ تیزی سے دانش منزل کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ اس نے بھاگتے بھاگتے ایک اونچی چھلانگ لگائی اور پھر کسی پرندے کی طرح اڑتے ہوئے کار کے ٹوٹے پھوٹے اور گولیوں سے چھلنی ڈھانچے کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف زمین پر جا گرا۔ جیسے ہی وہ زمین پر گرا اسی لمحے خاموش ہونے والی مشین گنوں کے دہانے ایک بار پھر کھل گئے اور عین اس جگہ گولیاں برسنے لگیں جہاں بلیک زیرو گرا تھا لیکن بلیک زیرو نے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے تڑپ کر ایک بار پھر چھلانگ لگا دی تھی اور ہاتھوں اور پیروں کے بل قلابازیاں کھاتا ہوا نہایت تیزی سے

رہائشی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مشین گنوں سے نکلنے والی گولیاں تڑتڑا اس کے ارد گرد پڑ رہی تھی جن سے زمین بری طرح سے ادھڑتی جا رہی تھی لیکن بلیک زیرو جمناسٹک کا بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے رہائشی حصے کے قریب پہنچ گیا تھا اور پھر اس نے اچانک ایک لانگ جمپ لگایا اور اڑتا ہوا سیدھا دالان میں جا پڑا۔

دالان میں گرتے ہی وہ تیزی سے وہاں موجود ایک بڑے ستون کی آڑ میں ہو گیا تھا کیونکہ اس طرف سے بھی اچانک تیز اور خوفناک فائرنگ ہونا شروع ہو گئی تھی۔ جیسے ہی بلیک زیرو ستون کی آڑ میں ہوا چاروں طرف سے برسنے والی گولیوں کا سلسلہ یکدم رک گیا۔ دالان زیادہ بڑا نہیں تھا اس کے آگے چھوٹا سا صحن تھا جس کے فرش پر شطرنج کی بساط کی طرح سیاہ اور سفید ٹائلیں لگی ہوئی تھیں۔ صحن کے سامنے ایک راہداری تھی جس سے گزر کر بلیک زیرو کو آگے موجود کمرے اور پھر آپریشن روم میں جانا تھا۔ لیکن وہاں تک پہنچنے کے لئے ابھی بلیک زیرو کو کئی خوفناک مرحلوں سے گزرنا تھا۔ یہ تمام حفاظتی انتظامات اس نے اور عمران نے بنا رکھے تھے تاکہ کسی بھی صورت میں کوئی غلط آدمی دانش منزل میں داخل نہ ہو سکے۔ ماسٹر کاسزو نے دانش منزل پر قبضہ کر کے اس کے کمپیوٹرائزڈ سسٹم کو تبدیل کیا تھا اور ان کے کوڈ تبدیل کر دیئے تھے مگر حفاظتی انتظامات وہی تھے جو عمران اور بلیک زیرو نے وہاں بنا رکھے تھے۔

دالان اور صحن تک جانے کا پندرہ فٹ کا راستہ تھا اور بلیک زیرو

جانتا تھا کہ اس راستے پر سپر ریڈ ریز کا جال بچھا ہوا ہے۔ وہ ریز نظر تو نہیں آتی تھی مگر اس چھوٹے سے راستے سے جو بھی گزرنے کی کوشش کرتا ریڈ ریز اس کے جسم کے ٹکڑے کر ڈالتی تھیں اور ان ریز کا جال چھت سے لے کر فرش تک پھیلا ہوا تھا۔ اس راستے سے گزرے بغیر کوئی صحن تک نہیں جا سکتا تھا اور نہ ہی کسی طرح ان ریز کو وہاں سے ختم کیا جا سکتا تھا۔ ان تمام حفاظتی نظام کو آپریشن روم سے کنٹرول کیا جاتا تھا یا پھر گیٹ کے باہر موجود کیبن کے خفیہ کنٹرول پینل سے جسے بلیک زیرو پہلے ہی چیک کر چکا تھا۔ ماسٹر کاسٹرو نے اس کے بنیادی کوڈ بدل دیئے تھے جس کی وجہ سے بلیک زیرو ان تمام راستوں کو کلیئر نہیں کر پایا تھا اور اب اسے ان خطرناک مرحلوں سے گزرنا پڑ رہا تھا۔ جہاں قدم قدم پر موت بچھی ہوئی تھی۔

بلیک زیرو نے جیب سے ایک سیاہ چشمہ نکال کر آنکھوں پر لگا لیا۔ اس چشمے کو وہ کوٹھی کے مین آپریشن روم سے لایا تھا۔ چشمہ آنکھوں پر لگا کر اس نے فریم کی سائیڈ پر لگے ایک چھوٹے سے بٹن کو پریس کرنا شروع کر دیا۔ وہ دالان اور صحن کے درمیان راستے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے جیسے ہی دو تین بار بٹن کو پریس کیا اچانک اسے اس راستے پر ریڈ ریز کا جال دکھائی دینے لگا۔

سرخ رنگ کی باریک لکیریں ایک دیوار سے نکل کر دوسری دیوار پر پڑ رہی تھیں۔ ان ریز کا ایک دوسرے سے درمیانی فاصلہ ایک ڈیڑھ فٹ کا تھا اور وہ اوپر سے لے کر نیچے تک پھیلی ہوئی تھیں۔

بلیک زیرو نے جیب سے ایک پین نکال کر ایک ریز سے ٹچ کیا تو پن کا اگلا حصہ یکلخت کٹ کر نیچے جا گرا۔

ایک ریڈ ریز کی لکیر ستون کے بالکل ساتھ سے گزر رہی تھی۔ بلیک زیرو نے ستون کی آڑ سے نکل کر سر نیچے کیا اور اس لکیر کی دوسری طرف آ گیا۔ دوسری سرخ لکیر اس کے پیروں کے پاس تھی جسے بلیک زیرو نے ایک کے بعد ایک پیر اٹھا کر عبور کیا تھا۔ تیسری لکیر درمیان میں تھی۔ بلیک زیرو جھکا اور اس لکیر کے نیچے سے نکل کر دوسری طرف آ گیا۔ سامنے اسی طرح کوئی سرخ لکیر اوپر تھی تو کوئی نیچے، کوئی آڑھے انداز میں ایک دیوار سے نکل کر دوسری دیوار پر پڑ رہی تھی اور کوئی ترچھی ہو کر چھت کی طرف جا رہی تھی۔ پہلی تین سرخ لکیروں سے تو بلیک زیرو نے آسانی سے خود کو بچا لیا تھا مگر آگے موجود لکیروں سے وہ جھک کر یا چھلانگ لگا کر عبور نہیں کر سکتا تھا۔ بلیک زیرو ان لکیروں کو چند لمحے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے جسم کو جھکولا دیا اور دونوں پیروں کو پنکھے کی طرح نیم دائرے کی طرح گردش دیتے ہوئے وہ درمیانی لکیروں کے بیچ سے نکل گیا اور پھر اس نے تین لکیروں کو پانی میں چھلانگ لگانے والے انداز میں پار کیا۔ اس کے بعد وہ جمناسٹک کا مظاہرہ کرتا ہوا اور ہاتھوں اور پیروں کے بل چھلانگیں لگاتا ہوا ان خطرناک ریز کے درمیان سے نکلتا چلا گیا۔ ان خطرناک ریڈ ریز سے وہ اپنی ہمت، پھرتی اور جمناسٹک کے بہترین علم کی وجہ سے بچ نکلا تھا۔ اگر اس کے جسم کا کوئی بھی حصہ ان ریز سے چھو جاتا تو وہ

حصہ اس طرح کٹ جاتا جیسے تار سے صابن کٹتا ہے۔

اب بلیک زیرو صحن کے قریب تھا جہاں فرش پر سیاہ اور سفید ٹائلیں شطرنج کی بساط کی طرح لگی ہوئی تھیں۔ ان ٹائلوں کے نیچے انتہائی طاقتور اور خوفناک بم تھے جن پر پیر رکھتے ہی انسان کا جسم ٹکڑے ہو کر بکھر سکتا تھا۔ بلیک زیرو غور سے چند لمحے ان ٹائلوں کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے ایک سفید ٹائل پر پیر رکھ دیا اور اچھل کر اس پر آگیا۔ جیسے ہی اس نے سفید ٹائل پر پیر رکھا سفید ٹائل کا رنگ یکلخت سبز ہو گیا۔ جیسے اس کے نیچے سبز بلب یکدم روشن ہو گئے ہوں۔ بلیک زیرو نے اگلی دو ٹائلوں کو چھوڑ کر تیسری سیاہ ٹائل پر چھلانگ لگا دی۔ اس ٹائل کا رنگ بھی سبز ہو گیا تھا۔ اسی طرح بلیک زیرو نے پھر تین ٹائلوں کو چھوڑا اور آگے سفید ٹائل پر آگیا۔ اس عجیب و غریب اور خطرناک راستے سے گزرتے ہوئے بلیک زیرو کو قدم قدم پر شدید احتیاط برتنا پڑ رہی تھی۔ صحن کا یہ حفاظتی نظام عمران نے ہی ترتیب دیا تھا۔

ان جان لیوا اور خطرناک ترین مراحل سے گزر کر بلیک زیرو راہداری کے سرے پر آگیا۔ راہداری کا دروازہ کھلا تھا اور سامنے دور تک جاتا ہوا راستہ بالکل صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس راستے کے اختتام پر آپریشن روم کا دروازہ تھا جس پر دور سے ہی فولادی چادر گری ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

بلیک زیرو نے راہداری کے کنارے پر کھڑے ہو کر جیب سے

ایک ریوالور نکال کر راہداری میں پھینک دیا۔ ریوالور جیسے ہی نیچے گرا دوسرے ہی لمحے ایک شعلہ سا لپکا اور ریوالور موم کی طرح پگھل گیا۔

"واہ عمران صاحب، ایسا لگ رہا ہے جیسے میں پرانے دور کا شہزادہ ہوں اور کسی بادشاہ کی بیٹی کو کسی جادوگر کے چنگل سے چھڑانے کے لئے نکلا ہوا ہوں اور اس شہزادی کو میں اس جادوگر کو ہلاک کر کے ہی چھڑا سکتا ہوں۔ جس کے لئے جادوگر کے طلسمات کو پار کرنے کے لئے اس کے خفیہ تہہ خانے میں جانا ہوگا اور وہاں جا کر کسی طوطے کی گردن مروڑنا ہوگی"۔ بلیک زیرو نے دھیرے سے مسکرا کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

راہداری تقریباً تیس فٹ طویل اور چھ فٹ چوڑی تھی اور بلیک زیرو جانتا تھا کہ اس نے اگر راہداری میں قدم رکھنے کی کوشش کی تو اس کا حشر بھی بالکل ایسا ہی ہوگا جیسے ریوالور کا ہوا تھا۔ اس راہداری کا فرش فولاد اور ایک خاص کیمیکل سے بنایا گیا تھا۔ جس کے نیچے اٹیمک ہیٹر جل اٹھے تھے۔ ان ہیٹروں کی وجہ سے فرش کا وہ حصہ جس سے کوئی چیز ٹکرائی، ہو ایک لمحہ میں اس قدر ہیٹ اپ ہو جاتا تھا کہ وہ چیز موم کی طرح پگھل جاتی تھی مگر دوسرے لمحے فرش کا وہ حصہ دوبارہ نارمل ہو جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ریوالور فرش پر گرتے ہی موم کی طرح پگھل گیا تھا۔

بلیک زیرو نے پیروں سے جوتے اتارے پھر اس نے دائیں طرف

کی دیوار کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر لگا دیئے اور پھر اس نے اپنے دونوں پیر بائیں طرف کی دیوار کے ساتھ لگا دیئے ۔ دونوں دیواروں کا درمیانی فاصلہ چھ فٹ کا تھا جبکہ بلیک زیرو کا قد چھ فٹ سے زیادہ تھا مگر اس نے گھٹنے موڑ کر اپنا بیلنس کر لیا تھا اور پھر اس نے دونوں دیواروں کے سہارے سے ہاتھوں اور پیروں کے بل آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ چکنی دیواروں پر اس کے ہاتھ اور پیر بار بار پھسل رہے تھے مگر اس نے خود کو سنبھالا ہوا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ پھسل کر فرش پر گر پڑا تو اس کا کیا حشر ہو سکتا ہے۔

ہاتھوں اور پیروں کے بل آگے بڑھنے کی وجہ سے اور ہوا میں لٹکنے کی وجہ سے اسے شدید دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا مگر اس خطرناک راہداری کو عبور کرنے کا اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ وہ پھسلتا رہا اور خود کو سنبھالتا رہا پھر آدھے گھنٹے کی شدید مشقت کے بعد وہ آخرکار راہداری کے دوسرے سرے پر آ گیا۔ دوسری طرف آتے ہی اس نے جسم کو موڑ کر قلابازی کھائی اور پیروں کے بل آپریشن روم کے دروازے کے پاس کھڑا ہو گیا اور یوں گہرے گہرے سانس لینے لگا جیسے میلوں دوڑ لگا کر آیا ہو۔ راہداری میں گرمی نہیں تھی مگر جس طرح بلیک زیرو نے اس راہداری کو کراس کیا تھا اس کا سارا جسم پسینے سے بھیگ گیا تھا۔ وہ چند لمحے سستاتا رہا پھر اس نے فولادی دروازے کی سائیڈ میں دیوار پر ایک مخصوص جگہ پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا اور پھر اس نے ایک جگہ ہتھیلی کا دباؤ ڈالا تو آپریشن روم کے

دروازے پر گری ہوئی فولادی چادر ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ سائیڈ کی دیوار میں گھستی چلی گئی۔ فولادی چادر کو ہٹتے دیکھ کر بلیک زیرو نے سکون کا سانس لیا اور دروازے کا ہینڈل پکڑ کر اسے گھمایا تو دروازہ بھی آسانی سے کھل گیا۔ بلیک زیرو تھکے تھکے انداز میں آپریشن روم میں داخل ہو گیا اور پھر دھم سے اپنی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ ان جان لیوا اور انتہائی خطرناک مراحل کو عبور کر کے آخرکار وہ آپریشن روم میں داخل ہونے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا۔ اس کی جگہ اگر کوئی اور ہوتا تو شاید وہ پہلے ہی مرحلے میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا مگر وہ بلیک زیرو تھا عمران کا نائب جس میں جوانمردی، حوصلہ اور ہر قسم کے خطرے سے نپٹنے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود تھی۔ جو اس کی کامیابی کی ضمانت تھی۔

عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا کرسی پر بیٹھا ہوا نقاب پوش ایکسٹو جو اصل میں سلیمان تھا جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم احمق، تم نے آنے میں اتنی دیر کیوں لگا دی تھی"۔ عمران نے اس کی جانب تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں نے آنے میں کوئی دیر نہیں لگائی تھی۔ وہ باہر شب دیجور کی ناخلف اولاد موجود تھی۔ اس نے مجھے باہر روک لیا تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ مجھے آپ نے فون کر کے بلایا ہے تب کہیں جا کر اس نے میری جان چھوڑی تھی اور پھر جب میں اندر آیا تو یہاں ایک اور ایکسٹو صاحب تشریف فرما تھے۔ سیکرٹ سروس کے ممبروں، آپ کو اور ایکسٹو کو دیکھ کر میں بوکھلا گیا تھا جس کی وجہ سے میں فوری طور پر وہاں سے نکل گیا اور سیدھا آپریشن روم میں آ گیا تھا۔ میں پریشان ہو رہا تھا کہ جب طاہر صاحب ایکسٹو کے روپ میں وہاں پہلے سے موجود

ہیں تو پھر آپ نے مجھے ایکسٹو بن کر یہاں آنے کے لئے کیوں کہا تھا۔ دو دو بلکہ تین تین ایکسٹوؤں کی وجہ سے عجیب و غریب صورتحال ہو گئی تھی۔ میں آپریشن روم میں آ کر میٹنگ روم کا منظر دیکھنے لگا کہ میری آمد کی وجہ سے وہاں کیا سچوئیشن رونما ہوئی ہے۔ جب میں نے ایکسٹو اور آپ کی باتیں سنیں تو مجھے یقین آ گیا کہ ایکسٹو کے روپ میں طاہر صاحب کی جگہ کوئی اور ہے اور پھر اس نے جب آپ کے ساتھ جنگ کی اور آپ کو مارنے کی کوشش کی تو میں پریشان ہو گیا۔ اپنی دانست اور آپ کی بتائی ہوئی چند باتوں سے میں نے ماحول کو سنبھال لیا تھا"۔ سلیمان نے چہرے سے نقاب اتارتے ہوئے جلدی جلدی سے کہا۔

"ہونہہ۔ ماسٹر کاسزو میری توقع سے زیادہ خطرناک ثابت ہو رہا ہے۔ تم اگر سچوئیشن ہینڈل نہ کرتے تو اس بدبخت نے پوری طرح سے سارے ممبروں کو اپنے جال میں پھنسا لیا تھا"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب یہ ماسٹر کاسزو کون ہے اور اس نے ایکسٹو کا روپ کیوں دھار رکھا ہے۔ کیا وہ جانتا ہے کہ اصل ایکسٹو کون ہے اور طاہر صاحب کہاں ہیں"۔ سلیمان نے حیرانی کے عالم میں پوچھا تو عمران نے اسے مختصر طور پر تفصیل بتا دی۔ جسے سن کر سلیمان کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ جوزف کے ساتھ زیرو ہاؤس کی طرف آتے ہوئے عمران نے سلیمان کو فون کیا تھا اور اسے مختصر

صورتحال بتا کر ایکسٹو کے روپ میں زیرو ہاؤس میں آنے کی ہدایات دی تھیں۔

"اوہ، پھر تو واقعی ماسٹر کاسٹرڈ بے حد خطرناک انسان ہے۔ یہ تو شکر ہے اس نے کسی کے سامنے آپ کی اصلیت نہیں کھول دی ورنہ غضب ہو جاتا"۔ سلیمان نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"بلیک زیرو اور مجھے ہلاک کر کے وہ خود ہمیشہ کے لئے ایکسٹو بنا رہنا چاہتا تھا۔ دانش منزل میں موجود حکومتی راز حاصل کر کے اور اہم مقامات پر اپنا تسلط جما کر وہ حکومت کا تختہ الٹنا چاہتا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ بڑے خطرناک ارادے تھے اس کے"۔ سلیمان کے منہ سے نکلا۔

"ہاں، وہ ایکسٹو کے ساتھ ساتھ پاکیشیا کا بھی دشمن بن گیا تھا"۔ عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"تو پھر ایسے خطرناک انسان کو زندہ چھوڑنا نادانی ہو گی"۔ سلیمان نے کہا۔

"اس بدبخت کی موت ضروری ہے مگر پہلے اس سے مجھے بلیک زیرو کے بارے میں پوچھنا ہے۔ اس نے نجانے اس کا کیا حال کیا ہو گا۔ وہ زندہ بھی ہے یا نہیں"۔ عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"خدا کرے وہ زندہ ہوں"۔ سلیمان کے منہ سے بے اختیار دعا نکلی۔

"خدا کرے"۔ عمران کے منہ سے نکلا پھر اس نے ایک مشین کا بٹن دبا کر ایک خانے سے ایک مائیک نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"جوزف"۔ عمران نے مائیک میں جوزف کو پکارا۔

"یس باس"۔ باہر سے جوزف کی آواز ایک سپیکر میں سنائی دی۔

"تہہ خانے میں جاؤ اور نقاب پوش کو اٹھا کر ایک کرسی پر جکڑ دو۔ میں اس سے کچھ پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔ اس وقت وہ حد سے زیادہ سنجیدہ تھا۔

"او کے باس"۔ جوزف کی آواز سنائی دی اور عمران نے مائیک بند کر کے واپس خانے میں رکھ دیا۔

"میں نے اسے تہہ خانے میں پھینک کر اور وہاں فائم گیس چھوڑ کر بے ہوش کر دیا تھا"۔ سلیمان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے ٹیلی فون اپنی جانب کھسکایا اور چند نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس"۔ دوسری طرف سے ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"عمران بات کر رہا ہوں۔ میری ڈاکٹر فاروقی سے بات کراؤ"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"یس سر، ایک منٹ ہولڈ کیجئے سر"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد عمران کو ڈاکٹر فاروقی کی تھکی تھکی اور پریشان زدہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر فاروقی بول رہا ہوں"۔ ڈاکٹر فاروقی نے کہا۔

"کیا بات ہے ڈاکٹر فاروقی، کیا ساری رات جاگتے رہے ہیں آپ۔ بڑے تھکے تھکے انداز میں بول رہے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب، آپ کہاں ہیں۔ میں نے آپ کو ہر جگہ فون کیا تھا لیکن کسی طرح آپ سے رابطہ ہی نہیں ہو رہا تھا"۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر فاروقی نے کہا۔ ان کے لہجے میں پریشانی کا عنصر تھا۔

"کیوں، خیریت کوئی خاص بات تھی کیا"۔ عمران نے حیرانی سے کہا۔

"عمران صاحب آپ جس شوگرانی کو میرے پاس چھوڑ گئے تھے اسے اغوا کر لیا گیا ہے"۔ ڈاکٹر فاروقی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ کیسے۔ آپ کے ہسپتال سے کسی کو کون اور کیسے اغوا کر سکتا ہے اور آپ تو کہہ رہے تھے کہ اس کی حالت بے حد نازک ہے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے میں نے اس کا کئی گھنٹے آپریشن کیا تھا اور میں اس کی جان بچا لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس کا آپریشن کر کے میں بے حد تھک گیا تھا۔ میں اس شوگرانی کو اپنے دو نئے اسسٹنٹ کے حوالے کر کے گھر چلا گیا تھا۔ جہاں مجھے اطلاع ملی کہ شوگرانی اپنے کمرے میں موجود نہیں ہے اور اس کمرے میں میرے دونوں اسسٹنٹ بے ہوش پڑے ہیں۔ میں فوری طور پر ہسپتال

واپس پہنچا تو اس وقت میرے دونوں اسسٹنٹ کو ہوش آ چکا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ہسپتال کی کینٹین میں چائے پی رہے تھے کہ وہاں دو سرکاری اہلکار آئے اور انہوں نے ان سے کہا کہ وہ اس شوگرانی جس کا نام شی کاؤ ہے کو دیکھنے کے لئے آئے ہیں۔ انہوں نے ان دونوں ڈاکٹروں کو شوگرانی سفارت خانے کا اجازت نامہ بھی دکھایا تھا جس کی وجہ سے وہ ان دونوں کو شوگرانی کے کمرے میں لے جانے پر مجبور ہو گئے تھے اور پھر وہ جیسے ہی شوگرانی کے کمرے میں داخل ہوئے اچانک ان دونوں نے ڈاکٹروں کے سروں پر کچھ مار کر انہیں بے ہوش کر دیا۔

دوسری طرف ہسپتال کے کچھ لوگوں نے میرے دونوں اسسٹنٹ کو ہی اس مریض کو ہسپتال سے باہر لے جاتے اور ایک ایمبولینس میں ڈالتے دیکھا تھا۔ ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ وہ اس مریض کو میری ہدایات پر ملٹری ہسپتال لے جا رہے ہیں۔ وہ دونوں مجرم تھے اور انہوں نے میرے ساتھیوں کا میک اپ کر رکھا تھا۔ جس کی وجہ سے ہسپتال کا عملہ انہیں پہچان نہیں پایا تھا۔ بعد میں خاکروب اس کمرے کی صفائی کے لئے اندر گیا تو انہیں وہ دونوں ڈاکٹر کمرے میں بے ہوش پڑے ملے تھے"۔ ڈاکٹر فاروقی نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس شوگرانی کی حالت کیسی تھی"۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے آپریشن کر کے اس کے تمام فریکچرز ٹھیک کر دیئے تھے۔ دو تین ماہ اگر اسے ریسٹ مل جائے تو وہ چلنے پھرنے کے قابل ہو سکتا تھا"۔ ڈاکٹر فاروقی نے جواب دیا۔

"وہ جو کوئی بھی تھے یقینی طور پر اس شوگرانی تھاڈشی کاؤ کے ساتھی ہوں گے۔ وہ بڑی ہوشیاری سے شی کاؤ کو ہسپتال سے اغوا کر کے لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ اس شوگرانی کے ساتھیوں کو ہسپتال کے بارے میں کیسے معلوم ہوا"۔ عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے جس وقت آپ کو اور اس شوگرانی کو جوزف ہسپتال لایا تھا اس وقت کوئی اس کے پیچھے رہا ہو"۔ ڈاکٹر فاروقی نے اپنا خیال پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ممکن ہے۔ بہرحال آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ لوگ جو کوئی بھی تھے ان کے بارے میں پتہ چل جائے گا۔ آپ آرام کریں"۔ عمران نے کہا اور اس نے کریڈل دبا کر فون بند کر دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔ دوسری طرف سے پھر اسی ہسپتال کے ٹیلی فون آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"مانیٹر روم میں بات کراؤ"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔ دوسری طرف سے آپریٹر نے عمران کی آواز پہچان کر

مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر چند لمحوں بعد عمران کو ایک اور آواز سنائی دی۔

"یس، زیدی بول رہا ہوں"۔

"زیدی، عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے بدستور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی عمران صاحب فرمایئے"۔ زیدی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں کمرہ نمبر چھتیس کی مانیٹرنگ کی ہدایات دی تھیں۔ کیا تم نے اس کمرے کی فلم تیار کی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"عمران صاحب چند فنی خرابیوں کی وجہ سے کنٹرول روم کے تقریباً سبھی مانیٹر بند پڑے ہیں ڈیک پلے نہ ہونے کی وجہ سے میں ہسپتال میں ہونے والے واقعات پر نظر رکھنے سے قاصر ہوں۔ اگر مانیٹر ورک کر رہے ہوتے تو شاید ہسپتال میں یہ ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آتا۔ میرا مطلب ہے مجرم اس شوگرانی کو آسانی سے اغوا نہ کر پاتے۔ لیکن بہرحال اس کمرے کے ساتھ ساتھ سارے ہسپتال کی فلم البتہ ریکارڈ میں تیار ہو چکی ہے۔ جو میرے پاس محفوظ ہے"۔ زیدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم اس شوگرانی والے سارے واقعے کی فلم کو جلد سے جلد ایڈٹ کر دو میں اپنے ایک آدمی کو تمہارے پاس بھیج کر اس فلم کو منگوا لوں گا"۔ عمران نے کہا۔

"او کے سر"۔ زیدی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور عمران نے

فون بند کر دیا۔

"عمران صاحب میں آپ کو ایک بات بتانا بھول گیا تھا"۔ عمران کو فون بند کرتے دیکھ کر سلیمان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا"۔ عمران نے پوچھا۔

"ماسٹر کاسٹرو کے ساتھیوں نے زیرو ہاؤس کی چھت پر ایک چھوٹا سا میزائل فائر کیا تھا"۔ سلیمان نے کہا۔

"میزائل"۔ عمران نے چونک کر کہا اور پھر وہ تیزی سے اٹھا اور ایک مشین آن کر کے اس کے بٹن آن کرنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں مشین پر لگی ایک چھوٹی سی سکرین آن ہو گئی اور اس پر زیرو ہاؤس کی چھت کا منظر دکھائی دینے لگا۔ جہاں ایک جگہ لوہے کے چند ٹکڑے بکھرے پڑے تھے۔

"یہ میزائل نہیں ایون ایون تھری ہے۔ ان لوگوں نے زیرو ہاؤس کو اندر سے دیکھنے کے لئے ایون ایون تھری فائر کیا ہو گا مگر ان بے چاروں کو کیا معلوم زیرو ہاؤس میں دنیا کا ہر ہتھیار زیرو ہو جاتا ہے۔ ایون ایون تھری چھت پر گرتے ہی ناکارہ ہو گیا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر ٹھیک ہے"۔ سلیمان نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم جولیا اور دوسرے ساتھیوں پر نظر رکھو۔ وہ ماسٹر کاسٹرو کے ساتھیوں پر حملہ کرنے گئے ہیں۔ میں ذرا اس نقلی ایکسٹو کو دیکھ

لوں"۔ عمران نے کہا تو سلیمان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران آپریشن روم سے باہر نکلا اور پھر خفیہ راستوں سے ہوتا ہوا وہ تہہ خانے میں آ گیا جہاں جوزف نے ایک کرسی پر نقاب پوش کو جکڑ رکھا تھا۔ نقاب پوش بدستور بے ہوش تھا اور جوزف نقاب پوش کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔

عمران نے وہاں موجود ایک الماری کھول کر اس میں سے ایک مشین پسٹل نکالا اور اس کا میگزین کھول کر اس میں موجود گولیاں نکالنے لگا۔ مشین پسٹل سے اس نے تمام گولیاں نکال کر الماری کے ایک خانے میں رکھیں اور الماری کا ایک اور خانہ کھول کر اس میں موجود گولیاں نکال کر میگزین میں بھرنے لگا۔ پھر اس نے میگزین مشین پسٹل میں فٹ کیا اور مشین پسٹل کو ایک میز پر رکھ دیا اور واپس نقاب پوش کے پاس آ کر اس کا نقاب اتار دیا کیونکہ جوزف نے اس کا نقاب ابھی تک نہیں اتارا تھا۔

نقاب پوش نے بلیک زیرو کا میک اپ کر رکھا تھا۔ عمران غور سے اس کا میک اپ دیکھنے لگا۔

"اوہ، کولی کون کیمیکلز۔ یہ میک اپ تو کولی کون کیمیکلز سے کیا گیا ہے جس کو صاف کرنے کا ابھی تک کوئی کیمیکل دریافت نہیں ہوا"۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جوزف"۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"۔ جوزف نے مستعد لہجے میں کہا۔

"اسے ہوش میں لاؤ"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"۔ جوزف نے کہا اور ماسٹر کاسٹرو کے سامنے آگیا۔ وہ ماسٹر کاسٹرو کا ناک اور منہ دبا کر اپنے مخصوص طریقے سے اسے ہوش دلانا چاہتا تھا مگر اس سے پہلے کہ جوزف اپنے طریقے پر عمل کرتا اسی لمحے ماسٹر کاسٹرو نے ایک کراہ لی اور اس نے یکدم آنکھیں کھول دیں۔

"یہ تو خود ہی ہوش میں آگیا ہے باس"۔ جوزف نے ماسٹر کاسٹرو کو ہوش میں آتے دیکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے پیچھے ہٹ جاؤ"۔ عمران نے کہا۔ جوزف پیچھے ہٹا تو عمران نے ایک کرسی اٹھائی اور ماسٹر کاسٹرو کے سامنے بیٹھ کر غور سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ ماسٹر کاسٹرو ہوش میں آکر اور زور سے سر جھٹک رہا تھا۔ جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے ہوش میں آنے کے باوجود اندھیرا ہو اور وہ اس اندھیرے کو سر جھٹک جھٹک کر دور کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

فریگن اس وقت ایک نہایت خوبصورت سازوسامان سے آراستہ کمرے کے ایک بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔ اس نے اپنا سر ایک گول تکیئے پر ٹکا رکھا تھا اور اپنے سامنے پڑے ٹی وی پر ایک فلم دیکھنے میں مصروف تھا۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک چھریرے بدن کا نوجوان کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے سادہ سا لباس پہن رکھا تھا اور دیکھنے میں وہ کوئی ملازم لگ رہا تھا۔

"جناب میگ آگیا ہے"۔ ملازم نے فریگن سے مخاطب ہو کر نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹی وی بند کر دو اور اسے اندر بھیج دو"۔ فریگن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ملازم نے جواب میں اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ کر اس نے ٹی وی آف کر دیا اور پھر وہ کمرے سے باہر

نکل گیا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک خوش شکل غیر ملکی اندر آ گیا۔ اس نے فریگن کو نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"آؤ میگ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"۔ فریگن نے آنے والے نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اب آپ کی طبیعت کیسی ہے چیف"۔ میگ نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"خود کو پہلے سے کافی بہتر محسوس کر رہا ہوں۔ تم بتاؤ مجھے اس ہسپتال سے نکالنے میں تمہیں اور تمہارے آدمیوں کو کوئی دشواری تو نہیں ہوئی"۔ فریگن نے کہا۔

"دشواری کیسی چیف۔ سارگن نے ہسپتال کی لوکیشن بتا دی تھی۔ میں نے اس ہسپتال کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ وہ کوئی پرائیویٹ ہسپتال ہے جہاں خاص اور اہم لوگوں کو علاج کے لئے لایا جاتا ہے۔ عام لوگوں کا اس ہسپتال میں داخلہ ناممکن تھا۔ میں نے فوری طور پر اپنے سفارت خانے فون کیا اور وہاں موجود اپنے خاص آدمیوں سے رابطہ کیا اور ان سے ہسپتال میں داخل ہونے اور ایک مریض سے ملنے کا اجازت نامہ بنوایا اور پھر میں اور میرا ایک ساتھی اس ہسپتال میں چلے گئے۔ ہسپتال میں جا کر ہم نے آپ کے بتائے ہوئے دونوں ڈاکٹروں کو ایک کینٹین میں تلاش کیا اور انہیں اتھارٹی لیٹر دکھا کر آپ سے ملنے کی فرمائش کی۔

اتھارٹی لیٹر کی وجہ سے وہ دونوں ہمیں اس کمرے میں لے گئے جہاں آپ موجود تھے۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی ہم نے ان دونوں کو بے ہوش کیا اور وہیں ہم نے ان دونوں ڈاکٹروں کا میک اپ کر لیا۔ میک اپ کا سامان ہم اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ ہم نے ان دونوں ڈاکٹروں کے لباس بھی پہن لئے تھے۔ ان دونوں ڈاکٹروں کا روپ دھار کر ہم آپ کو وہاں سے آسانی سے نکال لانے میں کامیاب ہو گئے۔ ہسپتال کے عملے کو ہم نے بتا دیا تھا کہ ڈاکٹر فاروقی جو اس سارے ہسپتال کا انچارج تھا اس مریض کو ملٹری ہسپتال میں منتقل کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہسپتال کے باہر ہماری لائی ہوئی ایک ایمبولینس موجود تھی جس میں ڈال کر ہم آپ کو وہاں سے نکال لے جانے میں کامیاب ہو گئے"۔ میگ نے فریگن کو ساری تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ کسی کو تم پر شک تو نہیں ہوا تھا"۔ فریگن نے کہا۔

"نہیں چیف۔ آپ تو جانتے ہیں ریگال میک اپ کرنے کا ایکسپرٹ ہے۔ اس نے ایسا کمال کا میک اپ کیا تھا کہ کسی کو بھی ہم پر معمولی سا بھی شبہ نہیں ہوا تھا"۔ میگ نے جواب دیا۔

"راستے میں تعاقب کا بھی خیال رکھا تھا تم نے"۔ فریگن نے پوچھا۔

"ہم نے ہر طرح کی احتیاط برتی تھی چیف۔ آپ کو یہاں کئی گاڑیاں بدل کر اور مختلف راستوں سے لایا گیا ہے"۔ میگ نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ بتاؤ یہ کون سی جگہ ہے"۔ فریگن نے پوچھا تو میگ اسے اس جگہ کے بارے میں بتانے لگا۔ جس کے بارے میں سن کر فریگن کے چہرے پر اطمینان آگیا۔

"اچھا اب سنو تمہیں اپنے گروپ کو متحرک کرنا ہے۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کا خاتمہ چاہتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھے اب ہر صورت میں ماسٹر کاسڑو کا بھی خاتمہ چاہئے۔ اس جیسے خطرناک انسان کا زندہ رہنا میرے لئے مصیبت کا باعث بن سکتا ہے۔ تم اپنے آدمیوں کو ہر طرف پھیلا دو اور جس پر معمولی سا بھی شک ہو اسے موقع دیئے بغیر ایک لمحے میں ہلاک کر دو۔ تمہارا گروپ بھی بے حد بڑا ہے اور تمہارے پاس اسلحے کی بھی کوئی کمی نہیں ہے"۔ فریگن نے میگ کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں آپ کے پاس جو معلومات ہیں وہ آپ مجھے بتا دیں۔ میرا بلیک گروپ ان سب کو ٹھکانے لگا دے گا۔ رہی بات ماسٹر کاسڑو کی تو میں اسے اچھی طرح سے جانتا اور پہچانتا ہوں۔ اس کو میں خود ٹریس کر لوں گا اور اسے ہلاک کرنا بھی میرے لئے مشکل نہیں ہوگا۔ وہ میرا یونیورسٹی کے زمانے کا دوست رہ چکا ہے۔ میں اس سے مل کر اسے نفسیاتی موت ماروں گا"۔ میگ نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہے بہرحال مجھے ان سب کی ہلاکتوں کی رپورٹ ملنی چاہئے۔ میں یہاں ہر حال میں اپنا مشن مکمل کرنا چاہتا ہوں۔ میری

اس وقت جو پوزیشن ہے اس کی وجہ سے میں خود کسی کے مقابلے پر نہیں آسکتا ورنہ علی عمران کیا اور ماسٹر کاسڑو کیا ان دونوں کو میں مچھروں کی طرح مسل سکتا ہوں"۔ فریگن نے کہا اور پھر اس نے علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں میگ کو تفصیلاً بتانا شروع کر دیا۔ اس نے میگ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کے حلیئے بھی بتا دیئے تھے۔

"ٹھیک ہے چیف۔ اب آپ سارا کام مجھ پر چھوڑ کر آرام کریں۔ میں ان سب کو ہلاک کر دوں گا۔ ان سب کو ہلاک کرنے کے لئے مجھے چاہے پاکیشیا کے دارالحکومت کو ہی راکھ کا ڈھیر نہ بنانا پڑے میں بناؤں گا۔ ان لوگوں کو میں کسی بھی صورت میں زندہ نہیں رہنے دوں گا۔ یہ میرا آپ سے وعدہ ہے اور آپ جانتے ہیں کہ میگ ایک بار جو وعدہ کر لے اسے ہر صورت میں پورا کرتا ہے"۔ میگ نے پراعتماد اور ٹھوس لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ مجھے تم سے اسی اعتماد کی توقع تھی"۔ فریگن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو چیف۔ میرے لائق کوئی اور خدمت ہو تو بتائیں"۔ میگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں فی الحال اتنا ہی کافی ہے"۔ فریگن نے کہا تو میگ نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"ٹھیک ہے اب تم جاؤ اور آج سے بلکہ ابھی سے اپنا کام شروع کر

دو"۔ فریگن نے کہا۔

"اوکے چیف"۔ میگ نے کہا اور پھر فریگن کو نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کر کے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ میگ کے جاتے ہی فریگن نے سکون کا سانس لیا۔ اس کے چہرے پر بلا کا اعتماد اور سکون تھا۔ اسے میگ اور اس کے بلیک گروپ کی صلاحیتوں پر پورا بھروسہ تھا اور اسے یقین تھا کہ میگ نے اس کے ساتھ جو وعدہ کیا ہے وہ ہر صورت میں اپنا وعدہ پورا کرے گا۔

★

"تت۔ تم۔ اور۔ یہ۔ یہ میں ...." پوری طرح ہوش میں آتے ہی ماسٹر کاسٹرو نے عمران کی جانب پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ خود کو کرسی پر رسیوں سے بری طرح جکڑے دیکھ کر اس کی تیوری پر بے شمار بل پڑ گئے تھے۔

"ہاں میں۔ کیوں مجھے دیکھ کر تمہارا خون کیوں خشک ہو گیا ہے"۔ عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"یہ تمہاری بھول ہے عمران۔ میں تم جیسوں سے ڈرنے والا نہیں ہوں"۔ ماسٹر کاسٹرو نے غرا کر کہا۔

"اچھا، تو تم کن جیسوں سے ڈرنے والے ہو۔ ان کے بارے میں بتا دو۔ میں انہی کو بلا لیتا ہوں"۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا تو ماسٹر کاسٹرو اس کی جانب خونخوار نظروں سے دیکھنا شروع ہو گیا۔

"فریگن کہاں ہے"۔ ماسٹر کاسٹرو نے عمران کی آنکھوں میں جھانکتے

ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔

"بلیک زیرو کہاں ہے"۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے اسی کے انداز میں پوچھا۔

"میں اسے ختم کر چکا ہوں"۔ ماسٹر کاسڑو نے کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ میرے آدمی آسانی سے مرنے والے نہیں ہیں اور وہ بھی تم جیسے مجرموں کے ہاتھوں تو کبھی نہیں"۔ عمران نے غرا کر کہا۔

"ہونہہ، تمہارے آدمی کیا ہیں اور ان کی کیا حیثیت ہے ان کے بارے میں میں جان گیا ہوں۔ رہی بات بلیک زیرو کی جو انسان مجھے اپنی اور تمہاری حقیقت بتا سکتا ہے اس کے سینے میں میرے لئے ایک گولی اتارنا کیا معنی رکھتا ہے"۔ ماسٹر کاسڑو نے تضحیک آمیز انداز میں کہا۔

"تو تم نے بلیک زیرو کو گولی مار دی ہے"۔ عمران نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے غضبناک لہجے میں کہا۔

"ہاں، گولی مار کر میں نے اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دی تھی اب وہاں سوائے اس کی راکھ کے اور کچھ باقی نہیں ہوگا"۔ ماسٹر کاسڑو نے بے خوف انداز میں کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ماسٹر کاسڑو بے حد کائیاں انسان تھا۔ عمران جیسا انسان بھی اس کی آنکھوں اور اس کے انداز سے اس بات کا فیصلہ کرنے میں ناکام ہو رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے یا جھوٹ۔

"اگر تم نے میرے ساتھی کو ہلاک کر دیا ہے تو تمہیں اس کا بھیانک خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ میں تمہارا ریشہ ریشہ الگ کر دوں گا"۔ عمران نے انتہائی خوفناک لہجے میں کہا۔ ماسٹر کاسڑو چند لمحے عمران کی جانب گہری نظروں سے دیکھتا رہا پھر اچانک اس نے ہنسنا شروع کر دیا اور پھر اس کی ہنسی قہقہوں میں تبدیل ہو گئی وہ انتہائی تضحیک آمیز انداز میں ہنس رہا تھا۔ جیسے اس کا مقصد عمران کا مذاق اڑانا ہو۔

تمہارے اس طرح ہنسنے کا مطلب میں جان سکتا ہوں"۔ عمران نے غصے اور نفرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے عمران۔ کیا میں تمہیں شکل سے احمق نظر آتا ہوں اور میرے چہرے پر لکھا ہے کہ میں پرلے درجے کا بے وقوف ہوں"۔ ماسٹر کاسڑو نے اسی طرح ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مطلب یہ کہ تم نے یہی کہا ناں کہ تم مجھے ہلاک کر دو گے۔ کیوں"۔ ماسٹر کاسڑو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہی کہا ہے میں نے اور میں ایسا ہی کروں گا"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"عمران میرا نام کاسڑو ہے۔ ماسٹر کاسڑو اور ماسٹر کاسڑو کا دوسرا نام موت ہے اور موت کو مارنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے پھر تم کیا اور تمہاری اوقات کیا"۔ ماسٹر کاسڑو نے کہا۔

"اس کا فیصلہ تو بعد میں ہوگا۔ پہلے یہ بتاؤ تم یہاں کس مقصد کے لئے آئے تھے۔ پاکیشیا میں تمہارا کیا مشن تھا"۔ عمران نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ سب کچھ میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں"۔ ماسٹر کاسٹرو نے عمران کی آنکھوں سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔

"یعنی تمہارا مشن میرا، پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ایکسٹو کا خاتمہ تھا"۔ عمران نے کہا۔

"تھا نہیں ہے۔ ایکسٹو کا خاتمہ تو میں کر چکا ہوں۔ سیکرٹ سروس کے ممبروں کو ہلاک کرنا میرے لئے ذرا بھی مشکل نہیں ہے اور رہ گئے تم۔ تم اب اس بات کو بھول جاؤ کہ تم کبھی ایکسٹو تھے۔ تمہارا کھیل میں ختم کر چکا ہوں عمران"۔ ماسٹر کاسٹرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تم نے خود کو مستقل طور پر ایکسٹو سمجھنا شروع کر دیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں، پاکیشیا پر ماسٹر کاسٹرو اب ایکسٹو بن کر راج کرے گا اور ماسٹر کاسٹرو ایک بار جس بات کا فیصلہ کر لیتا ہے اس کو پورا کرنے کے لئے اپنی جان تک داؤ پر لگا دیتا ہے"۔ ماسٹر کاسٹرو نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ماسٹر کاسٹرو، تم نے ایکسٹو کے ساتھ گھناؤنا کھیل کھیل کر اور اپنے مفاد کے لئے پاکیشیا میں جو تباہی پھیلائی ہے اور جس قدر تم نے

بے گناہ اور معصوم لوگوں کو ہلاک کیا ہے تمہیں میں کسی بھی صورت میں معاف نہیں کروں گا۔ جوزف"۔ عمران نے پہلے ماسٹر کاسٹرو سے اور پھر جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"۔ جوزف نے مستعد لہجے میں جواب دیا۔

"ماسٹر کاسٹرو جو کچھ کہہ رہا ہے تم سن رہے ہو"۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"۔ جوزف نے سر ہلا کر جواب دیا۔

"تو پھر کیا کہتے ہو"۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"اسے اپنی طاقت پر بہت زیادہ گھمنڈ ہے باس۔ ایک موقع دو مجھے میں اسے کسی کینچوے کی طرح مسل دوں گا"۔ جوزف نے خونخوار لہجے میں کہا۔

"اسے اپنی طاقت پر گھمنڈ نہیں ہے جوزف"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر"۔ جوزف نے حیران ہو کر کہا کیونکہ وہ عمران کی بات نہیں سمجھا تھا۔

"یہ ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑا سائنسدان بھی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ میں اس کی باتوں سے بھڑک اٹھوں گا اور اسے خود سے یا تمہارے ساتھ لڑنے کا موقع دینے کے لئے آزاد کر دوں گا۔ آزاد ہوتے ہی یہ ہم پر کوئی سائنسی وار کرے گا اور آسانی سے یہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اسے بتا دو کہ تم کرسی پر اسے جکڑنے

سے پہلے اس کے تمام سائنسی ہتھیاروں کو اس کی تلاشی لے کر اس سے الگ کر چکے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر ماسٹر کاسٹرو چونک اٹھا۔

"یس باس۔ میں نے اس کی مکمل طور پر تلاشی لی تھی۔ اس کے جسم پر واقعی عجیب و غریب چیزیں لگی ہوئی تھیں۔ میں نے ان سب کو اس کے جسم سے الگ کر دیا ہے۔ اس کے پاس اب کچھ نہیں ہے"۔ جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو ماسٹر کاسٹرو سر گھما کر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔

"اب کیا کہو گے ماسٹر کاسٹرو"۔ عمران نے اس کی جانب گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"فریگن کہاں ہے"۔ ماسٹر کاسٹرو نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"فریگن یا ماسٹر جاؤ"۔ عمران نے کہا۔

"دونوں ایک ہی شخص کے روپ ہیں"۔ ماسٹر کاسٹرو نے منہ بنا کر کہا۔

"اس کے بارے میں میں تمہیں بتا دوں گا پہلے ایک بات کا جواب دو"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"پوچھو"۔ ماسٹر کاسٹرو نے لاپرواہی سے کہا۔

"ایکسٹو نے سیکرٹ سروس کے ممبروں کو تم سے بچانے کے لئے انہیں واچ ٹرانسمیٹر کی فریکونسیاں بدلنے کا حکم دیا تھا جو انہوں نے بدل لی تھیں۔ تمہیں ان کی سپیشل فریکونسی کے بارے میں کیسے علم

ہوا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔ اس کی بات سن کر ماسٹر کاسٹرو بے اختیار مسکرانے لگا۔

"چلو یہ میں تمہاری آخری خواہش سمجھ کر بتا دیتا ہوں"۔ ماسٹر کاسٹرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بڑی نوازش ہو گی تمہاری۔ بلکہ میری آنے والی آئندہ سات نسلوں پر بھی تمہارا احسان عظیم ہو گا"۔ عمران نے بھی جواباً مسکرا کر کہا۔

"تمہارے ڈی ایکسٹو یعنی بلیک زیرو کا واچ ٹرانسمیٹر میرے پاس تھا جو پاور واچ ٹرانسمیٹروں میں شمار ہوتا ہے۔ ان ٹرانسمیٹروں میں اپنی مرضی سے فریکونسیاں بنائی اور ختم کی جا سکتی ہیں۔ جس کی وجہ سے پہلے میں واقعی کنفیوژ ہو گیا تھا کہ میں سیکرٹ سروس کے ممبروں کی سپیشل فریکونسیاں کیسے ٹریس کروں گا۔ مگر جب تم نے مجھے کہا کہ میں یہاں کسی ممبر کی فریکونسی پر رابطہ کروں تو بے اختیار میں نے جولیا اور دوسرے ممبروں کے واچ ٹرانسمیٹروں کو دیکھا تھا۔ وہ سادہ اور عام سے واچ ٹرانسمیٹر تھے جن پر اپنی مرضی سے کوئی نئی فریکونسی ایڈجسٹ نہیں کی جا سکتی۔ ایف ٹی سکس واچ ٹرانسمیٹروں میں صرف دو فریکونسیاں ورکنگ کرتی ہیں ایک اپ اور ایک ڈاؤن۔ اب میں تمہیں بچگانہ سی مثال دیتا ہوں۔ اے سے زیڈ تک کے الفاظ سیدھے پڑھے جاتے ہیں اور زیڈ سے اے تک کے الفاظ الٹے۔ تمہارے تمام ساتھیوں کے ہاتھوں میں میں نے ایف ٹی سکس ٹرانسمیٹر دیکھے تھے

جس کی وجہ سے مجھے ان کی سپیشل فریکوئنسی معلوم کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہوئی تھی"۔ ماسٹر کاسٹرو نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

اس قدر سیدھی اور آسان سی بات اس کی سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ ماسٹر کاسٹرو واقعی اس کی توقع سے کہیں زیادہ چالاک اور خطرناک انسان تھا۔

"اور اب اسی طرح شرافت سے مجھے بلیک زیرو کے بارے میں بھی بتا دو"۔ عمران نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

"میں اسے ہلاک کر چکا ہوں"۔ ماسٹر کاسٹرو نے کندھے اچکا کر جواب دیا۔

"اب۔ تم میں بے پناہ خود اعتمادی اور تم اپنی آنکھوں میں جھوٹ اور سچ کی چمک پر بھی پوری طرح سے قابو پانے کی مہارت رکھتے ہو لیکن اس کے باوجود تم جھوٹ بول رہے ہو۔ بلیک زیرو ابھی زندہ ہے"۔ عمران نے مسلسل اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

"نہ مانو۔ لیکن جو حقیقت ہے وہ میں تمہیں بتا چکا ہوں"۔ ماسٹر کاسٹرو نے جواب دیا۔

"تب پھر تم بھی چھٹی کرو۔ جوزف الماری سے سکس بائی ہنڈرڈ کا انجکشن نکال لاؤ اور وہ انجکشن ماسٹر کاسٹرو کو لگا دو۔ اس انجکشن کے لگتے ہی ماسٹر کاسٹرو کا جسم گلنا سڑنا شروع ہو جائے گا۔ مرنے سے پہلے اسے جس اذیت اور کرب سے گزرنا پڑے گا اس کا احساس اسے

مرنے کے بعد بھی ہوتا رہے گا اور اس کی روح صدیوں تک بلبلاتی رہے گی"۔ عمران نے سفاک لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔ جوزف نے بڑے فرمانبردارانہ لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سامنے موجود ایک آہنی الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران کی بات سن کر ماسٹر کاسٹرو کے چہرے پر ذرا بھی پریشانی کا عنصر نمودار نہیں ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بدستور سکون تھا۔ اس کی خود اعتمادی اور اس کا سکون عمران کے لئے واقعی حیران کن تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ماسٹر کاسٹرو کو یقین ہو کہ عمران اسے کسی بھی صورت میں ہلاک نہیں کرے گا۔ وہ صرف اسے ہلاک کرنے کی دھمکیاں دے رہا ہے۔

جوزف ابھی آہنی الماری کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک ماسٹر کاسٹرو نے منہ چلایا اور زور سے پھونک مار کر منہ سے کوئی چیز باہر پھینک دی۔ اسے منہ چلاتے اور منہ سے کوئی چیز باہر پھینکتے دیکھ کر عمران یکلخت کرسی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا اچانک ماسٹر کاسٹرو کے منہ سے نکلی ہوئی چیز زمین پر گری اسی لمحے ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔ اس کے اعصاب ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں مفلوج ہو گئے تھے اور پھر وہ کسی کٹتے ہوئے شہتیر کی طرح ایک دھماکے سے نیچے گرتا چلا گیا۔ یہی حال آہنی الماری کے قریب کھڑے جوزف کا بھی ہوا تھا۔ وہ بھی یکلخت اپنے بھاری بھرکم جسم کے

ساتھ ایک دھماکے سے بے جان بت کی طرح گر گیا تھا۔

اسی لمحے ماسٹر کاسٹرو نے اپنے دونوں بازوؤں کو آکٹوپس کی ٹانگوں کی طرح حرکت دینا شروع کر دی۔ چند لمحوں کے بعد اس کے دونوں بازو کرسی کے ساتھ بندھی رسیوں کی جکڑ سے آزاد ہو چکے تھے۔ پھر اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو پیچھے موڑا اور کرسی کے عقب میں بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ کو دونوں ہاتھوں سے کھولا اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"ماسٹر کاسٹرو کو ہلاک کرنا تم جیسے چیونٹوں کے بس کی بات نہیں ہے عمران"۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور نہایت تیزی سے سامنے پڑے ہوئے میز کی طرف بڑھ گیا جہاں ایک مشین پسٹل پڑا تھا۔ وہ مشین پسٹل شاید عمران نے وہاں رکھا تھا۔ ماسٹر کاسٹرو نے تیزی سے مشین پسٹل اٹھایا اور پلٹ کر عمران کی طرف آ گیا۔

"کیوں عمران، میں نے کہا تھا ناں کہ موت کو بھی بھلا موت آ سکتی ہے۔ لیکن اب تمہیں میرے ہاتھوں مرنے سے کون بچائے گا"۔ ماسٹر کاسٹرو نے عمران کی جانب سفاک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے گن کا رخ عمران کی جانب کرتے ہوئے یکلخت ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ مشین پسٹل سے شعلے نکلے اور عمران کا جسم شہد کی مکھیوں کا چھتہ بنتا چلا گیا۔ عمران پر بے دریغ گولیاں برسانے کے بعد ماسٹر کاسٹرو جوزف کی طرف مڑا اور پھر اس نے جوزف پر بھی گولیاں برسا دیں۔

جوزف پر گولیاں برسانے کے بعد ماسٹر کاسٹرو نے مشین پسٹل

ایک طرف پھینکا اور پھر وہ تیزی سے اس الماری کی طرف بڑھا جس کے قریب جوزف گرا پڑا تھا۔ ماسٹر کاسٹرو نے الماری کے پٹ کھولے اور پھر الماری میں اپنے مخصوص ہتھیار دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے جلدی جلدی اپنے ہتھیار اٹھا کر اپنی جیبوں میں ٹھونسے اور پھر جوزف پر سے چھلانگ لگا کر نہایت تیزی سے مین دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ اس نے دروازے کی سائیڈ میں ہاتھ مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ دروازہ سائیڈ کی دیوار میں گھستا چلا گیا۔ دروازہ کھلتے ہی ماسٹر کاسٹرو تیزی سے باہر نکل گیا اور اس کے تہہ خانے سے باہر نکلتے ہی دروازہ خود بخود بند ہوتا چلا گیا اور کمرے میں عمران اور جوزف لاوارث لاشوں کی طرح پڑے رہ گئے تھے۔

سیکرٹ سروس کے ممبروں نے خفیہ راستے سے نکل کر اچانک اور نہایت بھرپور انداز میں جنگیر اور اس کے گروپ پر حملہ کر دیا تھا۔ ان کا حملہ اس قدر تیز اور شدید تھا کہ کسی بھی طرح جنگیر اور اس کے ساتھیوں کو وہاں سے بچ نکلنے کا موقع نہیں ملا تھا اور اس سے پہلے کہ وہ خطرناک اور طاقتور اسلحہ سے سیکرٹ سروس کے ممبروں پر جوابی حملہ کرتے سیکرٹ سروس کے ممبروں نے ان سب کو موت کی آغوش میں پہنچا دیا۔

زیرو ہاؤس کے اردگرد ان سب مجرموں کی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ سیکرٹ سروس کے ممبر جانتے تھے کہ ان کا چیف زیرو ہاؤس سے ان کی کارروائی دیکھ رہا ہے اس لئے انہوں نے اپنی کامیابی کی اطلاع چیف کو دینا ضروری نہیں سمجھا تھا اور پھر وہ ان مجرموں کی ہی کاریں لے کر وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ وہ جانتے تھے کہ ان لاشوں کو

خود ہی علاقے کی پولیس آکر ٹھکانے لگا دے گی۔ مجرموں کے پاس موجود اسلحہ اور ان کی لاشیں دیکھ کر پولیس خود ہی اندازہ لگاتی پھرے گی کہ دو متحارب گروپس کا آپس میں مقابلہ ہو گیا ہو گا جس کے نتیجے میں وہاں ان کی لاشیں بکھر گئی تھیں۔

جولیا کی ہدایات کے مطابق ان سب نے مجرموں کی کاریں مختلف مقامات پر چھوڑ دی تھیں اور پھر ٹیکسیوں میں سوار ہو کر وہ اپنے اپنے ٹھکانوں کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔

صفدر جولیا کے ساتھ تھا اور جولیا کے ساتھ ہی اس کے فلیٹ میں آ گیا تھا۔

"اس عجیب و غریب اور انوکھے کیس کا مجھے تو ابھی تک کوئی سر پیر نظر نہیں آیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ہم واقعی اپنے ملک اور اپنے چیف کے خلاف لڑتے رہے ہوں"۔ صفدر نے فلیٹ میں آکر صوفے پر دھم سے گرتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کاسٹر واقعی حد سے زیادہ چالاک اور انتہائی تیز انسان تھا۔ اس نے ہمیں ایکسٹو بن کر اپنی انگلیوں پر نچانے کی کوشش کی تھی۔ اس نے ہمیں کسی موقع پر یہ ظاہر نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ ہمارا چیف نہیں بلکہ ایک مجرم ہے"۔ جولیا نے صفدر کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم بھی تو احمقوں کی طرح مجرم ایکسٹو کے ہر حکم کی تعمیل کرتے رہے تھے۔ جبکہ ہم جانتے تھے کہ ہم جو کرنے جا رہے ہیں وہ سراسر

ملک کے مفاد کے خلاف ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"اس وقت ہم مجبور تھے۔ ہم چیف کے حکم کے پابند ہیں۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ ہمیں حکم دینے والا چیف نہیں کوئی اور ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"ویسے ماسٹر کاسٹرو کی صلاحیتوں کی داد دینا پڑے گی۔ اس نے ہوبہو چیف کا روپ دھار رکھا تھا اور پھر اس کے لڑنے کا انداز وہ بھی بے حد خطرناک تھا۔ عمران صاحب جیسے سپریم فائٹر کا مقابلہ کرتے ہوئے اچھے اچھے فائٹروں کے پسینے چھوٹ جاتے ہیں اور آج تک میں نے بڑے سے بڑے فائٹر کو عمران صاحب کے سامنے چند لمحوں سے زیادہ ٹکتے نہیں دیکھا تھا مگر ماسٹر کاسٹرو نے عمران صاحب کا بھرپور مقابلہ کیا تھا"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں واقعی ایسا ہی ہوا تھا"۔ جولیا نے جلدی سے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا یوں تو ساری باتیں کلیئر ہو گئی ہیں۔ لیکن ایک بات ابھی تک مجھے پریشان کئے ہوئے ہے"۔ چند لمحے توقف کے بعد صفدر نے دوبارہ کہا تو جولیا چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگی۔

"تمہارا اشارہ شاید واچ ٹرانسمیٹر کی سپیشل فریکوئنسی کی طرف ہے"۔ جولیا نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں، عمران صاحب کو پورا یقین تھا کہ ماسٹر کاسٹرو ہماری سپیشل فریکوئنسی کسی بھی طرح نہیں ملا سکے گا۔ مگر اس نے آپ کے

واچ ٹرانسمیٹر پر کال دے کر عمران صاحب کو بھی حیران کر دیا تھا"۔ صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی اس بات پر میں بھی بے حد حیران ہو رہی تھی مگر اب میری حیرانی ختم ہو گئی ہے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر چونک پڑا۔

"آپ کی حیرانی ختم ہو گئی ہے۔ کیا مطلب"۔ صفدر نے بے حد حیران لہجے میں کہا۔

"عمران نے ہمیں ماسٹر کاسٹرو کے بارے میں بتایا تھا کہ وہ مجرم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہت بڑا سائنسدان بھی ہے۔ اس کے پاس پاور واچ ٹرانسمیٹر تھا جبکہ ہمارے پاس موجود ٹرانسمیٹر ایف ٹی سکس ہیں۔ جن پر صرف دو طرح کی فریکوئنسیاں ایڈجسٹ کی جا سکتی ہیں۔ ایک سیدھی اور ایک الٹی جب عمران نے ماسٹر کاسٹرو کو سپیشل فریکوئنسی پر کال کرنے کا چیلنج کیا تھا تو ماسٹر کاسٹرو نے میرے واچ ٹرانسمیٹر اور تم سب کے واچ ٹرانسمیٹروں کو بغور دیکھا تھا۔ سائنسدان اور انٹرنیشنل مجرم ہونے کی وجہ سے اسے فوری طور پر ان واچ ٹرانسمیٹروں کی ہیئت کا علم ہو گیا ہو گا اور اس نے میرے واچ ٹرانسمیٹر پر کال دے دی"۔ جولیا نے کہا تو صفدر اس کے ذہانت آمیز جواب پر اس کی جانب ستائشی نظروں سے دیکھنے لگا۔

"چلیئے یہ الجھن تو دور ہو گئی مگر دوسری الجھن کے بارے میں آپ کیا کہیں گی"۔ صفدر نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

"دوسری الجھن۔ کیا ہے دوسری الجھن"۔ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ماسٹر کاسٹرو کے پاس پاور واچ ٹرانسمیٹر کہاں سے آگیا۔ میرے خیال میں پاور واچ ٹرانسمیٹر دو ہی ہیں ایک چیف کے پاس اور دوسرا عمران صاحب کے پاس۔ عمران صاحب کے پاس ان کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ماسٹر کاسٹرو کے پاس جو ٹرانسمیٹر تھا وہ چیف کا تھا"۔ صفدر نے کہا۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں صفدر۔ چیف کا ٹرانسمیٹر مجرم ماسٹر کاسٹرو کے پاس کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ ایک مجرم ہے اور سائنسدان ہے۔ اس کے پاس چیف جیسا پاور واچ ٹرانسمیٹر ضرور تھا مگر چیف کا ٹرانسمیٹر نہیں ہو سکتا"۔ جولیا نے کہا تو صفدر اثبات میں سر ہلانے لگا۔

"اوہ ہاں، واقعی یہ ممکن ہے۔ ماسٹر کاسٹرو جو ہمارے چیف جیسے انسان کا روپ دھار سکتا ہے اس کے لئے پاور واچ ٹرانسمیٹر حاصل کر لینا کیا مشکل ہو سکتا ہے"۔ صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا چھوڑو اب ان باتوں کو۔ کیس ختم ہو چکا ہے۔ ماسٹر کاسٹرو چیف کے قبضے میں ہے وہ جانے اور چیف جانے۔ تم بتاؤ اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ مجھے تو شدید بھوک لگ رہی ہے۔ چلو کسی ریسٹورنٹ میں چلتے ہیں۔ وہاں باتیں بھی ہو جائیں گی اور پیٹ پوجا بھی"۔ جولیا نے گفتگو کا موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ بھوک کا تو مجھے بھی احساس ہو رہا ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک بار پھر فلیٹ سے نکلتے چلے گئے۔ جانے سے پہلے جولیا نے اندرونی کمرے میں جا کر لباس بدل لیا تھا اور ہاتھ منہ دھو کر فریش ہو گئی تھی۔

"کھانا ہی کھانا تھا تو فلیٹ میں آنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہمیں پہلے ہی کسی ریسٹورنٹ میں چلے جانا چاہئے تھا"۔ صفدر نے کہا۔

"میں فلیٹ میں آ کر فریش ہونا چاہتی تھی اور پھر مجھے لباس بھی تو بدلنا تھا"۔ جولیا نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند ہی لمحوں بعد وہ ایک شاندار ریسٹورنٹ میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ کھانے کے دوران ایک دبلا پتلا مگر بانس کی طرح لمبا شخص ان کی میز کے قریب سے گزرتا ہوا اچانک لڑکھڑایا اور اس سے پہلے کہ وہ گرتا اس نے جلدی سے میز کو پکڑ کر خود کو سنبھال لیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے چلتے چلتے اچانک اسے زور کا چکر آگیا ہو۔

"ارے۔ ارے کیا ہوا"۔ اسے چکرا کر اس طرح لڑکھڑاتے دیکھ کر صفدر نے جلدی سے اٹھ کر اس کا بازو تھامتے ہوئے کہا۔ جولیا بھی حیرت سے اس شخص کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"کک۔ کچھ نہیں"۔ بس چکر آگیا تھا"۔ اس شخص نے سیدھے ہوتے ہوئے جلدی سے کہا اور زور زور سے سر جھٹکنے لگا۔ پھر صفدر سے معذرت کرتا ہوا اگلی میزوں کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر ایک خالی میز کے قریب بیٹھ گیا۔ صفدر اور جولیا چند لمحے حیرت اور غور سے اس

شخص کی جانب دیکھتے رہے پھر وہ دوبارہ کھانے میں مشغول ہو گئے۔

"کھانا کھانے کے بعد اب تمہارا کیا پروگرام ہے"۔ جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اپنے فلیٹ پر جا کر آرام کروں گا اور مجھے کیا کرنا ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صفدر نجانے کیا بات ہے مجھے ایک عجیب سا احساس ہو رہا ہے"۔ جولیا نے کھانا کھاتے کھاتے اچانک کہا تو صفدر چونک پڑا۔

"کیسا احساس"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مجرم ہمارے قبضے میں آ چکا ہے لیکن اس کے باوجود مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے کیس ابھی پوری طرح سے ختم نہیں ہوا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"اوہ، اس احساس کی وجہ"۔ صفدر نے بدستور حیران لہجے میں کہا۔

"پتہ نہیں۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے۔ ماسٹر کاسزو جیسا خطرناک اور طاقتور انسان اس آسانی سے قابو آ جائے بڑا عجیب سی لگتا ہے۔ وہ جتنا بڑا سائنسدان ہے اگر وہ کسی طرح زیرو ہاؤس سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا تو"۔ جولیا نے نہایت دھیمی آواز میں کہا۔

"اول تو وہ چیف کے قبضے میں ہے دوسرا اس وقت وہ زیرو ہاؤس میں قید ہے جہاں سے نکل جانا اس کے لئے اس قدر آسان نہیں ہو گا

اور تیسری بڑی اور اہم بات یہ ہے کہ ہم سے زیادہ چیف اور عمران صاحب اس کے بارے میں جانتے ہیں۔ وہ اسے کسی صورت میں زندہ کم از کم زیرو ہاؤس سے نہیں نکلنے دیں گے"۔ صفدر نے بھی دھیمہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"صفدر"۔ اچانک جولیا نے بڑے پراسرار انداز میں صفدر کو پکارا۔ صفدر نے چونک کر جولیا کی طرف دیکھا۔

"صفدر، ہم خطرے میں ہیں"۔ جولیا نے صفدر کو اپنی طرف متوجہ پا کر آئی کوڈ میں کہا۔

"کیسا خطرہ"۔ صفدر نے چونک کر آئی کوڈ میں پوچھا۔

"میں نے جان بوجھ کر چیف اور ماسٹر کاسزو کی بات کی تھی۔ وہ شخص نہ صرف ہم پر نظر رکھے ہوئے ہے بلکہ ہماری باتیں بھی سن رہا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"کیا مطلب"۔ جولیا کی بات سن کر صفدر بڑے زور سے چونکا تھا۔

"اس شخص نے لڑکھڑاتے ہوئے میز کے نیچے ڈکٹا فون لگا دیا تھا اور وہ یہاں ڈکٹا فون لگانے کے لئے ہی جان بوجھ کر لڑکھڑایا تھا"۔ جولیا نے کہا تو صفدر کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی اور حیرت نظر آنے لگی۔

"وہ شخص جس میز پر بیٹھا ہے بار بار اپنے کان پر ہاتھ رکھ رہا ہے جیسے کچھ سننے کی کوشش کر رہا ہو۔ اس کے کان میں شاید اس ڈکٹا فون کا رسیور ہے۔ جب میں نے چیف اور ماسٹر کاسزو کا نام لیا تو میں نے اسے واضح طور پر چونکتے دیکھا تھا"۔ جولیا نے کہا تو صفدر کن

انکھیوں سے اس شخص کی جانب دیکھنے لگا جو انہیں خاموش پا کر کن انکھیوں سے ان کی طرف دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ صفدر نے کھانا کھاتے کھاتے ایک چمچ جان بوجھ کر نیچے گرا دیا۔ جیسے بے خیالی میں چمچ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گیا ہو اور پھر اس نے جھک کر میز کے نیچے سے چمچ اٹھاتے ہوئے اس جگہ کو دیکھا جہاں اس شخص نے خود کو گرنے سے بچانے کے لئے میز کو تھاما تھا۔ وہاں اسے سیاہ رنگ کا ایک چھوٹا سا بٹن چپکا ہوا دکھائی دیا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں مس جولیا۔ میز کے نیچے ڈکٹا فون لگا ہوا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"تو پھر کیا کرنا ہے"۔ جولیا نے پوچھا۔

"یہ شخص شاید ہماری نگرانی پر مامور ہے۔ اگر اس نے ہمیں نقصان پہنچانا ہوتا تو اس طرح میز کے نیچے ڈکٹا فون لگا کر ہماری باتیں نہ سنتا۔ ہم پر ڈائریکٹ حملہ بھی کر سکتا تھا"۔ صفدر نے پانی کا گلاس پیتے ہوئے آئی کوڈ میں کہا۔

"میں پوچھ رہی ہوں اس کا کرنا کیا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے حفظ ماتقدم کے طور پر ہمیں چیف کو اس کے بارے میں بتا دینا چاہئے"۔ صفدر نے کہا۔ وہ دونوں بدستور آئی کوڈ میں باتیں کر رہے تھے۔

"لیکن پہلے معلوم تو ہو کہ یہ ہے کون اور یہ ہماری نگرانی کیوں کر رہا ہے۔ اس کا تعلق سابقہ کیس سے یا پھر کوئی نیا کیس شروع ہونے

والا ہے"۔ جولیا نے کہا اور پھر نیپکن سے ہاتھ صاف کرنے لگی۔

"آپ کیا چاہتی ہیں"۔ صفدر نے پوچھا۔

"میں تنویر یا نعمانی کو کال کرتی ہوں۔ اسے ساری صورتحال بتا کر یہاں بلا لوں گی وہ جیسے ہی یہاں آئے گا ہم یہاں سے اٹھ جائیں گے۔ یہ لامحالہ ہمارا تعاقب کرے گا اسے ہم راستے میں ڈاج دے دیں گے۔ جبکہ تنویر یا نعمانی بدستور اس کے پیچھے رہے گا اور جب یہ ہماری طرف سے مایوس ہو کر واپس جائے گا تو وہ اس کا پتہ ٹھکانہ معلوم کر لیں گے۔ پھر ہم اس تک پہنچ کر اس سے معلوم کر لیں گے کہ یہ کون ہے اور یہ ہماری نگرانی کیوں کر رہا ہے"۔ جولیا نے صفدر کو اپنا پروگرام بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کام کے لئے تو اسے یہیں بھی گھیرا جا سکتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ہو سکتا ہے یہ اکیلا نہ ہو۔ ہمیں بہرحال احتیاط برتنی چاہئے"۔ جولیا نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جولیا اٹھ کر وہاں سے واش روم کی جانب بڑھتی چلی گئی۔ جولیا کے اٹھتے ہی صفدر نے اس شخص کو بھی اٹھتے دیکھا۔ اس شخص نے گندمی کلر کا سوٹ پہن رکھا تھا اور وہ اچھا خاصا خوش پوش اور نوجوان شخص تھا۔ وہ میز سے اٹھ کر سیدھا کاؤنٹر کی طرف گیا تھا۔

"اوہ، یہ شاید واپس جا رہا ہے"۔ اسے کاؤنٹر کی طرف جاتے دیکھ کر صفدر نے بڑبڑا کر کہا۔ مگر یہ دیکھ کر اسے اطمینان ہو گیا کہ کاؤنٹر پر

جاتے ہی اس گندمی کلر کے سوٹ والے نے کاؤنٹر سے فون کرنے کی اجازت مانگی تھی۔ کاؤنٹر مین نے فون اس کی جانب کھسکا دیا تھا اور وہ نوجوان ایک نمبر ملانے میں مصروف ہو گیا تھا۔ وہ چند لمحے فون پر کسی سے بات کرتا رہا پھر اس نے فون کریڈل پر رکھا اور واپس اپنی میز پر جا بیٹھا۔ تھوڑی ہی دیر میں جولیا بھی واپس آ گئی۔

"کیا رہا"۔ جولیا کے بیٹھتے ہی صفدر نے اس کی جانب استفہامیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے نعمانی اور تنویر دونوں کو کال کر دی ہے۔ ہمارے جانے کے بعد یہ شخص یہاں سے اٹھے گا تو نعمانی اس کی نگرانی کرے گا اور اگر اس کے بعد کسی اور نے نعمانی کا تعاقب کرنے کی کوشش کی تو تنویر اسے سنبھال لے گا"۔ جولیا نے آئی کوڈ میں کہا اور پھر وہ جان بوجھ کر ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے۔

تقریباً پندرہ منٹ کے وقفے کے بعد نعمانی اور تنویر الگ الگ وہاں پہنچ گئے اور وہ صفدر اور جولیا کی میز سے کچھ فاصلے پر موجود خالی میزوں پر ایک دوسرے سے لاتعلق ہو کر بیٹھ گئے۔ جولیا نے ان دونوں کو آئی کوڈ کے مخصوص اشاروں سے اس نوجوان کے بارے میں بتا دیا۔

"میرا خیال ہے اب ہمیں چلنا چاہئے"۔ جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں خاصی پیٹ پوجا ہو گئی ہے۔ اب واقعی چلنا چاہئے"۔ صفدر

نے مسکرا کر کہا اور پھر اس نے اشارے سے ویٹر کو بلا کر کھانے کا بل ادا کیا اور پھر وہ دونوں ایک ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ایک منٹ میں ذرا ایک فون کر لوں"۔ صفدر نے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ جولیا نے اس سے کچھ پوچھنا چاہا مگر پھر خاموش ہو گئی۔ صفدر نے کاؤنٹر مین سے ایک فون کی اجازت مانگی تو اس نے فون صفدر کی جانب کھسکا دیا۔ وہ نہایت خوبصورت جدید سکرین والا فون سیٹ تھا۔ صفدر نے اس کا ری ڈائل کا بٹن پریس کیا تو سکرین پر ایک نمبر ابھر آیا۔ یہ وہی نمبر تھا جو اس گندمی کلر کے سوٹ والے نے اس سے پہلے پریس کیا تھا۔ اس سے پہلے کہ فون ملتا صفدر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور کاؤنٹر مین سے سوری کہا اور پھر وہ جولیا کے ساتھ ریسٹورنٹ کے مین دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کسے فون کرنے گئے تھے"۔ جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ایک فون نمبر چیک کرنے گیا تھا"۔ صفدر نے جواب دیا اور جولیا کو اس نمبر کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ یہ تو سیل فون کا نمبر ہے"۔ جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں"۔ صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ریسٹورنٹ کے باہر بھی اس کا کوئی ساتھی موجود ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے اس نے کسی کو ہمارے بارے میں اطلاع دی ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"آپ کے پاس مشین پسٹل ہے"۔ صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں میں اسے فلیٹ میں چھوڑ آئی ہوں"۔ جولیا نے کہا۔

"کوئی بات نہیں میرے پاس ہے۔ آیئے"۔ صفدر نے جواب دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے ریسٹورنٹ سے باہر نکلتے چلے گئے۔ صفدر نے جیب میں ہاتھ ڈال کر مشین پسٹل پر اپنی گرفت مضبوط کر لی تھی اور غور سے باہر دیکھ رہا تھا اور پھر وہ دونوں احتیاط سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پارکنگ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ صفدر جولیا کے ساتھ اس کی کار میں آیا تھا۔

"وہ شخص ہمارے پیچھے باہر نہیں آیا"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں، میں نے بھی نوٹ کیا تھا اس نے ہمارے اٹھنے اور ریسٹورنٹ سے باہر جانے پر کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا تھا"۔ صفدر نے کہا اور پھر وہ جولیا کے ساتھ اس کی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر وہ دونوں کار میں آ بیٹھے۔

"حیرت ہے یا تو وہ شخص بہت چالاک ہے یا پھر اس نے باہر سے ہمیں فالو کرنے کا پروگرام بنایا ہے"۔ صفدر نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔ جولیا نے صفدر کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے پرس سے کار کی چابی نکالی اور اسے اگنیشن میں لگا دیا۔

"ایک منٹ مس جولیا"۔ اس سے پہلے کہ جولیا اگنیشن میں چابی گھماتی اچانک صفدر نے چیخ کر کہا تو جولیا بے اختیار چونک کر اس کی

طرف دیکھنے لگی۔

"کیا ہوا"۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"کار سے اتریئے۔ جلدی کیجئے"۔ صفدر نے کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔ جولیا نے پریشان نظروں سے صفدر کی جانب دیکھا پھر وہ بھی کار کا دروازہ کھول کر تیزی سے باہر نکل آئی۔ صفدر کار سے نکل کر کار کے آگے آیا اور پھر اس نے اپنا ایک کان کار کے بونٹ سے لگا دیا۔ جولیا حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ دوسرے ہی لمحے اس نے صفدر کے چہرے پر بوکھلاہٹ طاری ہوتے دیکھی۔

"بھاگیئے مس جولیا کار میں بم ہے"۔ صفدر نے یکدم سیدھے ہو کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے جولیا کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر نہایت تیزی سے بھاگ پڑا مگر ابھی انہوں نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اچانک ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور جولیا کی کار آگ کا گولہ بن کر زمین سے اچھلی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فضا میں بکھرتی چلی گئی۔ دھماکہ ہوتے ہی بھاگتے ہوئے صفدر اور جولیا کے قدم زمین سے اکھڑ گئے تھے اور وہ زمین سے کئی فٹ اونچے اچھلے اور ہوا میں بری طرح سے ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے سامنے موجود کاروں پر جا گرے۔ ان کے حلقوں سے نکلنے والی چیخیں بے حد تیز اور خوفناک تھیں اور پھر اچانک خوفناک گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ پارکنگ کی چھت نیچے گرتی چلی گئی۔

ماسٹر کاسٹرو عمران اور جوزف کو گولیاں مار کر تہہ خانے سے نکلا اور نہایت تیزی سے سامنے موجود سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ ایک دروازے کے پاس آیا اور پھر اس نے پہلے دروازے کی طرح اس دروازے کی سائیڈ پر ایک مخصوص جگہ ہاتھ مارا تو وہ دروازہ بھی خود بخود کھلتا چلا گیا۔ ماسٹر کاسٹرو چونکہ زیرو ہاؤس کا تفصیلی نقشہ دانش منزل سے دیکھ آیا تھا اس لئے اسے وہاں کے تمام راستوں کا بخوبی علم تھا اور ان خفیہ راستوں سے کیسے نکلا جا سکتا تھا اس کی تفصیل بھی ماسٹر کاسٹرو مکمل طور پر جانتا تھا۔ مختلف راستوں سے ہوتا ہوا وہ آپریشن روم میں آگیا۔ جہاں سلیمان ایک کرسی پر اطمینان سے بیٹھا عمران کا انتظار کر رہا تھا کہ جلدی سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ارے طاہر صاحب آپ۔ آپ کہاں سے آگئے"۔ ماسٹر کاسٹرو جس نے بلیک زیرو کا میک اپ کر رکھا تھا کرے میں داخل ہوتے دیکھ کر

سلیمان نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔ ماسٹر کاسٹرو نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے پسٹل نکالا اور اس سے پہلے کہ سلیمان کچھ سمجھتا ماسٹر کاسٹرو نے یکلخت اس پر فائر کر دیا۔ گولی ٹھیک سلیمان کے سینے پر پڑی تھی۔ سلیمان کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی اور وہ جس کرسی سے اٹھا تھا اسی پر ایک دھماکے سے گر کر کرسی سمیت الٹ کر دوسری طرف جا گرا اور چند لمحے بری طرح تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

ماسٹر کاسٹرو تیزی سے ایک مشین کی طرف بڑھا اور اسے چند لمحے غور سے دیکھنے کے بعد اسے آپریٹ کرنے لگا۔ پھر اس نے ایک بٹن دبایا تو آپریشن روم کا ایک دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ ماسٹر کاسٹرو تیزی سے دروازے کی طرف لپکا اور پھر وہ نہایت تیزی سے اس دروازے سے بھی باہر نکل آیا اور پھر مختلف راستوں سے ہوتا ہوا وہ ایک سرنگ نما راہداری میں آگیا۔ راہداری میں آتے ہی اس نے نہایت تیزی سے سامنے کی جانب دوڑنا شروع کر دیا۔ اس راہداری کا اختتام بھی ایک آہنی دروازے پر ہوا تھا۔ سائیڈ میں دروازہ کھلنے کا کنٹرول پینل لگا ہوا تھا۔ ماسٹر کاسٹرو نے اس بار کنٹرول پینل پر یکے بعد دیگرے دو فائر کر دیئے۔ ایک دھماکہ ہوا اور کنٹرول پینل سے چنگاریاں نکلنے لگیں اور پھر اچانک کھٹک کی آواز کے ساتھ آہنی دروازے کا لاک کھلا اور دروازہ خود بخود کھل گیا۔ ماسٹر کاسٹرو نے احتیاط کے ساتھ باہر جھانکا سامنے ایک بار پھر اسے اوپر جاتی ہوئی

سیڑھیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ راستہ بالکل صاف تھا۔ ماسٹر کاسٹرو دو دو تین تین سیڑھیاں پھلانگتا ہوا سیڑھیاں چڑھا اور ایک اور دروازے پر آ گیا۔ اس دروازے کو کھول کر وہ باہر آیا تو اس نے خود کو ایک عالیشان کوٹھی میں موجود پایا۔ کوٹھی خالی تھی البتہ اسے کوٹھی سے باہر کچھ فاصلے پر بے شمار دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دو متحارب گروپس کا آپس میں مقابلہ ہو رہا ہو۔

ماسٹر کاسٹرو تیزی سے کوٹھی کی رہائشی عمارت سے نکل کر باہر آیا اور پھر کوٹھی کے عقبی راستے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے راستے میں ہی اپنے جسم سے سیاہ لباس اتار دیا۔ سیاہ لباس کے نیچے اس نے براؤن رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ کوٹھی کے عقبی حصے میں ایک اونچی دیوار تھی مگر ماسٹر کاسٹرو تیزی سے اس دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے دیوار کے قریب آ کر جیب سے ایک چھوٹی سی ٹارچ نکالی اور اس کا بٹن دبا دیا۔ ٹارچ میں سے سرخ رنگ کی روشنی کی لکیر نکلی تو ماسٹر کاسٹرو نے اس لکیر کو دیوار پر ڈال کر ہاتھ کو ایک خاص انداز میں حرکت دینا شروع کر دی۔ ٹارچ سے نکلنے والی روشنی کی سرخ لکیر دیوار پر جس جگہ پڑ رہی تھی وہاں ایک چھوٹا سا سوراخ ہو گیا تھا اور اس سوراخ سے باقاعدہ دھواں نکلنے لگا تھا۔ ماسٹر کاسٹرو نے ہاتھ کو حرکت دی تو روشنی دیوار پر سیاہ لکیر بناتی چلی گئی۔ ماسٹر کاسٹرو نے ایک بڑا دائرہ بنایا پھر اس نے ٹارچ بند کر کے جیب میں ڈالی اور آگے

بڑھ کر زور سے اس دائرے پر لات ماری تو دیوار کا کٹا ہوا گول حصہ ایک دھماکے سے دوسری طرف جا گرا۔ دوسری طرف خالی پلاٹس تھے جہاں بڑی بڑی گھاس اگی ہوئی تھی۔ اس طرف دور دور تک کوئی آبادی نہیں تھی۔ ماسٹر کاسٹرو پسٹل ہاتھ میں لئے تیزی سے باہر آ گیا اور پھر وہاں کسی کو موجود نہ پا کر وہ نہایت تیزی سے ایک طرف بھاگتا چلا گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سیکرٹ سروس کے ممبروں اور اس کے ساتھی یعنی جیگر وغیرہ کا آپس میں ٹکراؤ ہو گیا ہے۔

کوٹھی کی دوسری طرف سے اسے مسلسل دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں مگر وہ ان آوازوں پر کان دھرے بغیر تیزی سے بھاگتا چلا جا رہا تھا۔ کافی دیر تک بھاگتے رہنے کے بعد وہ ایک کھلی سڑک پر آ گیا۔ اس طرف سڑک بالکل خالی تھی۔ سڑک کی دوسری طرف کافی فاصلے پر اسے رہائشی عمارتیں دکھائی دیں۔ وہ ابھی اس طرف جانے کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے سڑک کی مخالف سمت سے کسی کار کے انجن کی آواز سنائی دی۔ وہ تیزی سے پلٹا۔ سڑک پر واقعی ایک گاڑی آ رہی تھی۔ ماسٹر کاسٹرو نے پسٹل جیب میں ڈال لیا اور کار کے آگے آنے کا انتظار کرنے لگا۔ ماسٹر کاسٹرو سڑک کے ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ کار پرانے ماڈل کی تھی۔ اس کے انجن کی آواز بے حد تیز تھی۔ ماسٹر کاسٹرو نے دیکھا اس کار میں ایک ہی شخص موجود تھا جو کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ جیسے ہی کار قریب آئی ماسٹر کاسٹرو تیزی سے سڑک کے درمیان میں آ گیا۔ ایک شخص کو اس طرح

اچانک سڑک کے درمیان میں آتے دیکھ کر کار چلانے والا بری طرح سے بوکھلا گیا تھا اس نے نہایت تیزی سے کار کے بریک پیڈل پر دباؤ ڈال دیا جس کی وجہ سے کار کے ٹائر بری طرح سے چیختے ہوئے سڑک پر جم سے گئے۔

"ارے۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ خودکشی کرنے کے لئے تمہیں میری ہی کار نظر آئی تھی"۔ کار میں موجود نوجوان نے کھڑکی سے سر نکال کر غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ ماسٹر کاسٹرو تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس نے اپنا پسٹل نکال کر اس نوجوان کی طرف کر دیا۔

پسٹل دیکھ کر نوجوان بری طرح سے بوکھلا گیا تھا اس کا رنگ یکلخت سفید پڑ گیا تھا۔

"کک، کیا مطلب۔ کک، کون ہو تم"۔ نوجوان نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری موت۔ باہر نکلو کار سے"۔ ماسٹر کاسٹرو نے اس کے قریب جا کر پھنکارتے ہوئے کہا تو نوجوان بوکھلائے ہوئے انداز میں کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔

"کک، کیا تم مجھے لوٹنا چاہتے ہو"۔ نوجوان نے ماسٹر کاسٹرو کی جانب خوفزدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ماسٹر کاسٹرو نے اس کی طرف سفاک نظروں سے دیکھتے ہوئے اچانک اس پر گولی چلا دی۔ گولی ٹھیک نوجوان کی پیشانی پر پڑی تھی اور اس کے سر میں سوراخ کرتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی تھی۔ نوجوان کے حلق سے چیخ بھی نہ

نکل سکی اور وہ کسی بے جان بت کی طرح سڑک پر الٹا چلا گیا اور ساکت ہو گیا۔

ماسٹر کاسٹرو نے پسٹل جیب میں رکھا اور نہایت تیزی سے کار میں آ بیٹھا اور پھر وہ کار کو فل سپیڈ پر نہایت تیزی سے دوڑاتا لے گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی جوزف کے ساتھ ساتھ اس نے سلیمان کو بھی ہلاک کر دیا تھا جو ایکسٹو بن کر زیرو ہاؤس میں آیا تھا۔ ماسٹر کاسٹرو اب ہر صورت میں سیکرٹ سروس کے ممبروں کا بھی خاتمہ چاہتا تھا۔ جو اس کی حقیقت جان چکے تھے۔ سیکرٹ سروس کے ممبر اس وقت اس کے ساتھی جیگر اور اس کے گروپ سے لڑ رہے تھے اور ان کے خیال کے مطابق ماسٹر کاسٹرو زیرو ہاؤس میں ان کے چیف کی قید میں تھا۔ ماسٹر کاسٹرو اس بات کا فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔

بلیک زیرو پہلے ہی اس کے قبضے میں تھا۔ اب اس نے اصل ایکسٹو یعنی عمران کا بھی خاتمہ کر دیا تھا اور عمران بعض اوقات خاص سچوئیشن میں سلیمان کو بھی ایکسٹو بنا دیتا تھا ماسٹر کاسٹرو نے اس کا بھی خاتمہ کر دیا تھا۔ اب وہ نہایت آسانی سے ایکسٹو کی جگہ لے سکتا تھا۔ سیکرٹ سروس کے ممبر گو ایکسٹو کی اصلیت سے واقف نہیں تھے مگر وہ اچھے اور برے کی تمیز کرنا جانتے تھے اور عمران نے اس کے بارے میں جو تفصیل ان کو بتائی تھی اگر ماسٹر کاسٹرو ان سے کوئی غلط کام لینے کی کوشش کرتا تو وہ اس کے لئے دردسر بن سکتے تھے اس لئے ماسٹر کاسٹرو اب ان کا کانٹا بھی اپنے راستے سے ہٹانے کے بارے میں سوچ

رہا تھا۔

پاکیشیا میں اس کا وسیع نیٹ ورک موجود تھا وہ بہت سے تیز اور ذہین آدمیوں کو سیکرٹ سروس کے ممبروں کی جگہ لا سکتا تھا۔ اس لئے وہ سیکرٹ سروس کے ممبروں کی ضرورت محسوس نہیں کر رہا تھا۔

وہ دانش منزل میں جا کر سیکرٹ سروس کے ممبروں کو کال کر کے وہاں بلانا چاہتا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ تمام ممبروں کو میٹنگ ہال میں بلا کر وہ ان پر زہریلی گیس پھینک کر یا ان پر بلاتکلف گولیوں کی بوچھاڑ کر کے وہیں ہلاک کر دے گا۔ لیکن سیکرٹ سروس کے ممبروں کو مارنے سے پہلے وہ بلیک زیرو کو ہلاک کرنا زیادہ ضروری سمجھ رہا تھا۔ بلیک زیرو سے وہ ایکسٹو کے بارے میں پوری معلومات لے چکا تھا۔ اب وہ اس کے لئے بے کار تھا۔ اس نے سوچا کہ عمران کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی بھی بے حد تیز اور خطرناک حد تک ذہین ہیں۔ اس سے پہلے کہ بلیک زیرو ہوش میں آ کر کوئی گڑبڑ کر دے وہ اسے بھی ختم کر دینا چاہتا تھا۔ جو ایکسٹو کی اصل حقیقت سے واقف تھا۔ اس کے بعد وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان کا نمبر آتا تھا کیونکہ ایکسٹو اس کے تحت کام کرتا تھا اور سر سلطان ہی تھے جو عمران اور بلیک زیرو دونوں کی حیثیت سے آگاہ تھے۔

ماسٹر کاسٹرو نے پہلے ہی سر سلطان کو ہلاک کرنے کے لئے جیگر کو احکام دے دیئے تھے۔ جس نے سر سلطان کو ہلاک کرنے کے لئے وزارت خارجہ کے سیکرٹریٹ کے سارے دفاتر کو راکھ کا ڈھیر بنا دیا تھا

مگر اس کے باوجود سر سلطان بچ نکلے تھے۔ مگر اب ماسٹر کاسٹرو نے انہیں خود اپنے ہاتھوں ہلاک کرنے کا پروگرام بنا لیا تھا۔ ماسٹر کاسٹرو کے تیز ذہن نے سر سلطان تک پہنچنے اور انہیں ہلاک کرنے کا آسان ترین پلان سوچ لیا تھا۔ وہ ہارڈ کلب کی طرف جا رہا تھا۔ وہاں بلیک زیرو کا خاتمہ کرنے کے بعد وہ اپنے چہرے پر عمران کا میک اپ کرنا چاہتا تھا۔ عمران کے روپ میں اس کا سر سلطان کے پاس پہنچنا کچھ مشکل نہیں تھا۔ عمران کے روپ میں وہ سر سلطان سے مل کر آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتا تھا۔

مختلف سڑکوں اور راستوں سے ہوتا ہوا وہ جب ہارڈ کلب کی طرف جانے والی سڑک پر پہنچا تو اس نے کار ایک جھٹکے سے روک لی اور وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس جگہ کو دیکھنے لگا جہاں ہارڈ کلب کی عظیم الشان عمارت موجود تھی مگر اب وہاں ملبے کا ڈھیر اور دھول کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہارڈ کلب کی عمارت کے ساتھ والی بھی بہت سی عمارت منہدم ہو گئی تھیں اور وہاں بے شمار لوگوں کے ساتھ ہر طرف پولیس ہی پولیس دکھائی دے رہی تھی۔

"اوہ، کسی نے ہارڈ کلب کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا ہے اور یہ کام بلیک زیرو کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ اوہ، اوہ........" ماسٹر کاسٹرو کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ بلیک زیرو کو ہوش کیسے آ سکتا ہے۔ اس کے پاس تو ہر وقت کارٹر موجود رہتا تھا۔ کارٹر نے اسے ہوش میں

کیسے آنے دیا۔ میں نے کارٹر کو ہدایات دیں تھیں کہ وہ بلیک زیرو کو پوری طرح نارمل کر دے مگر اسے کسی طرح ہوش میں نہ آنے دے پھر بلیک زیرو کو ہوش کیسے آیا ہو گا۔ کارٹر کو بے بس کر کے ہی وہ ایسی کوئی کارروائی کر سکتا تھا۔ مگر کیسے۔ کیسے"۔ ماسٹر کاسڑو کے ذہن میں بھونچال آیا ہوا تھا۔ پھر اچانک اسے ایک زبردست جھٹکا لگا۔

"اوہ، اگر یہ کارروائی بلیک زیرو کی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ آزاد ہو چکا ہے۔ وہ یہاں سے سیدھا دانش منزل کا رخ کرے گا۔ مگر اسے شاید معلوم نہیں کہ میں نے دانش منزل کا سارا سیٹ اپ تبدیل کر دیا ہے۔ دانش منزل اس کا اپنا ہیڈ کوارٹر اس کا مدفن بن جائے گا"۔ ماسٹر کاسڑو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے چند لمحے سوچتے رہنے کے بعد کار ایک سائیڈ پر لگائی اور کار سے نکل آیا۔ فٹ پاتھ کے کنارے فون بوتھ تھا۔ ماسٹر کاسڑو سیدھا اس فون بوتھ کی جانب بڑھ گیا۔ اس نے اندرونی جیب سے ایک پے کارڈ نکالا اور پھر اس نے نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ماسٹر کاسڑو بے اختیار اچھل پڑا۔ ایکسٹو کی مخصوص آواز سن کر ماسٹر کاسڑو کا ذہن بری طرح سے سنسنا اٹھا تھا۔ عمران اور سلیمان کو ماسٹر کاسڑو ہلاک کر چکا تھا اب دانش منزل میں جس نے فون اٹنڈ کیا تھا وہ سوائے بلیک زیرو کے اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔

"عمران بول رہا ہوں"۔ ماسٹر کاسڑو نے عمران کی آواز میں کہا۔ وہ

انتہائی ذہین تھا۔ پریشان ہونے کے باوجود اس نے فوری فیصلہ کرتے ہوئے نہ صرف عمران کی کامیاب آواز نکالی تھی بلکہ اس نے انتہائی حیرت انگیز طور پر خود کو سنبھال بھی لیا تھا۔ وہ دوسری طرف موجود بلیک زیرو کو کسی شک میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"اوہ عمران صاحب، آپ۔ میں طاہر بول رہا ہوں۔ آپ کہاں ہیں میرا آپ سے ملنا بہت ضروری ہے۔ آپ جہاں بھی ہیں فوراً دانش منزل پہنچ جائیں"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا۔

"تم کہاں تھے"۔ ماسٹر کاسڑو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"آپ پہلے دانش منزل میں آجائیں"۔ بلیک زیرو نے جلدی سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تھوڑی دیر تک آرہا ہوں۔ تم ٹھیک تو ہو ناں"۔ ماسٹر کاسڑو نے کہا۔

"ہاں، میں ٹھیک ہوں۔ بس آپ جلد سے جلد پہنچ جائیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اوکے میں آرہا ہوں"۔ ماسٹر کاسڑو نے کہا اور فون بند کر دیا۔

بلیک زیرو کی آواز سن کر اس کے ذہن میں آندھیاں سی چلنا شروع ہو گئی تھیں۔ اسے اس بات کی بھی تصدیق ہو گئی تھی کہ ہارڈ کلب کو تباہ کرنے میں بلیک زیرو کا ہی ہاتھ تھا۔ اسے ہوش کیسے آیا تھا اور اس نے ہارڈ کلب کو کس طرح سے اڑایا تھا اس کا جواب صرف وہی دے سکتا ہے۔

ماسٹر کاسٹرو چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ دوبارہ کار میں آبیٹھا۔ اس نے کار سٹارٹ کی اور موڑ کر دوسری سڑک پر لے آیا اور اسے نہایت تیزی سے دوڑاتا لے گیا۔ کچھ دیر بعد اس نے کار ایک ہوٹل سن فورٹ کی پارکنگ میں روکی اور کار لاک کر کے باہر آگیا اور پھر وہ نہایت تیزی سے ہوٹل کے مین گیٹ کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ مین گیٹ سے وہ ہال میں داخل ہوا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کاؤنٹر کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

"یس سر"۔ کاؤنٹر مین نے خوش پوش نوجوان کو دیکھ کر کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"سیون ایکس تھری"۔ ماسٹر کاسٹرو نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے دھیمے مگر بے حد کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر۔ یس سر"۔ کوڈ سن کر کاؤنٹر مین نے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ تیزی سے کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر باہر آگیا۔ اس نے ایک ویٹر کو کاؤنٹر سنبھالنے کا اشارہ کیا۔

"آیئے جناب"۔ کاؤنٹر مین نے ماسٹر کاسٹرو سے مخاطب ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ماسٹر کاسٹرو اثبات میں سر ہلا کر اس کے ساتھ ہو لیا۔ ہال کے شمالی سائیڈ پر ایک دروازہ تھا۔ کاؤنٹر مین ماسٹر کاسٹرو کو اس دروازے تک لے آیا۔ اس نے جیب سے ایک چابی نکال کر دروازے کا لاک کھولا اور اس کا ہینڈل گھما کر دروازہ کھول دیا۔

"تشریف لایئے جناب"۔ کاؤنٹر مین نے کہا تو ماسٹر کاسٹرو اندر

داخل ہو گیا۔ سامنے ایک طویل راہداری تھی۔ اس کے پیچھے کاؤنٹر مین بھی اندر آگیا۔ راہداری کے دائیں بائیں قطاروں کی صورت میں کمروں کے دروازے نظر آرہے تھے۔ کاؤنٹر مین نے آگے آکر ایک کمرے کے دروازے کے قریب رک کر جیب سے ایک اور چابی نکالی اور اس سے کمرے کا لاک کھول دیا۔

"یہ رہا جناب آپ کا کمرہ۔ اس کمرے میں آپ کے مطلب کی ہر چیز موجود ہے۔ پھر بھی اگر آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت پڑ جائے تو انٹر کام کا نمبر ون پریس کر کے مجھ سے بات کر سکتے ہیں۔ میرا نام وکٹر ہے"۔ کاؤنٹر مین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس ہوٹل سے باہر جانے کا کوئی خفیہ راستہ ہے"۔ ماسٹر کاسٹرو نے پوچھا۔

"جی ہاں، اسی روکے کمرہ نمبر ستائیس سے ایک راستہ ہوٹل کے پچھواڑے جاتا ہے۔ یہ لیجئے اس کمرے کے دروازے کی چابی"۔ کاؤنٹر مین وکٹر نے جیب سے ایک چابی نکال کر ماسٹر کاسٹرو کو دیتے ہوئے کہا۔

ماسٹر کاسٹرو نے چابی اس سے لے کر جیب میں رکھ لی۔

"میں جاؤں سر"۔ وکٹر نے پوچھا۔

"ہاں جاؤ اور ہاں میں نے پارکنگ میں ایک کار پارک کی ہے اسے ہوٹل کے پچھواڑے پہنچا دو۔ میں کچھ دیر یہاں رکوں گا اور پھر چلا جاؤں گا"۔ ماسٹر کاسٹرو نے کہا اور اس نے اپنی جیب سے کار کی چابی

نکال کر و کٹز کو دے دی۔ و کٹز نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس جانے کے لئے مڑ گیا۔ اس کے جاتے ہی ماسٹر کاسٹرو نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ کمرے سے نکلا تو اس کے چہرے پر عمران کا میک اپ تھا۔ اس نے اپنا لباس بھی بدل لیا تھا۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا کمرہ نمبر ستائیس کے دروازے پر آیا اور پھر کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ کمرے کے خفیہ راستوں سے ہوتا ہوا ماسٹر کاسٹرو ہوٹل سے باہر آگیا جہاں اس کی کار کھڑی تھی۔ ماسٹر کاسٹرو نے دیکھا کار کی چابی اگنیشن میں ہی موجود تھی۔ وہ کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ اس نے کار سٹارٹ کی اور پھر اس نے کار کو نہایت تیزی سے دانش منزل کی طرف دوڑانا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر سختی اور سفاکی دور سے ہی نظر آ رہی تھی۔

جیسے ہی جولیا اور صفدر اٹھ کر ریسٹورنٹ سے باہر نکلے۔ تنویر نے اس دبلے پتلے گندمی کلر کے سوٹ والے نوجوان کو بھی اٹھتے دیکھا لیکن نوجوان مین دروازے کی طرف جانے کی بجائے ریسٹورنٹ کے پچھلی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تنویر نے نعمانی کو اٹھ کر اس نوجوان کے پیچھے جاتے دیکھا۔

نوجوان واش روم کی طرف جانے والے راستے کی طرف گیا تھا۔ نعمانی بھی اس کے پیچھے چلا گیا تھا۔ ان کے جانے کے بعد تنویر غور سے ہال میں بیٹھے ہوئے افراد کی جانب دیکھ رہا تھا کہ شاید ان میں سے کوئی اٹھ کر نعمانی کے پیچھے جائے مگر ان میں سے کوئی اپنی جگہ سے نہیں اٹھا تھا۔ تنویر جلتے بیٹھا برے برے منہ بناتا رہا پھر اسے جولیا پر غصہ آنے لگا جس نے مجرم کی نگرانی پر نعمانی کو مامور کر دیا تھا اور اسے بعد والے کسی شخص کی نگرانی کے لئے کہا تھا جو نعمانی کو فالو

کرنے کی کوشش کرتا لیکن نعمانی کو قالو کرنے کے لئے کوئی نہیں اٹھا تھا۔

تنویر کچھ سوچ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ ابھی وہ اٹھا ہی تھا کہ اچانک ریسٹورنٹ کے باہر ایک ہولناک دھماکہ ہوا۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ ریسٹورنٹ کے شیشے زوردار چھناکے سے ٹوٹ گئے تھے اور زمین یکبارگی اس بری طرح سے لرزی تھی کہ ریسٹورنٹ کے کئی میز الٹ گئے تھے۔ میزوں کے ساتھ ساتھ کرسیاں بھی الٹ گئی تھیں جس کی وجہ سے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے افراد بری طرح سے چیختے ہوئے زمین پر گر گئے تھے اس کے ساتھ ہی مین دروازے والی ایک دیوار بھی دھماکے سے اڑ کر اندر آ گری تھی جس کی وجہ سے دیوار کے قریب بیٹھے ہوئے لوگ اس دیوار کے ملبے تلے دب گئے تھے اور پورا ریسٹورنٹ انتہائی دردناک اور کربناک چیخوں سے گونج اٹھا تھا۔

دھماکے کی شدید لرزش کی وجہ سے تنویر بھی الٹ کر میز سے ٹکراتا ہوا زمین پر جا گرا تھا۔ مگر اس نے زمین سے اٹھنے میں ذرا بھی دیر نہیں لگائی تھی۔ دھماکے کی گونج بدستور سنائی دے رہی تھی اور اس خوفناک دھماکے کے ہوتے ہی تنویر کے دل و دماغ میں آندھیاں سی چلنا شروع ہو گئی تھیں۔ اس کا دل چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ یہ خوفناک دھماکہ جولیا اور صفدر کے لئے ہوا تھا۔ کیونکہ دھماکہ جولیا اور صفدر کے ریسٹورنٹ سے باہر جانے کے کچھ ہی دیر بعد ہوا تھا۔ اتنی دیر میں وہ زیادہ سے زیادہ پارکنگ تک ہی پہنچ سکتے تھے۔ اتنے وقت میں وہ

پارکنگ سے کار لے کر نہیں نکل سکتے تھے۔

"مس جولیا۔ صفدر"۔ تنویر کے منہ سے بے اختیار نکلا اور پھر وہ نہایت تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بھاگنے لگا۔ دھماکہ ہونے کی وجہ سے ریسٹورنٹ کے اندر اور باہر ہڑبونگ مچ گئی تھی۔ لوگ بری طرح سے چیختے چلاتے اور ایک دوسرے کو دھکے دیتے ہوئے باہر بھاگ رہے تھے۔ تنویر ان کو بری طرح سے دھکیلتا ہوا دروازے کے قریب آیا اور پھر نہایت تیزی سے باہر نکلتا چلا گیا۔ اس کا اندازہ بالکل صحیح تھا۔ دھماکہ ریسٹورنٹ کی پارکنگ میں ہی ہوا تھا۔ جو ریسٹورنٹ سے تھوڑے فاصلے پر ایک گیراج نما عمارت جیسا بنایا گیا تھا۔ اب وہاں ٹوٹی پھوٹی گاڑیاں اور ان پر عمارت کا گرا ہوا ملبہ دکھائی دے رہا تھا۔ ملبے کے اردگرد بے شمار لوگوں کے کٹے پھٹے اعضا اور بے شمار تڑپتے ہوئے زخمی انسان دکھائی دے رہے تھے۔ تنویر اور دوسرے لوگ بھاگتے ہوئے اس طرف آ گئے اور پھر تنویر دیوانہ وار ان زخمیوں اور ملبے کو ہٹا ہٹا کر دیکھنا شروع ہو گیا۔ اس کے دیکھا دیکھی کئی نوجوانوں کو بھی جیسے ہوش آ گیا وہ بھی تیزی سے آگے بڑھے اور ملبے کو ہٹانے لگے تاکہ ملبے کے نیچے دبے ہوئے زندہ زخمی انسانوں کو نکال سکیں۔

"مس جولیا۔ صفدر"۔ تنویر دیوانگی کے عالم میں جولیا اور صفدر کو آوازیں دینے لگا۔

"اس طرف۔ اس طرف ایک نوجوان مرد اور عورت انتہائی زخمی

حالت میں موجود ہیں"۔ اچانک ایک طرف سے چیختی ہوئی آواز سنائی
دی اور نوجوان مرد اور عورت کا سن کر تنویر کے کان کھڑے ہو گئے وہ
بجلی کی سی تیزی سے پلٹ کر اس نوجوان کی طرف بھاگا جو چند ٹوٹی
پھوٹی کاروں کے پیچھے کھڑا تھا۔ تنویر نے چھلانگ لگائی اور ایک کار پر
سے ہوتا ہوا اس طرف آ گیا اور پھر اس کی نظر زخمی مرد اور عورت پر
پڑی تو وہ بری طرح سے چونک اٹھا کیونکہ وہ جولیا اور صفدر ہی تھے۔
وہ دونوں شدید زخمی تھے اور مکمل طور پر بے حس و حرکت پڑے تھے
تنویر تیزی سے جولیا کی طرف بڑھا۔ جولیا کی سانس چل رہی تھی تنویر
نے جلدی جلدی اس کی نبضیں چیک کیں پھر مطمئن ہو کر وہ صفدر
کی طرف بڑھا۔ صفدر کی نبضیں چیک کر کے تنویر کے سینے میں رکا ہوا
سانس جیسے یکلخت جاری ہو گیا۔ صفدر بھی زندہ تھا مگر ان دونوں کی
حالت بے حد ابتر تھی۔ اگر انہیں جلد سے جلد طبی امداد نہ دی جاتی تو
ان دونوں کا بچنا محال ہو سکتا تھا۔ تنویر کو اور کچھ تو نہ سوجھا اس نے
جلدی سے جولیا کو اٹھایا اور تیزی سے ٹوٹی ہوئی کاروں کے درمیان
سے نکلتا چلا گیا۔ لوگ اسے آوازیں دینے لگے مگر اسے تو جیسے پر لگے
ہوئے تھے وہ دوڑتا ہوا سڑک پر آیا۔ جہاں بے شمار کاریں رکی ہوئی
تھیں۔

"بھائی صاحب۔ یہ لڑکی اور میرا ایک ساتھی زندہ ہے۔ مگر ان
دونوں کی حالت انتہائی نازک ہے اگر انہیں جلد سے جلد طبی امداد نہ
ملی تو یہ مر جائیں گے۔ کیا ان کو ہسپتال میں پہنچانے میں آپ میری

مدد کریں گے"۔ تنویر نے ایک کار کے مالک کے پاس جا کر لرزتے
ہوئے اور التجائیہ لہجے میں کہا۔ جولیا اور صفدر کو اس قدر شدید زخمی
حالت میں دیکھ کر اس کے جسم کے ساتھ ساتھ اس کی زبان بھی لرز
رہی تھی۔

"نن، نہیں جناب۔ میں ان معاملات میں نہیں پڑنا چاہتا۔ ابھی
پولیس اور ایمبولینس یہاں پہنچ جائیں گی۔ آپ ان کو کسی ایمبولینس
میں لے جایئے گا"۔ کار کے مالک نے جو ایک ادھیڑ عمر شخص تھا
بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر تنویر کا چہرہ غصے کی
شدت سے سرخ ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ ادھیڑ عمر کار کا دروازہ کھول کر
کار میں بیٹھتا تنویر نے ٹانگ اٹھا کر اس کے پیٹ میں دے ماری۔
ادھیڑ عمر کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی اور وہ اچھل کر کئی فٹ
دور جا گرا۔ تنویر نے تیزی سے اس کی کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور جولیا کو
سیٹ پر ڈال دیا۔

"اگر تم نے لڑکی کو کار سے نکالنے کی کوشش کی تو میں تمہیں
جان سے مار دوں گا"۔ تنویر نے جولیا کو کار میں ڈال کر اس ادھیڑ عمر
سے مخاطب ہو کر انتہائی غضبناک لہجے میں کہا جیسے دو نوجوان اٹھانے
کی کوشش کر رہے تھے۔ تنویر اس کا جواب سنے بغیر مڑا اور نہایت
تیزی سے اس طرف بھاگتا چلا گیا جس طرف صفدر گرا پڑا تھا۔ اس نے
صفدر کو اٹھا کر کاندھوں پر ڈالا اور پھر دوبارہ دوڑتا ہوا سڑک پر آ گیا۔
جولیا بدستور کار میں پڑی تھی۔ کار کا مالک کار کے قریب سہما کھڑا تھا

اس کے دونوں ہاتھ پیٹ پر تھے اور اس کے چہرے پر کرب کے ساتھ ساتھ انتہائی غصے کے آثار نظر آ رہے تھے۔

"دیکھو نوجوان۔ تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے"۔ ادھیڑ عمر نے تنویر کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں اس وقت گولی بھی مار سکتا ہوں۔ میرا تعلق پولیس سے ہے سمجھے"۔ تنویر نے اس کی جانب خوفناک انداز میں دیکھتے ہوئے کہا اور صفدر کو بھی اس نے جولیا کے ساتھ کار میں ڈال دیا۔ پولیس کا نام سن کر ادھیڑ عمر کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا تھا۔ تنویر نے کار کا دروازہ بند کیا اور ادھیڑ عمر کو پیچھے دھکیلتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے کار کا دروازہ بند کر دیا۔ کار سٹارٹ تھی اس لئے تنویر نے کار کے مالک سے چابی کے بارے میں نہیں پوچھا تھا۔

"اپنی کار سٹی پولیس اسٹیشن سے آ کر لے جانا"۔ تنویر نے ادھیڑ عمر سے مخاطب ہو کر کرخت لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس نے تیزی سے کار آگے بڑھا دی اور سڑک پر کھڑی کاروں کے درمیان سے وہ اس کار کو نہایت مہارت اور تیزی سے نکالتا لے گیا اور پھر وہ ایک موڑ کاٹ کر ایک چھوٹی سڑک پر سے ہوتا ہوا مین روڈ پر آ گیا۔ مین روڈ پر آتے ہی اس نے کار فل سپیڈ پر چھوڑ دی۔ وہ جولیا اور صفدر کو جلد سے جلد کسی ہسپتال میں پہنچانا چاہتا تھا اس لئے وہ کار کو پوری رفتار سے دوڑا رہا تھا اس وقت وہ نہ سڑک پر موجود دوسری کاروں کی پرواہ کر رہا تھا اور نہ سگنلز کی۔ وہ سگنلز توڑتا ہوا کار دوڑا رہا تھا۔ جس کی وجہ سے دو

ٹریفک سارجنٹ کی موٹر سائیکلیں سائرن بجاتی ہوئیں اس کے پیچھے لگ گئی تھیں۔ تنویر سڑک پر موجود دوسری کاروں کو نہایت خوفناک انداز میں اوور ٹیک کرتا ہوا کار نکالتا لئے جا رہا تھا وہ جس قدر تیزی سے کار چلا رہا تھا اور اوور ٹیک کر رہا تھا دوسری کاروں کے سوار بے اختیار خوف سے کانپ اٹھتے تھے اور بے اختیار اپنی کاروں کو بریک لگانے پر مجبور ہو جاتے تھے۔

تنویر جس تیزی سے کار کو دوڑا رہا تھا اسی رفتار سے اس کے پیچھے ایک نیلے رنگ کی کار بھاگی چلی آ رہی تھی۔ اس کار میں ایک مقامی غنڈہ سوار تھا جس کی شکل بلڈاگ جیسی تھی اس کے چہرے پر بلا کی سختی اور سفاکی نظر آ رہی تھی۔ نہایت تیزی سے اس نے کار چلاتے ہوئے اپنی گود میں رکھا ہوا ایک لمبی نال والا ریوالور اٹھایا اور کھڑکی سے ہاتھ باہر نکال دیا۔ اس نے سب سے پہلے تنویر کی کار کے پیچھے جاتے ہوئے ایک ٹریفک سارجنٹ کا نشانہ لے کر فائر کیا۔ تیز رفتار کار ہونے کے باوجود اس کا نشانہ بے داغ تھا۔ گولی موٹر سائیکل سوار ٹریفک سارجنٹ کی عین کمر میں لگی تھی۔ اسی لمحے ٹریفک پولیس کے سارجنٹ کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ فضا میں اچھل کر سڑک پر گر کر دور تک لڑھکتا چلا گیا۔ جبکہ اس کی موٹر سائیکل سڑک پر بری طرح الٹتی پلٹتی ہوئی اور کاروں سے ٹکراتی ہوئی اس سے دور جا گری تھی۔ اپنے ایک ساتھی کا حشر دیکھ کر دوسرا سارجنٹ بوکھلا گیا تھا مگر اسی لمحے بلڈاگ جیسی شکل والے غنڈے نے اس پر بھی گولی چلا دی۔

اس سارجنٹ کا بھی حال اپنے ساتھی سے مختلف نہیں ہوا تھا۔ اس کا تڑپتا ہوا جسم عین سڑک کے درمیان گرا تھا جس کی وجہ سے کئی گاڑیاں اسے بری طرح سے کچلتی ہوئیں گزر گئی تھیں اور سڑک کاروں کی تیز بریکوں کی آوازوں سے بری طرح سے گونج اٹھی تھی۔

ان دونوں سارجنٹوں کو نشانہ بنا کر بلڈاگ جیسی شکل والے غنڈے نے اپنی کار کی رفتار اور زیادہ تیز کر لی اور پھر وہ سڑک پر موجود کاروں کو اوور ٹیک کرتا ہوا عین تنویر کی کار کے پیچھے آ گیا۔ اس غنڈے نے ریوالور کا رخ تنویر کی کار کی طرف کرتے ہوئے کار کے ایک پچھلے ٹائر کا نشانہ لے کر ٹریگر دبا دیا۔ یکے بعد دیگرے دو دھماکے ہوئے ایک دھماکہ گولی چلنے کا تھا جبکہ دوسرا دھماکہ تنویر کی کار کا ٹائر برسٹ ہونے کا تھا۔ جیسے ہی تنویر کی کار کا ٹائر برسٹ ہوا کار کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ دوسرے ہی لمحے کار دائیں طرف جھکی۔ تنویر نے کار کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی مگر بے سود۔ کار انتہائی تیز رفتار ہونے کی وجہ سے کسی بھی طرح اس کے کنٹرول میں نہ رہ سکی اور تنویر کو اپنی کار کسی لٹو کی طرح گھومتی ہوئی اور ہوا میں اچھلتی ہوئی نظر آنے لگی۔ کار یکلخت الٹی تھی اور ایک کار سے ٹکرا کر سڑک پر بری طرح الٹتی پلٹتی اور کاروں سے ٹکرا کر اچھلتی ہوئی سڑک پر دور تک گھسٹتی چلی گئی اور پھر ایک خوفناک دھماکے سے تنویر کی کار سامنے موجود ایک عمارت سے ٹکرائی اور اس کی دیوار توڑتی ہوئی عمارت میں گھستی چلی گئی اور عمارت کا ملبہ اس کار پر گرتا چلا گیا۔

شوٹر کا نشانہ بے داغ اور بے خطا تھا اس نے نہ صرف دونوں ٹریفک سارجنٹس کو ہٹ کر دیا تھا بلکہ تنویر کی کار کا ٹائر برسٹ کر کے اس نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ انتہائی ماہر اور انتہائی زیرک نشانے باز تھا۔ کار کے الٹنے پلٹنے، کاروں سے ٹکرانے، اچھلنے اور پھر عمارت کی دیوار سے ٹکرانے کے بعد جو حشر ہوا تھا سو ہوا تھا لیکن اس کار میں موجود جولیا اور صفدر جو پہلے ہی شدید زخمی تھے کے ساتھ ساتھ تنویر کا بھی جو حشر ہوا ہو گا وہ اظہر من الشمس تھا۔

عمران کے جسم میں عجیب سی سنسناہٹ ہو رہی تھی۔ وہ بار بار آنکھیں کھول اور بند کر رہا تھا۔ اس نے یکلخت اپنا سانس روکا اور اپنی مخصوص یوگا کی ایک مشق دوہرانے لگا۔ وہ اپنے تنفس اور ذہن کے زور سے اپنے مفلوج شدہ جسم کو حرکت دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس عمل کے ذریعے اس کی رگوں میں دوڑتے ہوئے خون کی رفتار یکلخت تیز ہو گئی تھی اور پھر چند ہی لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت ہونا شروع ہو گئی۔ اب عمران نے اپنے دوسرے اعضاء کو بھی ایک خاص انداز میں حرکت دینی شروع کر دی تھی جس کی وجہ سے چند ہی لمحوں میں وہ پوری طرح سے حرکت کرنے کے قابل ہو گیا تھا۔

جیسے ہی عمران کے جسم میں حرکت مکمل ہوئی عمران نے اپنا سانس چھوڑتے ہوئے اپنے جسم کو ایک خاص انداز میں جھرجھری لینے والے انداز میں جھٹکا دیا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں زمین سے

اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا جسم مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیوں سے بدستور شہد کی مکھیوں کا چھتہ بنا نظر آ رہا تھا۔ مگر ان زخموں سے خون کا ایک قطرہ بھی نہیں رس رہا تھا۔ عمران نے جوزف کی طرف دیکھا جو گولیوں سے چھلنی زمین پر اوندھا گرا پڑا تھا۔ اس کی آنکھیں بھی کھلی ہوئی تھیں اور وہ مسلسل پلکیں جھپک رہا تھا مگر اس کے جسم کے باقی اعضاء قطعی طور پر ساکت تھے۔

عمران تیزی سے جوزف کی طرف بڑھا اور اس نے جھک کر جوزف کو سیدھا کیا اور ایک ہاتھ اس کی ناک اور منہ پر رکھ دیا۔ جس سے جوزف کا سانس رک گیا۔ عمران نے دوسرے ہاتھ کی ایک انگلی کا ہک سا بنایا اور پھر اس نے انگلی کے ہک کو جوزف کی کنپٹی پر مخصوص انداز میں اور وقفے وقفے سے مارنا شروع کر دیا۔ چند ہی لمحوں بعد جوزف کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ عمران نے اس کی کنپٹی پر مزید ہک مارے تو جوزف کے جسم میں بھی کچھ دیر بعد حرکت شروع ہو گئی اور پھر اس نے عمران کے ہاتھوں میں بری طرح سے تڑپنے والے انداز میں ہاتھ پیر مارنے شروع کر دیئے۔ اسی لمحے عمران نے اس کے ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔ جیسے ہی عمران نے جوزف کے منہ سے ہاتھ ہٹایا جوزف نے اس زور زور سے سانس لینا شروع کر دیا جیسے سٹیم انجن چل رہا ہو۔ اس نے جلدی جلدی اپنا سانس درست کیا اور پھر وہ جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بب، باس۔ یہ۔ یہ ...." جوزف نے اپنے اور عمران کے جسم

پر بنے ہوئے لاتعداد گولیوں کے نشانات کو دیکھ کر حیرت سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ کیا کر رہا ہے شب دیجور کی ساتویں ناخلف اولاد۔ تمہاری وجہ سے آخر وہ بدبخت یہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو ہی گیا ناں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مم۔ میری وجہ سے۔ مم۔ میں نے کیا کیا ہے باس"۔ جوزف نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کاسٹرو نے تمہارے سر پر منڈلاتی ہوئی رامکاشی کی نیلی جھیل میں بہنے والے سرخ اژدہے کے زرد انڈوں پر بیٹھی ہوئی سیاہ چھپکلیوں کو دیکھ لیا تھا جس کی وجہ سے وہ خوفزدہ ہو کر یہاں سے بھاگ گیا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ جامکا چھپکلیاں مم۔ میرے سر پر۔ اوہ باس، فار گاڈ سیک جامکا چھپکلیوں کا نام نہ لو یہ نحوست کی علامت ہیں۔ اگر آپ میرے سر پر جامکا چھپکلیوں کو دیکھ رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے ہر طرف تباہی اور بربادی پھیلنے والی ہے۔ ایسی تباہی اور بربادی جسے روکنے کے لئے رامکاشی دیوی کو اپنی آنکھوں کی بھینٹ دینا پڑے گی اور اگر رامکاشی دیوی نے اپنی آنکھوں کی بھینٹ دے دی تو یہ ساری دنیا تاریکی میں ڈوب جائے گی"۔ جوزف نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تیری شکل سے تاریکی جو یہاں پھیلی ہوئی ہے اس کا کیا کروں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس آپ میرے کالے رنگ کا مذاق اڑا رہے ہیں"۔ جوزف نے عمران کی بات کا برا مانتے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا تیرے رنگ کی پتنگیں بنا کر اڑاؤں"۔ عمران نے کہا اور جیب سے رومال نکال کر جسم اور لباس پر گولیوں کے نشانوں کو صاف کرنے لگا اور یہ دیکھ کر جوزف کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھیل گئیں کہ رومال پھیرتے ہی جسم اور لباس پر نظر آنے والے زخموں کے نشان یوں غائب ہوتے جا رہے تھے جیسے رنگ کو گیلے کپڑے کے ساتھ آسانی سے صاف کر لیا جاتا ہے۔

"بب۔ باس کاسٹرو نے ہم پر مشین پسٹل سے گولیاں برسائی تھیں اور........"۔ جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ماسٹر کاسٹرو کی حقیقت اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ گو میں نے اسے پوری طرح سے جکڑ رکھا تھا اور تم نے میرے کہنے پر اس کی جامہ تلاشی لے کر اس کی تمام سائنسی چیزیں اس کی جیبوں سے نکال لی تھیں مگر مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ ماسٹر کاسٹرو جیسا کائیاں انسان فرار ہونے کے لئے کوئی نہ کوئی کام ضرور کرے گا۔ میں نے پہلے ہی ایک مشین پسٹل خالی کر کے اس میں رنگ والی گولیاں بھر کر مشین پسٹل میز پر رکھ دیا تھا تاکہ ماسٹر کاسٹرو فرار ہونے کی کوشش میں ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرے تو وہ تیزی اور جلدی میں یہی مشین پسٹل استعمال کرے۔ اس مشین پسٹل سے دھماکے تو ضرور ہوتے ہیں مگر گولیوں کی جگہ اس میں سے رنگ نکلتا ہے جو اس انداز

میں انسانی جسموں پر نشانات ڈالتا ہے جیسے اس کا جسم چھلنی ہو گیا ہو۔

ماسٹر کاسٹرو نے یہی کیا تھا اس نے منہ میں چھپا ہوا نائٹرم گیس کا کیپسول اچانک نکال کر باہر پھینک دیا تھا جس کے پھٹتے ہی فضا میں میرا اور تمہارا وجود ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں مکمل طور پر مفلوج ہو گیا تھا۔ ماسٹر کاسٹرو نے اپنے جسم کے کسی حصے میں شاید اینٹی میگنٹ پاور چھپا رکھا تھا جس کی وجہ سے وہ مفلوج نہیں ہوا تھا اور رسیوں کی گرفت سے آزاد ہونا ایک سیکرٹ ایجنٹ کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہوتا۔ میری توقع کے مطابق اس کی نظر اسی مشین پسٹل پر پڑی تھی۔ اس نے جوش اور جلدی میں اس مشین پسٹل کو اٹھایا اور ہمارے مفلوج جسموں پر بے دریغ فائرنگ کر دی۔ ہمارے جسموں پر سیاہی کی وجہ سے سرخ نشان بن گئے اور بظاہر ہمارا جسم چھلنی ہو گیا۔ وہ اپنی طرف سے ہمیں ہلاک کر کے نکل گیا۔ آیا کچھ سمجھ میں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف عمران کی جانب فاخرانہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

"آپ پر ساگاشا دیوتا نے سایہ کر رکھا ہے اسی لئے آپ کو آنے والے واقعات کی خبر پہلے ہی مل جاتی ہے اور آپ اس کا توڑ اس سے بھی پہلے کر لیتے ہیں"۔ جوزف نے کہا۔

"ہاں میرے سر پر ساگاشا دیوتا کا سایہ ہے مگر اس کا عکس تمہارے جسم پر ثبت ہو گیا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر وہ

اچانک چونک پڑا۔

"اوہ سلیمان، کاسٹرو نے سارا مشین پسٹل ہم پر خالی کر کے یہاں پھینک گیا تھا اور وہ الماری سے اپنی تمام چیزیں بھی نکال کر لے گیا ہے کہیں وہ اپنے کسی خطرناک سائنسی ہتھیار سے سلیمان کو نہ کوئی نقصان پہنچا گیا ہو"۔ عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا اور نہایت تیزی سے دروازے کی طرف بھاگ اٹھا۔ دروازہ کھول کر وہ نہایت تیزی سے راہداری میں آیا اور پھر اسی تیزی کے ساتھ سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ نہایت تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ آپریشن روم میں پہنچا تھا اور پھر زمین پر سلیمان کو خون میں لت پت پڑے دیکھ کر عمران کے چہرے پر واقعی بوکھلاہٹ ناچنے لگی۔ جوزف بھی عمران کے پیچھے دوڑتا ہوا وہیں آ گیا تھا۔ عمران آگے بڑھ کر تیزی سے سلیمان پر جھک گیا۔

"اوہ باس، ماسٹر کاسٹرو نے تو سلیمان کو بھی مار دیا ہے۔ یہ خون"۔ جوزف نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ زندہ ہے۔ جاؤ جلدی سے ایمرجنسی باکس لاؤ"۔ عمران نے جوزف کی بات ۔: بغیر چیخ کر کہا اور جوزف تیزی سے بھاگ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ ایمرجنسی ایڈ باکس لے آیا اور اس نے باکس عمران کو دے دیا۔

"پانی لاؤ"۔ عمران نے کہا تو جوزف سر ہلا کر ایک بار پھر مڑ گیا۔ عمران نے باکس کھولا اور اس میں سے ایک انجکشن نکال کر سلیمان

کو لگا دیا۔ خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے سلیمان کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو رہا تھا۔

جوزف پانی کی ایک بوتل لایا تو عمران نے باکس میں سے ایک چھوٹا سا نشتر نکالا اور پانی سے سلیمان کا زخم صاف کر کے نشتر لے کر اس پر جھک گیا۔ اس کے ہاتھ کسی ماہر سرجن کی طرح کام کر رہے تھے اس نے نشتر سے زخم کاٹ کر سلیمان کے سینے سے ایک چھوٹی سی گولی نکالی اور پھر باکس سے کچھ شیشیاں نکال کر اس کا زخم صاف کر کے اس کی ڈریسنگ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ ڈریسنگ کرنے کے بعد عمران نے سلیمان کو یکے بعد دیگرے مزید دو انجکشن لگائے اور پھر اس کی نبضیں دیکھنے لگا۔

" اس کی حالت اب خطرے سے باہر ہے۔ لیکن بہر حال اسے ہسپتال پہنچانا بہت ضروری ہے۔ جوزف تم اسے فوری طور پر فاروقی صاحب کے ہسپتال لے جاؤ میں انہیں فون کر دیتا ہوں۔ میں اب ہر قیمت پر ماسٹر کاسٹرو کا قصہ ختم کرنا چاہتا ہوں۔ وہ میری توقع سے زیادہ خطرناک ہوتا جا رہا ہے"۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور سلیمان کو دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر تیزی سے باہر نکلتا چلا گیا۔

" بس ماسٹر کاسٹرو اب بہت ہو چکا۔ میں جانتا ہوں تم یہاں سے سیدھے دانش منزل میں ہی جاؤ گے۔ تم نے دانش منزل کا سیٹ اپ تبدیل کر رکھا ہے۔ مگر وہ سیٹ اپ مجھے دانش منزل میں داخل

ہونے سے نہیں روک سکتا۔ اب میں تمہاری قبر دانش منزل میں ہی بناؤں گا"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اٹھ کر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کا آٹومیٹک لاک کھولا اور اس الماری کا ایک خفیہ خانہ کھول کر اس نے اس میں سے ایک بڑا سا باکس نکال لیا۔ باکس الماری کے خانے سے نکال کر عمران نے ایک میز پر رکھا اور اس کے لاک کھولنے لگا۔ باکس کا اس نے ڈھکن اٹھایا اور اس میں سے ایک پرانے زمانے کے بادشاہوں کے دور کا زرہ بکتر نکال کر پہننا شروع کر دیا۔ اس نے لوہے کے ٹکڑے اپنے سینے پر پیروں پر اور بازوؤں پر باندھے تھے اور ایک لوہے کا خود نکال کر سر پر رکھ لیا تھا۔ اس زرہ بکتر میں صرف اتنا فرق تھا کہ اس پر چند چھوٹے چھوٹے بلب سپارک کر رہے تھے اور اس کے بازوؤں پر چند بٹن موجود تھے۔

یہ زیرو میٹل کا بنا ہوا خاص لباس تھا جو عمران نے خاص طور پر بڑی محنت سے تیار کیا تھا۔ اس زیرو میٹل کے لباس کی خاصیت یہ تھی کہ اس کی موجودگی میں نہ اس پر کوئی گولی اثر کر سکتی تھی اور نہ کوئی بم اور نہ ہی کوئی سائنسی آلہ۔ عمران نے اس زیرو میٹل کے لباس کو پہن کر دانش منزل میں داخل ہونے کا پروگرام بنایا تھا۔ اسے یقین تھا کہ زیرو میٹل کی موجودگی میں دانش منزل کا حفاظتی نظام اسے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

عمران زیرو میٹل کا لباس پہن کر زیرو ہاؤس سے باہر نکلا اور پھر

خفیہ راستے سے ہوتا ہوا وہ خفیہ کوٹھی میں آگیا۔اس نے کوٹھی کے پورچ میں موجود ایک کار نکالی اور پھر اس کار میں نہایت تیزی سے دانش منزل کی جانب اڑتا چلا گیا۔

تیز رفتار ڈرائیونگ کرتا ہوا وہ آدھے گھنٹے میں دانش منزل کے قریب پہنچ گیا۔اس نے کار دانش منزل سے کچھ فاصلے پر روک لی تھی۔ اس نے کار کو ایک سائیڈ پر پارک کیا اور خراماں خراماں چلتا ہوا دانش منزل کی طرف بڑھنے لگا۔دانش منزل کے اکھڑے ہوئے گیٹ اور ٹوٹی ہوئی دیوار دیکھ کر عمران بے اختیار چونک اٹھا تھا۔حالانکہ گیٹ کی جگہ اب ایک دیوار سے ایک فولادی چادر نکل کر دوسری دیوار میں گھسی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی جس نے گیٹ کی کمی کو پورا کر دیا تھا۔لیکن اس کے باوجود صاف پتہ چل رہا تھا کہ دانش منزل کے گیٹ کو باقاعدہ دیواروں سے اکھاڑ کر اندر پھینکا گیا تھا۔مگر اس قدر مضبوط اور آہنی گیٹ کو دیواروں سے اکھاڑ پھینکنا آسان نہیں تھا کیونکہ عمران نے اس گیٹ کو خصوصی طور پر تیار کرایا تھا۔

دانش منزل پر ماسٹر کاسٹرو کا قبضہ تھا اور اس نے دانش منزل کا سارا سیٹ اپ تبدیل کر کے اسے اپنی مرضی کے مطابق بنا لیا تھا اور عمران کو اس بات کا بھی یقین تھا کہ زیرو ہاؤس سے فرار ہو کر ماسٹر کاسٹرو نے یقینی طور پر دانش منزل کا ہی رخ کیا ہوگا کیونکہ اس جگہ سے بڑھ کر اس کے لئے اور کوئی بہترین ٹھکانہ نہیں ہو سکتا تھا۔

"لیکن اگر ماسٹر کاسٹرو زیرو ہاؤس سے فرار ہو کر دانش منزل میں آیا

تھا تو اسے گیٹ توڑنے کی کیا ضرورت تھی"۔عمران نے حیرت زدہ انداز میں سوچا۔وہ گیٹ کھولنے اور اس کے بند کرنے کے طریقے سے بخوبی واقف تھا پھر اسے اس طرح گیٹ توڑ کر اندر جانے کی کیا ضرورت تھی۔عمران کے ذہن میں عجیب سی خلش ہونا شروع ہو گئی تھی۔

"ظاہر۔اوہ کہیں یہ کام بلیک زیرو کا تو نہیں"۔اچانک عمران کے ذہن میں جھماکا سا ہوا اور وہ بری طرح سے چونک اٹھا اور پھر جوں جوں وہ سوچتا چلا گیا اسے یقین ہوتا چلا گیا کہ دانش منزل میں اس وقت ماسٹر کاسٹرو نہیں بلکہ بلیک زیرو ہے"۔اس کا مطلب تھا کہ ماسٹر کاسٹرو نے جھوٹ کہا تھا کہ اس نے بلیک زیرو کو ہلاک کر دیا ہے۔عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے سوچا۔بلیک زیرو کے زندہ ہونے کا احساس کر کے اس کے جسم میں سرشاری کی لہریں سی دوڑ گئی تھیں۔وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دانش منزل کے قریب آگیا۔

اس نے گیٹ کی سائیڈ والی دیوار کی طرف دیکھ کر ایک مخصوص اشارہ کیا۔دیوار کے اندر ایک خفیہ کیمرہ لگا ہوا تھا۔جیسے ہی عمران نے اشارہ کیا اسی لمحے فولادی چادر جو گیٹ کی جگہ نصب تھی ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ دائیں طرف والی دیوار میں دھنستی چلی گئی۔عمران نے گیٹ کو سامنے ٹوٹی پھوٹی حالت میں پڑا دیکھا اور اس کی نظر ایک بری طرح سے پچکی ہوئی کار پر پڑی تو اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آگئی۔اس کا شک اب یقین میں بدل گیا تھا کہ

دانش منزل میں بلیک زیرو کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور پھر مختلف راستوں سے ہوتا ہوا سیدھا آپریشن روم میں داخل ہو گیا اور ایکسٹو کی مخصوص کرسی پر بلیک زیرو کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ بلیک زیرو عمران کو زرہ بکتر پہنے حیرت سے دیکھتے ہوئے اس کے احترام میں کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"زیرو میٹل۔ اوہ تو آپ دانش منزل کے حفاظتی نظام سے بچنے کے لئے زیرو میٹل ڈریس پہن کر آئے ہیں"۔ بلیک زیرو نے سلام دعا کے بعد کہا۔

"ہاں۔ یہی ایک لباس تھا جسے پہن کر میں دانش منزل میں داخل ہو سکتا تھا۔ ورنہ جس طرح ماسٹر کاسٹرو نے دانش منزل پر قبضہ کر کے اس کا سیٹ اپ تبدیل کیا تھا مجھے سمجھ میں ہی نہیں آ رہا تھا کہ میں دانش منزل میں کیسے داخل ہو سکتا ہوں۔ لیکن یہ سب کیا ہے وائٹ زیرو۔ تمہیں تو ماسٹر کاسٹرو نے ہلاک کر دیا تھا۔ تم مجھے نہ صرف زندہ نظر آ رہے ہو بلکہ تم دانش منزل میں بھی موجود ہو"۔ عمران نے کہا اس کے لہجے میں واقعی قدرے حیرت کا عنصر تھا۔

"وائٹ زیرو۔ یہ آپ مجھے وائٹ زیرو کیوں کہہ رہے ہیں"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بلیک زیرو میں تمہیں تب کہتا تھا جب تمہارے سر پر گھنے سیاہ بال تھے مگر اب بال جن کا تمہارے سر پر نام و نشان تک نہیں ہے کو

دیکھ کر میں تمہیں بلیک زیرو کیسے کہہ سکتا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ماسٹر کاسٹرو نے مجھے ہی نہیں آپ کو بھی گنجا کر دیا ہے۔ مجھے تو آپ وائٹ زیرو کہہ رہے ہیں میں آپ کو کیا کہوں"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے جواب پر عمران کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"گنجا ایکسٹو"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"اچھا ہنسی مذاق بعد میں ہوتا رہے گا پہلے بتاؤ یہ سارا چکر کیا ہے۔ تم ماسٹر کاسٹرو کے ہتھے کیسے چڑھ گئے اور تم اتنے روز تھے کہاں"۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی سنجیدہ ہو گیا اور اس نے عمران کو اپنے اغوا ہونے کے واقعات سے لے کر ہارڈ کلب سے فرار ہونے اور دانش منزل میں داخل ہونے تک کی ساری تفصیل اسے بتا دی جسے سن کر عمران اس کی جانب ستائشی نظروں سے دیکھنے لگا۔ پھر عمران نے بھی اب تک پیش آنے والے تمام واقعات سے بلیک زیرو کو آگاہ کر دیا جسے سن کر بلیک زیرو خاصا پریشان ہو گیا تھا۔

"اوہ۔ اگر ماسٹر کاسٹرو نے ایکسٹو کے راز سے سیکرٹ سروس کے ممبروں کو آگاہ کر دیا تو"۔ بلیک زیرو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں وہ ایسا نہیں کرے گا۔ اس نے میری اور تمہاری جگہ سنبھالنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وہ پاکیشیا پر ایکسٹو بن کر راج کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے۔ ایکسٹو کی شخصیت ساری دنیا سے چھپی ہوئی ہے وہ

ایکسٹو کو بے نقاب کر کے اپنے پیروں پر کلہاڑا مارنے کی کوشش نہیں کرے گا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ایکسٹو کے رویئے اور طریق کار سے سیکرٹ سروس کے ممبروں کو تو شک ہو گیا ہو گا اور پھر وہ یہ بھی تو سوچتے ہوں گے کہ ان کا چیف اب اس قدر بے دست و پا ہو گیا کہ ایک مجرم اسے آسانی سے اغوا کر سکتا ہے اور دانش منزل پر قبضہ۔ کیا ان باتوں سے سیکرٹ سروس کے ممبروں پر ایکسٹو کا اعتماد اور اس کا رعب قائم رہ سکتا ہے"۔ بلیک زیرو کے لہجے میں بے پناہ تشویش جھلک رہی تھی۔

"سیکرٹ سروس کے ممبران سارے واقعات کے باوجود ایکسٹو کی ذات پر پوری طرح سے بھروسہ کرتے ہیں۔ میں نے ان کو اچھی خاصی ڈوز دے دی ہے۔ ان کے دلوں سے ایکسٹو کا وقار کبھی ختم نہیں ہو گا اور پھر مجرم تو مجرم ہی ہوتے ہیں جن کا انجام برا ہی ہوتا ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے اٹھ کر بلیک زیرو کو غور سے دیکھا اور اس کے سر پر اس نشان کو غور سے دیکھنے لگا جہاں اس کا آپریشن کیا گیا تھا۔ وہ نشان بے حد دھیمہ تھا مگر عمران کی تیز نظروں سے چھپا نہیں رہ سکا تھا۔

"انہوں نے باقاعدہ تمہارے دماغ کا آپریشن کر کے تمہیں ٹیپ کیا تھا۔ تمہارے دماغ کی رگوں میں نیڈلز لگا کر انہوں نے تمہارے شعور تک کو بھی کریدیا تھا۔ لیکن بہرحال یہ ماننا پڑے گا کہ انہوں نے نہ صرف لیزر مشینوں سے تمہارے سر کا زخم بالکل ٹھیک کر دیا

ہے بلکہ مشینی ٹریٹمنٹ سے تمہارے ذہن اور تمہارے جسمانی نظام کو بھی ہر قسم کے نقصان سے بچائے رکھا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں، یہ تو واقعی ہے۔ میرے ساتھ جو کچھ ہوتا رہا تھا اس کی تفصیل مجھے کارٹر نے بتائی تھی مگر جب مجھے ہوش آیا تو مجھے تھوڑی بہت اپنے جسم میں گرانی ضرور محسوس ہوئی تھی مگر اس سے زیادہ نہیں"۔ بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں موجود ہو۔ ماسٹر کاسٹر و زیرو ہاؤس سے نکل چکا ہے۔ اسے تو سیدھا یہیں آنا چاہئے تھا۔ کیونکہ اس جگہ سے بہترین پناہ گاہ اس کے لئے کوئی اور ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ پھر وہ کہاں جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اس خطرناک مجرم نے تو اس بار واقعی ہم دونوں کا ناطقہ بند کر دیا تھا"۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ واقعی ایک خطرناک مجرم ہے۔ اس کا جلد سے جلد ختم ہو جانا بہت ضروری ہے ورنہ وہ واقعی ایکسٹو کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دے گا اور ایکسٹو کی موت پاکیشیا کے مفادات اور سالمیت کے لئے بے حد نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے"۔ عمران نے بھی سنجیدگی سے کہا۔

"تو کیا میں سیکرٹ سروس کے ممبروں کو کال کروں۔ وہ ہوٹلوں، کلبوں، بار رومز اور ایسی دوسری جگہوں پر اس خطرناک مجرم

کو تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ میں انہیں یہ بھی حکم دے دیتا ہوں کہ ماسٹر کاسٹروان میں سے کسی کو بھی نظر آئے تو وہ اسے دیکھتے ہی شوٹ کر دیں"۔ بلیک زیرو نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں، ماسٹر کاسٹرو ایکسٹو کا مجرم ہے اور اسے سزا دینے کا حق بھی ایکسٹو اپنے پاس محفوظ رکھتا ہے۔ ماسٹر کاسٹرو اب صرف اور صرف ایکسٹو کے ہاتھوں ہی ہلاک ہو گا"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن اب اسے تلاش کہاں کیا جائے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کسی نجومی کو بلالو۔ وہی مجرم ایکسٹو کا زائچہ بنا کر بتا سکتا ہے کہ وہ کہاں ہے اور ہم اس تک کیسے پہنچ سکتے ہیں"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا تو بلیک زیرو اپنے بچگانہ سوال پر شرمندہ ہو گیا۔

"چوہان کو کال کرو اور اس سے کہو کہ وہ فاروقی ہسپتال میں جائے اور ڈاکٹر فاروقی سے مل کر مانیٹرنگ روم کے انچارج زیدی سے ایک فلم لے آئے۔ جو لوگ فریگن کو لے گئے ہیں اگر ان کے چہرے سامنے آجائیں تو ان کے ذریعے فریگن اور ماسٹر کاسٹرو کو آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو سر ہلا کر چوہان کے نمبر ملانے لگا۔

"رکو، رکو ایک منٹ"۔ اچانک عمران نے کہا تو بلیک زیرو نمبر ملاتے ملاتے رک گیا اور استفہامیہ نظروں سے عمران کی جانب دیکھنے لگا۔

"چوہان کی بجائے فاروقی ہسپتال کے نمبر ملاؤ۔ جوزف وہاں

سلیمان کو لے گیا ہے وہی واپسی پر زیدی سے فلم لیتا آئے گا"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو اثبات میں سر ہلا کر فاروقی ہسپتال کے نمبر ملانے لگا۔

عمران نے ڈاکٹر فاروقی سے کہہ کر جوزف سے بات کی اور پھر اس نے جوزف کو ہدایات دیتے ہوئے فون بند کر دیا۔ ابھی اس نے فون رکھا ہی تھا کہ اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ایکسٹو"۔ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور عمران بری طرح سے چونک اٹھا۔ اس نے جلدی سے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ آواز ہو بہو اس جیسی تھی اور اس آواز کو سنتے ہی عمران کو یقین ہو گیا کہ دوسری طرف سے بولنے والا ماسٹر کاسٹرو کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ کامیاب نقل میں آواز نکالنے والا یا عمران تھا یا پھر ماسٹر کاسٹرو۔

"اوہ عمران صاحب، آپ۔ میں طاہر بول رہا ہوں۔ آپ کہاں ہیں میرا آپ سے ملنا بہت ضروری ہے۔ آپ جہاں بھی ہیں فوراً دانش منزل میں آجائیں"۔ عمران نے بلیک زیرو کے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا اور حیرت بھری نظروں سے عمران کی جانب دیکھنے لگا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تھوڑی دیر تک آرہا ہوں۔ تم ٹھیک تو ہو نا"۔ ماسٹر کاسٹرو نے عمران کے انداز میں کہا۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔ بس آپ جلد سے جلد پہنچ جائیں"۔ عمران نے بلیک زیرو کے لہجے میں اپنے انداز میں پریشانی پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے میں آ رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے ماسٹر کاسٹرو نے کہا اور اس نے ساتھ ہی رابطہ منقطع کر دیا۔

"لو صیاد خود ہی اپنے جال میں پھنسنے آ رہا ہے"۔ عمران نے رسیور کریڈل پر رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ، یہ ماسٹر کاسٹرو تو واقعی بے حد خطرناک ہے۔ آپ کی اس قدر کامیاب آواز میں نقل کر رہا تھا۔ اگر آپ میرے سامنے نہ ہوتے تو میں یہی سمجھتا کہ آپ مجھ سے خود بات کر رہے ہیں"۔ بلیک زیرو نے حیرت کی شدت سے کہا۔

"ہاں، وہ واقعی بے حد چالاک اور خطرناک آدمی ہے۔ بہر حال وہ ایک بار پھر ایکسٹو سے ٹکر لینے کے لئے آ رہا ہے۔ اس نے جس طرح میری آواز میں تم سے بات کرنے کی کوشش کی ہے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اسے بھی معلوم ہو گیا ہے کہ تم زندہ ہو اور تم دانش منزل میں پہنچ چکے ہو۔ وہ ہر صورت میں دانش منزل میں آنا چاہتا ہے۔ وہ عمران کو ہلاک کر چکا ہے اس لئے وہ عمران بن کر یہاں آنے کی کوشش کرے گا۔ اسے ٹریپ کرنے کا ہمیں اس سے اچھا موقع اور کوئی نہیں مل سکتا۔ تم تہہ خانے میں جا کر سپری آر مشین آن کر دو تاکہ ماسٹر کاسٹرو اپنی کسی سائنسی ایجاد یا پھر ریز سے ہمیں نقصان

پہنچانے کی کوشش نہ کر سکے"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو اثبات میں سر ہلا کر ایک طرف چلا گیا۔ عمران اپنی سیٹ سے اٹھا اور دانش منزل کی کنٹرولنگ مشین کے قریب رکھے ہوئے ایک سٹول پر بیٹھ کر اس ہیوی مشین کو آپریٹ کرنے لگا۔ وہ اب ماسٹر کاسٹرو کو وہاں سے بچ نکلنے کا کوئی موقع نہیں دینا چاہتا تھا۔

دروازہ کھلنے کی آواز سن کر فریگن نے جلدی سے آنکھیں کھول
دیں۔ آنے والا میگ تھا۔
"آؤ میگ کیا رپورٹ لائے ہو"۔ میگ کے قریب آنے پر فریگن
نے میگ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔
"سیکرٹ سروس کے چار افراد کو میرے آدمی ہٹ کر چکے ہیں
چیف۔ جن میں ایک سوئس نژاد لڑکی بھی شامل تھی"۔ میگ نے
مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ کیسے۔ وہ لوگ تمہیں کہاں ملے تھے اور تم کیسے کہہ سکتے ہو
کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہی ممبر تھے"۔ فریگن نے کہا۔ اس
کے لہجے میں حیرت کے ساتھ قدرے جوش تھا۔
"آپ نے سیکرٹ سروس کے ممبروں کے جو حلیے بتائے تھے ان
کے میں نے باقاعدہ سکیچ بنوائے تھے۔ ان سکیچز کو میں نے اپنے

آدمیوں میں تقسیم کر کے سارے شہر میں پھیلا دیا تھا۔ میں نے اپنے
گروپ کے بہترین نشانہ باز اور خطرناک افراد کو پاکیشیا سیکرٹ
سروس کی تلاش پر مامور کیا تھا۔ جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ
ساتھ عمران اور ماسٹر کاسٹرو کو بھی ٹریس کرتے پھر رہے ہیں۔ ان میں
سے میرے ایک آدمی نے مجھے اطلاع دی کہ اس نے ایک نوجوان مرد
اور ایک نوجوان لڑکی کو ایک ریسٹورنٹ میں دیکھا ہے۔ اس نے
فوری طور پر چند خاص آدمیوں کو ریسٹورنٹ کے گرد پھیلا دیا تھا۔
میرے آدمی نے جس کا نام روڈ کر تھا ان دونوں کی میز کے نیچے ڈکٹا فون
لگا دیا تھا۔ اس نے جب ان دونوں کے منہ سے عمران اور ماسٹر کاسٹرو
کا نام سنا تو اسے یقین ہو گیا کہ وہ اس کے مطلوبہ افراد ہیں۔ روڈ کر نے
فوری طور پر ریسٹورنٹ کے باہر موجود اپنے نمبر ٹو جیرنی کو حکم دیا کہ
وہ ان دونوں کی کار میں بم فٹ کر دے۔ اس نے ایسا ہی کیا تھا۔ پھر
جب وہ دونوں ریسٹورنٹ سے باہر جانے لگے تو سوئس نژاد لڑکی نے
دوسری ٹیبل پر بیٹھے ہوئے ایک آدمی کو اشارہ کیا جس پر روڈ کر ٹھٹک
گیا کہ وہ تیسرا شخص بھی انہی کے ساتھ ہے۔ اس نے چونکہ ان دونوں
کی کار میں ریموٹ بم فکس کرنے کے جیرنی کو احکامات دے دیئے تھے
اس لئے وہ خود بیرونی دروازے سے ان کے پیچھے جانے کی بجائے
ریسٹورنٹ کے پچھلے راستے سے ریسٹورنٹ سے باہر آ گیا۔ لڑکی نے
جس نوجوان کو اشارہ کیا تھا وہ بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چلا آیا تھا۔
نوجوان شاید روڈ کر کا تعاقب کرنا چاہتا تھا۔ روڈ کر نے اس نوجوان کو

ذرا بھی محسوس نہ ہونے دیا کہ اسے معلوم ہے کہ وہ اس کا تعاقب کر رہا ہے۔ پھر ایک چھوٹی سی گلی جو بالکل سنسان تھی میں آکر روکر ایک کوڑے کے خالی ڈرم کی آڑ میں ہو گیا۔ نوجوان جو اس کا تعاقب کر رہا تھا اسے روکر کو ڈرم کے پیچھے چھپتا نہ دیکھ سکا تھا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا تو روکر نے اچانک اس کے سامنے آکر اس پر اپنے پاس موجود ریوالور سے فائرنگ شروع کر دی۔ اس نوجوان نے روکر کی فائرنگ سے خود کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی تھی مگر روکر جیسے شوٹر کے ہاتھوں اس کا بچ نکلنا ناممکن تھا۔ روکر نے اس پر سارے کا سارا ریوالور خالی کر دیا تھا۔

ادھر نوجوان مرد اور سوئس نژاد لڑکی کو شاید شک ہو گیا تھا وہ پارکنگ میں اپنی کار تک پہنچے۔ وہ کار میں بیٹھے ہی تھے مگر پھر وہ فوراً کار سے باہر نکل آئے تھے۔ نوجوان نے لڑکی کو بھاگنے کے لئے کہا تو جیرٹی نے جس کے پاس بم کا ریموٹ تھا بم بلاسٹ کر دیا۔ جس کے نتیجے میں ریسٹورنٹ کی ساری پارکنگ ملبے کا ڈھیر بن گئی تھی۔

جیرٹی کچھ دیر وہاں رکا تو اس نے ایک اور نوجوان کو دیکھا جو پاگلوں کی طرح ملبے کا ڈھیر اٹھاتے ہوئے کسی صفدر اور جولیا کو آوازیں دے رہا تھا اور پھر اس نے اس نوجوان کو اسی مرد اور لڑکی کو چند ٹوٹی پھوٹی گاڑیوں کے نیچے سے نکال کر ایک کار میں ڈالتے دیکھا۔ ان دونوں کی حالت بے حد ابتر تھی مگر نوجوان جس جوش و خروش سے ان دونوں کو کار میں لے گیا تھا اس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ ابھی

زندہ ہیں۔ چنانچہ جیرٹی نے ان کی کار کا تعاقب کیا اور انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر جانے والی کار کے ٹائر کو اس نے برسٹ کر دیا جس کے نتیجے میں کار اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور سڑک پر بری طرح سے الٹتی پلٹتی ہوئی ایک عمارت کی دیوار توڑتی ہوئی اس کے اندر گھس گئی۔

جیرٹی نے بتایا تھا کہ جس بری طرح سے کار الٹتی پلٹتی ہوئی سڑک اور کاروں سے ٹکراتی ہوئی عمارت کی دیوار سے ٹکرائی تھی اس کے پرخچے اڑ گئے تھے۔ اس کار میں موجود تینوں افراد کا زندہ بچ نکلنا ناممکن تھا"۔ میگ نے فریگن کو ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ یہ کام کیا ہے تم نے۔ اس طرح اپنے آدمیوں سے کہو کہ وہ دوسرے افراد پر بھی نظر رکھیں۔ جس جگہ خوفناک حادثہ ہوا ہے اس جگہ سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبر بھی یقیناً کسی نہ کسی کلیو کے لئے وہاں پہنچیں گے۔ ان کو بھی کسی صورت میں زندہ نہیں رہنا چاہئے"۔ فریگن نے کہا۔

"میں نے وہاں روکر، جیرٹی اور دوسرے چند آدمیوں کو تعینات کر دیا ہے۔ سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبروں کو بھی یقیناً پہچان لینے میں کامیاب ہو جائیں گے"۔ میگ نے کہا۔

"ان کے ساتھ ساتھ مجھے عمران اور ماسٹر کاسٹرو کی بھی موت چاہئے میگ۔ عمران اور ماسٹر کاسٹرو ان سے کہیں زیادہ زیرک اور خطرناک ہیں"۔ فریگن نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ کو بتایا ہے ناں چیف کہ میں نے اپنے بہترین ایکسپرٹ ہر طرف پھیلا رکھے ہیں جو میک اپ میں ہونے کے باوجود ان لوگوں کو آسانی سے ٹریس کرنے کا گر جانتے ہیں۔ آپ بہت جلد یہ خوشخبری بھی سن لیں گے"۔ میگ نے پراعتماد لہجے میں کہا۔

"میری اطلاع کے مطابق علی عمران کا زیادہ ملنا جلنا سیکرٹری داخلہ سر سلطان سے بہت ہے۔ اگر تمہارے آدمی سر سلطان کو اٹھا لائیں تو اس سے ہم آسانی کے ساتھ علی عمران کے بارے میں پوچھ سکتے ہیں"۔ فریگن نے کہا۔

"علی عمران کے ایک دو ٹھکانوں سے تو میں بھی واقف ہوں چیف۔ اس کا ایک پتہ تو کنگ روڈ فلیٹ نمبر دو سو کا ہے۔ دوسرا ٹھکانہ اس کا ایک رانا ہاؤس نامی عمارت ہے۔ میں نے ان دونوں ٹھکانوں پر بھی اپنے آدمی تعینات کر رکھے ہیں مگر تاحال اس طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ رہی بات سر سلطان کی تو شاید آپ کو معلوم نہیں جیگر گروپ کے آدمیوں نے سیکرٹری داخلہ کی پوری بلڈنگ کو اڑا دیا ہے۔ جس وقت انہوں نے سیکرٹری داخلہ کی عمارت پر حملہ کیا تھا اس وقت ورکنگ ٹائم تھا دفتر کا سارا عملہ وہاں موجود تھا۔ جیگر نے عمارت پر بم، راکٹ اور منی میزائل برسائے تھے۔ جس کی وجہ سے عمارت تنکوں کی طرح فضا میں بکھر گئی تھی۔ اس کے ساتھ لامحالہ عمارت میں موجود افراد کے بھی ٹکڑے اڑ گئے ہوں گے۔ جن میں سر سلطان بھی شامل ہیں۔ کیونکہ اس کے بعد سے وہ کہیں

نہیں دیکھے گئے تھے"۔ میگ نے کہا۔

"جیگر گروپ۔ اوہ مگر جیگر گروپ کو سیکرٹری داخلہ کے دفتر کو اڑانے کی کیا ضرورت تھی"۔ فریگن نے چونک کر کہا اور حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ میں نہیں جانتا چیف۔ البتہ خبر ملی ہے کہ کنگسٹن روڈ پر جیگر گروپ اور کچھ لوگوں کے درمیان زبردست معرکہ ہوا تھا جس کے نتیجے میں جیگر اور اس کے تمام ساتھی مارے گئے ہیں"۔ میگ نے کہا۔

"اوہ کہیں یہ ساری کارروائیاں ماسٹر کا سرڈو تو نہیں کرا رہا۔ مگر وہ ایسا کیوں کر رہا ہے"۔ فریگن نے کہا۔

اسی لمحے کمرے میں پڑے ہوئے ایک میز پر موجود فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ ٹیلی فون کی گھنٹی سن کر میگ اور فریگن چونک پڑے۔

"سارسن بول رہا ہوں باس"۔ دوسری طرف سے ایک منحنی سی مگر بے حد مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بولو"۔ میگ نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

"دو افراد آئے ہیں باس۔ آپ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"خود کو بلیک روز آرگنائزیشن کا ممبر بتا رہے ہیں۔ ان کے پاس بلیک روز کا نشان بھی ہے۔ وہ آپ سے کوئی سپیشل ڈیل کرنا چاہ رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سپیشل ڈیل۔ اوہ ٹھیک ہے۔ انہیں میرے آفس میں پہنچا دو

میں وہیں آرہا ہوں"۔ میگ نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے فون بند کر دیا۔

"کس کا فون تھا"۔ فریگن جو غور سے میگ کی طرف دیکھ رہا تھا اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"زیرزمین دنیا سے تعلق رکھنے والی ٹاپ کلاس بلیک روز آرگنائزیشن مجھ سے سپیشل ڈیل کرنا چاہتی ہے"۔ میگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم ڈیل کروان کے ساتھ۔ میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں۔ ضرورت ہوگی تو میں تمہیں بلالوں گا"۔ فریگن نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا تو میگ سرہلاتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا اور اس کے کمرے سے باہر جاتے ہی فریگن نے اطمینان بھرے انداز میں آنکھیں موند لیں۔

ماسٹر کاسٹرو آندھی اور طوفان کی طرح کار اڑاتا ہوا دانش منزل پہنچا تھا۔

دانش منزل پر گیٹ کی جگہ آہنی دیوار دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے۔ اسے بلیک زیرو پر شدید غصہ آرہا تھا جس نے ہارڈ کلب کو تباہ کر دیا تھا۔ ہارڈ کلب میں اس کے بہترین ساتھی جن میں اس کا نائب کارٹر بھی شامل تھا مارا گیا تھا۔ ماسٹر کاسٹرو اپنے ساتھیوں کا بلیک زیرو سے انتقام لینا چاہتا تھا۔

ماسٹر کاسٹرو اس بات پر حیران تھا کہ بلیک زیرو آخر دانش منزل میں گھسنے میں کامیاب کیسے ہو گیا۔ اس نے دانش منزل کا سارا سیٹ اپ تبدیل کر دیا تھا اور دانش منزل میں داخل ہونے والے تمام خفیہ راستوں کو بھی اس نے سیلڈ کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے دانش منزل کے گٹر ہول میں بھی ایسا زہریلا کیمیکل پھیلا دیا تھا کہ اگر

عمران یا بلیک زیرو مین ہول میں بھی داخل ہو کر دانش منزل میں آنے کی کوشش کرتے تو ان کے جسم وہیں گل سڑ جاتے۔

تمام راستے بند ہونے کے باوجود بلیک زیرو دانش منزل میں تھا اور اس نے ایکسٹو کی آواز میں جس طرح بات کی تھی اس سے پتہ چلتا تھا کہ وہ نہ صرف پوری طرح سے نارمل ہے بلکہ وہ آپریشن روم میں بھی موجود ہے۔

ماسٹر کاسٹرو نے کار دانش منزل کی آہنی دیوار کے قریب روک کر تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو اچانک ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ آہنی دیوار سائیڈ کی دیوار میں دھنستی چلی گئی۔

پورچ میں اکھڑے ہوئے گیٹ اور ٹوٹی پھوٹی کار دیکھ کر اسے اندازہ ہو گا کہ بلیک زیرو کیسے دانش منزل میں داخل ہوا ہو گا۔ اس نے کار آگے بڑھائی اور ٹوٹی پھوٹی کار کے قریب لے جا کر روک دی۔ اس کے کار اندر لاتے ہی عقب میں آہنی دیوار ایک بار پھر پھیلتی چلی گئی تھی۔

ماسٹر کاسٹرو نے کار کا انجن بند کیا اور کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

"السلام وعلیکم مائی ڈیئر"۔ اچانک ماسٹر کاسٹرو کو ایک شوخ آواز سنائی دی اور ماسٹر کاسٹرو اس بری طرح سے اچھل پڑا جیسے یکلخت اس کے پیروں میں ہینڈ گرنیڈ آ پھٹا ہو۔ وہ کسی زخمی سانپ کی طرح پلٹا تھا اور پھر اپنے سامنے عمران کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ

گئیں۔ اس کے سامنے عمران کھڑا تھا۔ اس نے پرانے زمانے کا زرہ بکتر پہن رکھا تھا۔ اس کے چہرے پر شرارت آمیز مسکراہٹ تھی اور وہ ماسٹر کاسٹرو کی طرف یوں آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے دیکھ رہا تھا جیسے اس کے سامنے دنیا کا نواں عجوبہ موجود ہو۔

"تت، تم"۔ ماسٹر کاسٹرو کے حلق سے بے اختیار نکلا۔

"میں تت، تم نہیں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہوں میرے ہمشکل بھائی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم زندہ ہو۔ اوہ، اوہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ ماسٹر کاسٹرو نے حیرت کی شدت سے کہا۔ حیرت کی زیادتی کی وجہ سے اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے واقعی اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو کہ اس کے سامنے عمران زندہ حالت میں موجود ہے۔ یہاں تک کہ اس کے جسم پر زخموں کے نشان بھی نظر نہیں آ رہے تھے۔ حالانکہ ماسٹر کاسٹرو نے مشین پسٹل سے اس کے جسم کو شہد کی مکھیوں کا چھتہ بنا دیا تھا۔

"میں زندہ ہوں۔ ارے نہیں مجھے مرے تو صدیاں گزر چکی ہیں۔ وہ تو میری روح اٹکی ہوئی ہے جو کسی بھی صورت میں اوپر جانے کا نام ہی نہیں لے رہی۔ نہ ہی کسی کے بم دھماکے کا فائدہ ہوتا ہے اور نہ گولیاں چلانے کا۔ اب دیکھو تم نے پھر اتنی گولیاں برسائی تھیں کہ میرا جسم چھلنی ہو گیا تھا۔ مگر تمہارے جاتے ہی میرے جسم کے

سوراخ خودبخود بند ہو گئے تھے۔ کیوں نہ ہوتے میں انسان تھوڑا ہی
ہوں۔ میرا تعلق تو اعلیٰ قسم کے ڈھیٹ بھوتوں سے ہے"۔ عمران نے
بدستور مسکراتے ہوئے کہا تو ماسٹر کاسٹرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ
لئے۔

"تم واقعی انسان نہیں ہو سکتے۔ میں نے تم پر بے تحاشہ گولیاں
برسائی تھیں۔ تمہارے جسم پر عام لباس تھا۔ تم نے بلٹ پروف
لباس نہیں پہن رکھا تھا۔ پھر تم بچ کیسے گئے اور گولیاں کہاں
گئیں"۔ ماسٹر کاسٹرو نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت ٹپک
رہی تھی۔

"ادھر ادھر آوارہ گردی کرنے کے لئے نکل گئی ہوں گی"۔ عمران
نے کہا۔

"بلیک زیرو کہاں ہے"۔ ماسٹر کاسٹرو نے غور سے عمران کی طرف
دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بلیک زیرو۔ تمہارا مطلب جوزف سے ہے جو سر سے لے کر
پیروں تک بلیک بلکہ ڈارک ہے۔ لیکن وہ بھی زیرو ہونے سے بچ گیا
ہے۔ تمہاری چلائی ہوئی گولیوں نے اس افریقی بھوت پر بھی کوئی اثر
نہیں کیا تھا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا جوزف بھی زندہ ہے"۔ عمران کی بات سن کر ماسٹر کاسٹرو
ایک بار پھر چونک پڑا تھا۔

"ہاں، اس بدبخت کو تو افریقہ کے جنگلوں کی دلدلوں اور غاروں

میں چھپے ہوئے دیوتا ہی مار سکتے ہیں۔ مگر وہ بھی جوزف کو مارنے سے
گھبراتے ہیں۔ جوزف کو دیکھ کر ان کے اپنے ہی دیوتا کوچ کر جاتے
ہیں"۔ عمران نے بدستور حماقت زدہ لہجے میں کہا۔

"میں طاہر کے بارے میں پوچھ رہا ہوں"۔ ماسٹر کاسٹرو نے سرد
لہجے میں کہا۔

"طاہر کے بارے میں کیا پوچھ رہے ہو تم"۔ عمران نے اسی انداز
میں کہا۔

"وہ کہاں ہے"۔ ماسٹر کاسٹرو غرایا۔

"وہ، کون وہ"۔ عمران نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمران میں سنجیدہ ہوں"۔ ماسٹر کاسٹرو نے کاٹ کھانے والے
لہجے میں کہا۔

"ہائیں سنجیدہ۔ ارے باپ رے۔ شکل و صورت اور آواز سے تو
تم مذکر معلوم ہو رہے ہو۔ پھر یہ مونث والا نام"۔ عمران نے اچھل
کر پیچھے ہٹتے ہوئے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ماسٹر کاسٹرو کی جانب دیکھتے
ہوئے کہا۔ جیسے اسے خطرہ ہو کہ اس کے سامنے واقعی کوئی صنف
نازک موجود ہو۔ اس کی بات سن کر ماسٹر کاسٹرو نے غضبناک انداز
میں ہونٹ بھینچ لئے تھے۔ اس نے اچانک جیب سے ایک چھوٹی نال
والا چھوٹا سا پسٹل نکال لیا جس تیزی سے اس نے جیب میں ہاتھ ڈال
کر پسٹل نکالا تھا عمران واقعی اس کی پھرتی پر حیران رہ گیا تھا۔

"پپ، پسٹل۔ ارے باپ رے"۔ عمران نے خوفزدہ ہونے کی

ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

"آخری بار پوچھ رہا ہوں بتاؤ کیا بلیک زیرو یہاں موجود ہے"۔ ماسٹر کاسٹرو نے حلق کے بل غراتے ہوئے کہا۔

"اسی سے پوچھ لو۔ مم۔ مجھے کیا معلوم"۔ عمران نے جواب دیا تو ماسٹر کاسٹرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے اچانک پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ پسٹل کی نال سے نیلے رنگ کی روشنی کی دھار نکل کر یکلخت عمران پر جا پڑی۔ دوسرے ہی لمحے عمران کے حلق سے ایک دلدوز چیخ نکل گئی اور اس نے اچانک اس بری طرح سے لرزنا اور جھٹکے کھانے شروع کر دیئے جیسے اس کے جسم سے الیکٹرک تار چھو گئے ہوں اور اسے مسلسل شاک لگ رہے ہوں۔ ماسٹر کاسٹرو نے یکلخت پسٹل کے ٹریگر سے انگلی ہٹائی اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کبھی عمران اور کبھی اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پسٹل کو دیکھنے لگا۔ عمران بدستور بری طرح سے لرز رہا تھا اور اس کے دانت اس بری طرح سے بج رہے تھے جیسے اسے شدید سردی لگ رہی ہو۔

"اپنی یہ اداکاری بند کرو۔ یہ سٹار کاسک پسٹل ہے جس کی شعاع سے انسان جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ تم ہونہہ۔ تم پر سٹار کاسک ریز کا اثر نہیں ہوا اس کا مطلب ہے کہ تم نے یہاں بلیو کیروٹ ریز کا جال پھیلا رکھا ہے جس کی موجودگی میں ہر قسم کے عام اور سائنسی ہتھیار فیل ہو جاتے ہیں"۔ ماسٹر کاسٹرو نے غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور عمران کے بجتے ہوئے دانت اور لرزتا ہوا جسم یکلخت رک گیا۔

"سٹار کاسک اوہ۔ تم نے مجھ پر سٹار کاسک ریز پھینکی تھی۔ میں سمجھ رہا تھا تم نے مجھ پر الیکٹرک ریز کا وار کیا ہے"۔ عمران نے پرسکون انداز میں منہ چلاتے ہوئے کہا۔

"عمران زیرو ہاؤس میں تو تم میرے ہاتھوں بچ گئے تھے مگر یہاں تم میرے ہاتھوں کسی بھی طرح سے نہیں بچ سکو گے۔ اب یا تم زندہ رہو گے یا میں"۔ ماسٹر کاسٹرو نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"تو ایسا کرو کہ تم مر جاؤ۔ زندہ میں رہ لیتا ہوں۔ کیا خیال ہے اچھا آئیڈیا ہے ناں"۔ عمران نے ننھے بچے کی طرح قلقاری مارتے ہوئے کہا۔ ماسٹر کاسٹرو کے حلق سے زخمی بھیڑیئے جیسی غراہٹ نکلی اور اس نے اچانک عمران پر چھلانگ لگا دی۔ لیکن عمران پہلے ہی ہوشیار تھا وہ تیزی سے ایک طرف ہو گیا اور ماسٹر کاسٹرو عمران کے پیچھے موجود دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس نے انتہائی پھرتی سے اپنے دونوں ہاتھ دیوار سے لگا دیئے تھے ورنہ وہ جس تیزی سے دیوار کی طرف گیا تھا اس کا چہرہ ضرور مسخ ہو جاتا۔

وہ تیزی سے پلٹا اور اس نے عمران کے قریب آتے ہی اس کے پہلو میں کرانے کا زبردست وار کیا اس بار عمران مار کھا گیا تھا اور وہ پہلو کے بل فرش پر جا گرا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھل کر اٹھتا ماسٹر کاسٹرو نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر ٹھوکر رسید کر دی مگر عمران نے اچانک پلٹا کھاتے ہوئے نہ صرف اس کے حملے سے خود کو بچا لیا بلکہ اس نے اچانک ماسٹر کاسٹرو کی ایک ٹانگ پکڑ کر اسے

الٹا دیا مگر زمین پر گرتے ہی وہ قلابازی کھا کر ایک بار پھر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ عمران نے بھی اٹھنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔

ماسٹر کاسٹرو کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے مگر عمران کے چہرے پر بلا کا اطمینان تھا جیسے وہ لڑ نہ رہا ہو بلکہ کسی چھوٹے سے بچے کو بہلانے کی کوشش کر رہا ہو۔

ماسٹر کاسٹرو نے عمران کو ڈاج دینے کے لئے اچانک اپنا بایاں ہاتھ اٹھایا اور پھر انتہائی تیزی اور پھرتی سے اس نے دائیں ہاتھ کی کھڑی ہتھیلی کی ضرب عمران کی گردن پر مارنے کی کوشش کی مگر عمران بھلا اس آسانی سے کیسے ڈاج کھا سکتا تھا اس نے اچانک چھلانگ لگائی اور اچھل کر ایک زوردار فلائنگ کک ماسٹر کاسٹرو کے سینے پر دے ماری۔ ماسٹر کاسٹرو اچھل کر دور جا گرا۔ عمران بھی فلائنگ کک لگانے کی وجہ سے مخالف سمت میں گر پڑا تھا۔ عمران اس سے پہلے کہ اٹھنے کی کوشش کرتا ماسٹر کاسٹرو نے لیٹے لیٹے اس پر حملہ کر دیا۔ اس نے بوٹ کی زوردار ٹھوکر عمران کی ٹھوڑی پر ماری جس سے عمران کا منہ گھوم گیا تھا۔ ماسٹر کاسٹرو نے اس کے پہلو میں بوٹ کی ٹھوکر مارنے کی کوشش کی مگر عمران زخمی سانپ کی تیزی سے پلٹا اور اس نے ماسٹر کاسٹرو کی ٹانگ پکڑ کر اسے پورے زور سے مروڑ دیا جس سے ماسٹر کاسٹرو کا جسم پلٹ گیا مگر اس نے اچانک دوسرے پیر کو حرکت دی۔ یہ ٹھوکر عمران کے چہرے پر پڑتی [illegible] عمران نے جھٹکا [illegible] جسم کو ایک خاص انداز میں گھمایا اور اچھل کر ماسٹر کاسٹرو پر سوار ہو گیا۔

اس نے ماسٹر کاسٹرو کی گردن پر ایک زوردار مکہ مارا مگر ماسٹر کاسٹرو میں جیسے کسی جنگلی بھینسے کی سی طاقت تھی اس نے اپنے جسم کو اس زور سے جھٹکا دیا کہ عمران اس کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف جا گرا اور پھر دونوں ایک ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کچھ بھی ہو عمران آج میں تمہیں کسی قیمت پر زندہ نہیں چھوڑوں گا"۔ ماسٹر کاسٹرو نے کہا اور بجلی کی سی تیزی سے عمران پر جھپٹ پڑا مگر عمران نے اپنی جگہ کھڑے کھڑے کسی مینڈک کی طرح اس پر چھلانگ لگائی اور ماسٹر کاسٹرو کو ایک بار پھر ٹانگیں مار کر نیچے گرنے پر مجبور کر دیا۔ ماسٹر کاسٹرو نے زمین پر گرتے ہی جیب سے کوئی چیز نکال کر عمران کی طرف اچھال دی۔ وہ ایک سیاہ رنگ کا بٹن تھا جو عمران کے پیروں کے قریب گرا تھا مگر بٹن زمین پر گر کر ایک دو چکر کاٹ کر رک گیا تھا۔

"بلیک بلاسٹر۔ ہونہہ۔ تم بلیک بلاسٹر تو کیا اس وقت یہاں ایٹم بم بھی مار دو گے تو وہ بھی ناکارہ ہو جائے گا۔ کیوں بھول رہے ہو یہاں بلیو کیروٹ ریز پھیلی ہوئی ہیں"۔ عمران نے ہنس کر کہا اور ماسٹر کاسٹرو غرا کر اٹھا اور پھر وہ کسی توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح عمران کی طرف آیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ جنگلی بھینسے کی طرح عمران کے سینے پر ٹکر مار کر اس کی پسلیاں توڑ دے گا مگر جیسے ہی وہ عمران کے قریب پہنچا عمران نے اپنے جسم کو ایک طرف موڑتے ہوئے اچانک اس کے چہرے پر پنچ مار دیا۔ اس بار ماسٹر کاسٹرو بری

طرح سے اچھل کر گرا تھا۔ اب عمران کی باری تھی اس نے زمین پر گرے ہوئے ماسٹر کاسٹرو پر بری طرح سے ہاتھ پیر چلانے شروع کر دیئے۔ ماسٹر کاسٹرو کا جسم جیسے فولاد کا بنا ہوا تھا اس کے منہ سے ہلکی سی بھی کراہ کی آواز نہیں نکل رہی تھی یوں لگ رہا تھا جیسے اسے عمران کے مکوں اور ٹھوکروں کا ذرا بھی احساس نہ ہو رہا ہو۔ اس نے اچانک سیدھے ہو کر عمران کے پیٹ پر اپنی ٹانگ رکھ کر اس کی گردن پر ہاتھ مارتے ہوئے عمران کو دوسری طرف اچھال دیا۔

وہ دونوں اب شدید غصے میں آگئے تھے اور انہوں نے جیسے واقعی تہیہ کر لیا تھا کہ وہ اس وقت تک لڑتے رہیں گے جب تک ان دونوں میں سے کوئی ایک ختم نہیں ہو جاتا۔

ماسٹر کاسٹرو اور عمران کی لڑائی لحہ بہ لحہ شدت اختیار کرتی جا رہی تھی۔ دونوں ایک دوسرے پر یکساں بھاری پڑ رہے تھے۔ نہ ماسٹر کاسٹرو شکست ماننے پر تیار تھا اور نہ عمران۔ جوڈو کراٹے اور مارشل آرٹس کا دونوں بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کو اٹھا اٹھا کر پٹخ رہے تھے۔ مگر دونوں زمین پر گرتے ہی یوں اٹھ کھڑے ہوتے تھے جیسے یا تو زمین ربڑ کی بنی ہوئی ہو جو انہیں فوراً اچھال دیتی تھی یا پھر ان کے جسموں پر سپرنگ لگے ہوں جس کی وجہ سے وہ یکلخت اچھل کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور بلیک زیرو اچانک ہاتھ میں ایک ریوالور لئے ہوئے باہر آگیا۔ اس سے پہلے کہ عمران اور ماسٹر کاسٹرو

اسے دیکھتے اچانک بلیک زیرو نے زمین پر گرے ہوئے ماسٹر کاسٹرو پر فائر کر دیا۔ گولی ٹھیک ماسٹر کاسٹرو کے کاندھے پر پڑی تھی۔ ماسٹر کاسٹرو کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ زمین پر بری طرح سے لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ اس سے پہلے کہ بلیک زیرو اس پر دوسری گولی چلا کر اس کا قصہ ہمیشہ کے لئے پاک کر دیتا اچانک عمران نے ٹانگ مار کر بلیک زیرو کے ہاتھ سے اس کا پسٹل دور پھینک دیا۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو بلیک زیرو"۔ عمران نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ وہ نہایت خوفناک نظروں سے بلیک زیرو کو گھور رہا تھا۔

"وہ م۔ میں۔ میں وہ۔ وہ ...." عمران کو اپنی طرف خوفناک نظروں سے گھورتا پا کر بلیک زیرو نے بوکھلا کر کہا۔

"ماسٹر کاسٹرو میرا شکار تھا اس نے فیصلہ کیا تھا کہ آج یہ زندہ رہے گا یا میں۔ پھر تمہیں اس پر گولی چلانے کا حق کس نے دیا ہے"۔ عمران نے گرج کر کہا اور اس بار بلیک زیرو عمران کا لہجہ سن کر بچ مچ بری طرح سے کانپ اٹھا تھا۔ عمران تیزی سے ماسٹر کاسٹرو کی طرف بڑھا جو زمین سے اٹھ کر انتہائی کینہ توز نگاہوں سے عمران اور بلیک زیرو کو گھور رہا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ زخمی کاندھے پر تھا جہاں سے خون رس رس کر اس کے ہاتھوں پر آگیا تھا۔

"سوری ماسٹر کاسٹرو۔ بلیک زیرو نے ہم دونوں کی لڑائی میں دخل اندازی کر کے غلط کام کیا ہے۔ تم چاہو تو ہم اس لڑائی کو یہیں روک دیتے ہیں۔ میں تمہارے زخم سے گولی نکال کر ڈریسنگ کر دیتا ہوں

جب تم ٹھیک ہو گے تو مجھ سے لڑ لینا"۔ عمران نے اس کے قریب جا کر ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ مجھے تمہاری ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے۔ آج اس بات کا فیصلہ ہو کر رہے گا"۔ ماسٹر کاسٹرو نے غراتے ہوئے کہا۔

"کس بات کا فیصلہ"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"دانش منزل میں ایکسٹو بن کر تم رہو گے یا پھر میں"۔ ماسٹر کاسٹرو نے اسی انداز میں کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"تو کیا تم مجھ سے اسی طرح زخمی حالت میں لڑو گے"۔ عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بلیک زیرو نے مجھ پر گولی چلائی ہے۔ اس کا مطلب ہے اس نے بلیو کیمروٹ ریز بند کر دی ہیں۔ میں چاہوں تو بلیک بلاسٹر کو ایک لمحے میں آن کر کے تم دونوں کے پرخچے اڑا سکتا ہوں مگر"۔ ماسٹر کاسٹرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مگر۔ مگر کیا"۔ عمران نے اس کی بات نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"عمران تم واقعی جی دار انسان ہو۔ آج تک ماسٹر کاسٹرو کا اتنی دیر کسی نے مقابلہ نہیں کیا۔ تمہارا لڑنے کا انداز بے حد شاندار ہے۔ تم نے ایک بار نہیں دو بار میرا مقابلہ کیا ہے اور دونوں بار تم میرے ہم پلہ رہے ہو۔ جس طرح ایک نیام میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں اسی طرح ایک جنگل میں دو شیر بھی ایک ساتھ نہیں رہ سکتے"۔ ماسٹر

کاسٹرو نے کہا۔

"تم جو کہنا چاہتے ہو کھل کر کہو"۔ عمران نے اس کی جانب مسلسل حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ تو طے ہے کہ آج تم زندہ رہو گے یا میں"۔ ماسٹر کاسٹرو نے کہا۔

"ہونہہ۔ ایک ہی بات بار بار دوہرانے سے تمہیں کیا مل رہا ہے"۔ عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

"عمران کیا تم میرے ساتھ ڈوئیل کھیلو گے"۔ اچانک ماسٹر کاسٹرو نے کہا تو اس کی بات سن کر عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔

"ڈوئیل"۔ عمران کے منہ سے نکلا۔

"ہاں عمران۔ مجھے تمہارا یہ ایکسٹو والا کردار بے حد پسند آیا ہے۔ ایکسٹو کے ساتھ ساتھ مجھے پاکیشیا کا ماحول بھی بہت اچھا لگا ہے۔ میں نے مستقل طور پر یہیں رہنے کا پروگرام بنا لیا تھا۔ پاکیشیا میں میں عام حالت میں نہیں رہ سکتا۔ میں یہاں اپنا ایک خاص مقام بنانا چاہتا ہوں اور یہاں جو مقام ایکسٹو کا ہے وہ مقام پوری دنیا میں کسی کے پاس نہیں ہے۔ تم مجھے ایکسٹو کے روپ میں رکھنا کبھی پسند نہیں کرو گے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ہم میں سے کوئی ایک ہلاک ہو جائے۔ جو زندہ رہے گا وہی ایکسٹو رہے گا۔ بولو کیا کہتے ہو"۔ ماسٹر کاسٹرو نے عمران کی جانب گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یار کیوں خواہ مخواہ تم نے میری روزی پر لات مارنے کا پروگرام
بنالیا ہے۔ ویسے تو کوئی میری عزت کرتا نہیں۔ ڈیڈی نالائق، احمق
اور بے وقوف سمجھتے ہیں۔ اماں بی نادان بچہ سمجھ کر اب بھی میرے سر
پر تابڑتوڑ جوتیاں برسانے لگتی ہیں۔ سوپر فیاض کی نظر میں میں سوائے
نکھٹو کے اور کچھ نہیں ہوں۔ کبھی کبھی ایکسٹو بن کر میں دوسروں پر
رعب جھاڑ کر خوش ہو لیتا ہوں اور ایکسٹو سے کچھ پیسے بٹور لیتا ہوں
اور تم چاہتے ہو کہ میں وہ بھی چھوڑ دوں"۔ عمران نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔ اس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں بلیک زیرو کو اشارہ کیا کہ
وہ آپریشن روم میں واپس چلا جائے۔ بلیک زیرو نے دھیرے سے سر
ہلایا اور احتیاط اور انتہائی غیر محسوس طریقے سے پیچھے کھسکنے لگا۔

"ایک ایکسٹو کی موت تو بہرحال ہوگی۔ یہ الگ بات ہے موت
اصل ایکسٹو کے حصے میں آئے یا مجرم ایکسٹو کے حصے میں۔ بلیک زیرو
تو ویسے ہی ڈمی کردار ہے اس کی مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ لیکن تمہارا
مرنا بہرحال ضروری ہے"۔ ماسٹر کاسٹرو نے انتہائی سنجیدگی سے کہا تو
عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو ہمت کرو اور مار دو مجھے۔ میں نے تمہارے ہاتھ تو نہیں پکڑ
رکھے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران۔ اس طرح ہم ساری عمر بھی لڑتے رہے تو ایک
دوسرے کو نہیں مار سکیں گے اور نہ ہی ہم میں سے کوئی ایک شکست
مانے گا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ہم ڈوئیل کھیل لیتے ہیں۔ اس

طرح کسی ایک کو تو آخر کار مرنا ہی پڑے گا"۔ ماسٹر کاسٹرو نے اپنی
بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بلیک زیرو تیزی سے کمرے میں
گھس گیا اور اس نے اندر جاتے ہی کمرے کا دروازہ بند کر لیا مگر اس پر
ماسٹر کاسٹرو نے کوئی تعرض نہ کیا تھا اور نہ ہی بلیک زیرو کو اس طرح
کمرے میں جاتے دیکھ کر اس نے کسی رد عمل کو ظاہر کیا تھا۔

"ہمارے مذہب میں خودکشی حرام ہے اور مجھے حرام موت مرنے
کا کوئی شوق نہیں ہے"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"خودکشی، ہونہہ۔ خودکشی وہ ہوتی ہے جو اپنے ہاتھوں سے کی
جائے۔ ڈوئیل میں ہم ایک دوسرے پر فائر کریں گے"۔ ماسٹر کاسٹرو
نے کہا۔

"نہیں، یہ اقدام بھی خودکشی کے زمرے میں آتا ہے"۔ عمران
نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ، یہ کیوں نہیں کہتے کہ تم موت سے ڈرتے ہو"۔ عمران
کی بات سن کر ماسٹر کاسٹرو نے ہنکارہ بھر کر کہا۔

"ایسا ہی سمجھ لو۔ پھر"۔ عمران نے کڑوے لہجے میں کہا۔

"پھر۔ ہونہہ اگر تم نہیں مانو گے تو میں اپنے ساتھ تمہیں
اور تمہاری اس دانش منزل کو بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دوں
گا۔ اگر میں ایکسٹو نہیں بن سکتا تو پھر میں تمہیں اور بلیک زیرو کو بھی
ایکسٹو نہیں رہنے دوں گا"۔ ماسٹر کاسٹرو نے یکلخت اپنا رویہ سخت کرتے
ہوئے کہا۔

"اچھا، بہت خوب۔ نئی بات سن رہا ہوں"۔ عمران نے اس کی جانب تضحیک آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا تھا تم میری اس بات کا یقین نہیں کرو گے۔ یہ دیکھو، یہ کیا ہے"۔ ماسٹر کاسٹرو نے اچانک مسکراتے ہوئے کہا اور جیب سے ایک چیز نکال کر عمران کے سامنے کر دی۔ اس چیز پر نظر پڑتے ہی عمران اس بری طرح سے اچھلا جیسے اس بار واقعی اس کے پیروں میں کوئی طاقتور بم آن پھٹا ہو۔ اس کی آنکھیں ماسٹر کاسٹرو کی ہتھیلی پر چمکتی ہوئی چیز پر جم گئی تھیں اور پہلی بار عمران کی آنکھوں میں تشویش اور پریشانی کے سائے لہرانے لگے تھے۔

بلیک زیرو جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بلیک زیرو تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔ بلیک زیرو نے ایکسٹو کی مخصوص آواز میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"ہاں جوزف، کیا بات ہے میں طاہر بول رہا ہوں"۔ بلیک زیرو نے جوزف کی آواز پہچان کر اپنی اصل آواز میں کہا۔

"طاہر صاحب آپ، اوہ مگر ماسٹر کاسٹرو تو کہہ رہا تھا کہ اس نے آپ کو ......" بلیک زیرو کی آواز سن کر دوسری طرف سے جوزف کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اسے چھوڑو تم بتاؤ تم نے کس لئے فون کیا ہے"۔ بلیک زیرو

نے جو عمران کی ڈانٹ سن کر قدرے پریشان تھا تیز لہجے میں کہا۔

"میری باس سے بات کرا دیں۔ میں ان کو ایک اہم بات بتانا چاہتا ہوں"۔ جوزف نے کہا اس نے بلیک زیرو کے لہجے کا کوئی نوٹس نہیں لیا تھا۔

"عمران صاحب یہاں موجود نہیں ہیں۔ وہ ضروری کام سے باہر گئے ہیں۔ تھوڑی دیر میں آجائیں گے تم بتاؤ میں انہیں تمہارا پیغام دے دوں گا"۔ بلیک زیرو نے اسی انداز میں کہا۔

"اوکے، میں فاروقی ہسپتال سے بول رہا ہوں۔ باس نے مجھے زیدی صاحب سے جس فلم کو لانے کے لئے کہا تھا۔ میں نے اس فلم کو دیکھا ہے۔ اس فلم میں جن دو افراد نے زخمی فریگن کو ڈاکٹر فاروقی کے ہسپتال سے نکالا ہے میں ان کو جانتا ہوں"۔ جوزف نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"اچھا، کون تھے وہ۔ اور تم انہیں کیسے جانتے ہو"۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"وہ دونوں ریگی اور بارٹلی تھے۔ وہ میگ کے خاص آدمی ہیں۔ میگ شہر کا چھٹا ہوا غنڈہ اور بدمعاش آدمی ہے۔ وہ ڈی آر کلب کا مالک ہے مگر کلب کی آڑ میں وہ سمگلنگ اور پیشہ ور قاتل ہے۔ اس نے پیشہ ور قاتلوں کی ایک خفیہ تنظیم بنا رکھی ہے جسے کوڈ میں وہ بلیک گروپ کہتا ہے۔ میں پہلے اس کے کلب میں جا کر شراب پیا کرتا تھا کیونکہ اس کے کلب میں دنیا کی سب سے پرانی اور نایاب شراب

ملتی ہے۔ میں میگ اور اس کے ان آدمیوں سے ایک بار ٹکرا چکا ہوں۔ اس وقت میں شراب کے لین دین کے معاملے میں ان سے الجھ گیا تھا مگر پھر میں نے ان کو باس کے کہنے پر اگنور کر دیا تھا لیکن مجھے میگ پر بے تحاشہ غصہ تھا اس نے جوزف دی گریٹ کی بھرے ہال میں توہین کی تھی جس کا میں اس سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔ شروع شروع میں میگ کم ہی نظر آتا تھا۔ میں نے باس سے چھپ کر اس کے بارے میں خفیہ طور پر معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں۔ تب مجھ پر عیاں ہوا کہ میگ اصل میں کیا ہے۔ لیکن پھر شراب چھوڑ دینے کی وجہ سے میں میگ کو بھول ہی گیا تھا۔ اب ہسپتال میں بننے والی فلم میں میں نے میگ کے دو آدمیوں کو دیکھا تو مجھے یاد آگیا کہ میں نے میگ سے اپنا بدلہ چکانا ہے۔ طاہر صاحب اگر اجازت دو تو میں میگ کے پاس چلا جاؤں۔ میں میگ سے اپنا بدلہ بھی لے لوں گا اور اس کا حلق چیر کر اس سے یہ بھی اگلوا لوں گا کہ اس نے زخمی فریگن کا کہاں چھپا رکھا ہے"۔ جوزف نے بلیک زیرو کو پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"نہیں جوزف، میں تمہیں اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا۔ فریگن ہمارے لئے بے حد اہم ہے۔ وہ ماسٹر کاسرڈ کا خاص آدمی ہے۔ عمران صاحب اسے زندہ گرفتار کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے ابھی ہم نے بہت کچھ اگلوانا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تو میں نے کب کہا ہے کہ میں فریگن کو ہلاک کرنے جا رہا ہوں۔ میں تو میگ کی بات کر رہا ہوں۔ اس فریگن کو زندہ حاصل کرنا میرا

کام ہے اور پھر میگ تک پہنچنے کے جو راستے میں جانتا ہوں وہ کوئی اور نہیں جانتا"۔ جوزف نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر ایسا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں تمہارے ساتھ کسی کو بھیج دیتا ہوں تم میگ کو زندہ رکھو یا ہلاک کر دو اس کی مجھے ضرورت نہیں ہے مگر فریگن کو تم دانش منزل میں زندہ پہنچاؤ گے"۔ بلیک زیرو نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ میرا وعدہ ہے آپ سے۔ فریگن جس حال میں ہو گا اس حال میں آپ تک پہنچ گا"۔ جوزف نے طاہر کو رضامند ہوتے دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خاور کو کال کرتا ہوں۔ تم بتاؤ میں اسے تمہارے پاس کہاں بھیجوں"۔ بلیک زیرو نے کہا تو جوزف نے اسے ایک پتہ بتا دیا۔

"تم انتظار کرو خاور تمہارے پاس زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے میں پہنچ جائے گا۔ وہ بھی زیر زمین دنیا کے لوگوں کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے۔ اس کام کے لئے تمہارے ساتھ وہی کارآمد رہے گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں اس کا انتظار کروں گا۔ آپ اسے سمجھا دیں جو میں کروں وہی وہ کرے"۔ جوزف نے کہا تو بلیک زیرو نے اوکے کہہ کر فون بند کر دیا۔ اس نے ایک مشین پر موجود سکرین پر نظر ڈالی جہاں عمران اور ماسٹر کاسزو بدستور باتیں کر رہے تھے۔ بلیک زیرو چند لمحے

سوچتا رہا پھر اس نے خاور کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ خاور سے بات کر کے اس نے اسے ہدایات دیں اور پھر فون بند کر دیا اور پھر دوبارہ سکرین کی طرف متوجہ ہو گیا اور پھر سکرین پر نظر پڑتے ہی وہ بری طرح سے چونک اٹھا۔ سکرین پر ماسٹر کاسزو عمران کو ایک چمکتی ہوئی چیز دکھا رہا تھا۔ اس چیز کو دیکھ کر بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ، الیکٹرو میگنٹ پاور سوئچ"۔ بلیک زیرو کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ دوسرے ہی لمحے اس کے چہرے پر بے پناہ پریشانی اور گھبراہٹ کے سائے لہرا اٹھے تھے۔

خاور ایکسٹو کا حکم ملتے ہی نہایت تیزی سے ڈی آر کلب کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔

اپنی موٹر بائیک پر وہ نہایت تیزی سے راسٹن روڈ پر پہنچا تھا جہاں جوزف اس کا انتظار کر رہا تھا۔

"وہ زخمی کون ہے جوزف جسے ہم نے دانش منزل پہنچانا ہے"۔ خاور نے موٹر بائیک جوزف کے قریب لے جا کر روکتے ہوئے سلام و دعا کے بعد جوزف سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اس کے بارے میں، میں زیادہ نہیں جانتا۔ البتہ اس کا نام زیگن ہے اور باس نے اسے دانش منزل میں پہنچانے کے لئے مجھ سے کہا ہے"۔ جوزف نے گول مول لہجے میں کہا۔

"باس سے مراد تمہاری عمران صاحب سے ہے"۔ خاور نے چونک کر اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ظاہر ہے، میرا باس اور کون ہو سکتا ہے"۔ جوزف نے سر ہلا کر کہا۔

"لیکن مجھے تو یہاں چیف نے بھیجا ہے"۔ خاور نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس نے چیف سے بات کی ہو اور چیف نے تمہیں باس کے کہنے پر ہی بھیجا ہو"۔ جوزف نے لاپرواہی سے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن تمہارا باس خود بھی مجھے تمہارے پاس بھیج سکتا تھا انہیں چیف سے بات کرنے کی کیا ضرورت تھی"۔ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس کی بات باس اور چیف کی بات چیف جانے۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں"۔ جوزف نے کندھے اچکا کر جواباً مسکرا کر کہا تو خاور اس کے انداز پر ہنس پڑا۔

"اچھا وہ زخمی ہے کہاں"۔ خاور نے پوچھا۔

"میگ کے ڈی آر کلب میں"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"میگ۔ یہ میگ کون ہے"۔ خاور نے چونک کر پوچھا۔

"میرے ساتھ چلو۔ تمہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا"۔ جوزف نے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوزف کے کہنے پر خاور نے موٹر بائیک ایک جگہ پارک کی اور جوزف کے ساتھ چل پڑا۔ سامنے ایک عالیشان ڈی آر کلب کی عمارت تھی جس پر ایک بڑا سا نیون

سائن جگمگا رہا تھا جس پر ڈی آر کلب درج تھا

جوزف نے جیب سے دو سیاہ رنگ کے پھول جیسے بیج نکالے اور ایک پھول خاور کی جانب بڑھا دیا۔ پھول کے درمیان بی آر او لکھا ہوا تھا۔

"یہ کیا ہے"۔ خاور نے حیرانی سے سیاہ پھول کے بیج کو حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ بلیک روز آرگنائزیشن کا مخصوص نشان ہے۔ میں یہ رانا ہاؤس سے لایا ہوں۔ ہم بلیک روز آرگنائزیشن کے رکن بن کر ڈی آر کلب میں جائیں گے۔ اس آرگنائزیشن کے توسط سے ہم آسانی سے میگ تک پہنچ جائیں گے"۔ جوزف نے کہا تو خاور نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

"تمہارے پاس اسلحہ ہے ناں"۔ جوزف نے خاور سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں، میں اپنا پسٹل اور ایک ریوالور ساتھ لایا ہوں"۔ خاور نے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ"۔ جوزف نے کہا اور پھر وہ ڈی آر کلب میں داخل ہو گئے۔ کلب کا ہال شرابیوں سے بھرا ہوا تھا۔ جوزف خاور کے ساتھ سیدھا کاؤنٹر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"دو سپیشل پاس"۔ جوزف نے کاؤنٹر پر رک کر کاؤنٹر مین کی جانب دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔ کاؤنٹر مین جو ایک نوجوان

... تمہیں چیر کر رکھ دوں گا"۔ جوزف نے

آدمی تھا، نے غور سے ان دونوں ...

موجود ایک دراز کھول کر دو سبز رنگ کے ... پس ہے"۔ میگ کے منہ

دیئے۔ جس پر سیاہ رنگ کے پھول کی ... اور ... دھکیلے پڑتے چلے گئے۔

سپیشل کارڈ درج تھا۔ ... نکل

... ش ہو گیا تھا۔

"دو ہزار"۔ کاؤنٹر مین نے کہا تو جوزف ... کر دیا ... آنے لگی۔ خاور

کر اس کے سامنے رکھ دیئے۔ کاؤنٹر مین نے ... بڑی ... ی طرف تھا۔

ڈالے اور جیب سے پین نکال کر کارڈز پر دستخط ... طرح ... سلسلہ رکا

جوزف کی طرف بڑھا دیئے۔ جوزف نے کارڈ اٹھائے ... ابھر نکالا

چل پڑا۔ ایک دروازہ کھول کر وہ دونوں اندر داخل ہو گئے ... ر اٹھایا۔

چھوٹی سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ ... بے غنڈور اس دروازے کے قریب جا کر رک گیا۔ اس نے دروازے پر سے اپنی ہک بنا کر دستک دی تو اچانک دروازے میں ایک چھوٹا سا خلا ... طرح گیا اور اس خلا میں سے ایک خوفناک شکل والے غنڈے کا ... گیٰ دکھائی دیا جو تیز نظروں سے انہیں گھور رہا تھا۔ ... جنو

"کیا ہے"۔ غنڈے نے ان دونوں کو دیکھ کر کرخت لہجے میں پوچھا۔ جوزف نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے گرین کارڈ اس کی طرف بڑھا دیئے۔ غنڈے نے کارڈز دیکھے تو اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار پھیل گئے۔ اس نے کھڑکی بند کی اور چند لمحوں بعد پورا دروازہ کھول دیا اور جوزف اور خاور اندر داخل ہو گئے۔ وہ ایک وسیع و عریض ہال تھا جہاں بڑی بڑی میزیں لگی ہوئی تھیں۔ ان میزوں

طرف سے آواز سن کر مؤدبانہ ۔ تمہیں چیر کر رکھ دوں گا" ۔ جوزف نے

"دو افراد آئے ہیں باس ۔ وہ آپ

وہ خود کو بلیک روز آرگنائزیشن کا سے پسس ہے" ۔ میگ کے منہ

بلیک روز کا مخصوص نشان بھی ہے ۔ دی اور بھیلے پڑتے چلے گئے ۔

کرنا چاہتے ہیں" ۔ سارسن نے کہا اور دونوں نکل ش ہو گیا تھا ۔

پھر اس نے اوکے کہہ کر فون بند کر دیا ۔ بند کر دیا آنے لگی ۔ خاور

"وہ سامنے دروازے سے اندر چلے جاؤ ۔ وہاں بڑی بی طرف تھا ۔

بیٹھو باس وہیں آکر تم سے بات کریں گے" ۔ کاؤ طرح ا سلسلہ رکا

تو جوزف اور خاور نے پلٹ کر دیکھا جہاں ایک کمرے سے تب ابھر نکلا

تھا ۔ دروازے کے قریب دو غنڈے مشین گنیں لئے ر اٹھایا ۔

کاؤنٹر مین نے ان کی جانب دیکھتے ہوئے دو انگلیوں سے کے غنڈوں

نشان بنایا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا اور خاور اور جوزف سے اپنی

طرف بڑھ گئے ۔ طرح

ایک غنڈے نے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ دونوں اندر چلے ۔ گئی

خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان میں ایک بڑی سی میز پڑی تھی جس

کے پیچھے ایک خالی کرسی پڑی تھی ۔ خاور اور جوزف اطمینان سے اس

طرف موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے ۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا

اور ایک نوجوان اندر آگیا ۔ اس کی نظر جیسے ہی جوزف پر پڑی وہ بری

طرح سے چونک پڑا ۔

"تم ، تم جوزف ہو ناں ۔ وہی جوزف جس نے شراب کے لین

سائن جگمگا رہا تھا جس پر دی آر کلب ۔ لوگ شراب پینے اور جوا کھیلنے

جوزف نے جیب سے دو سیاہ میں ہر طرف منشیات کی ناگوار بو

ایک پھول خاور کی جانب بڑھا

تھا ۔ والے غنڈے ہاتھوں میں مشین گنیں

"یہ کیا ہے" ۔ خاور اس ہال کے محافظ تھے ۔ جن کی تعداد کسی

دیکھتے ہوئے پوچھا ۔ تھی ۔ ایک طرف ایک چھوٹا سا کاؤنٹر بنا ہوا

"یہ بلیک روز آرج جواریوں کو شراب اور جوا کھیلنے کے لئے کارڈز

سے لایا ہوں" ۔ مصروف تھے ۔ جوزف خاور کے ساتھ تیزی سے کاؤنٹر

میں جائیں ۔ چلیا ۔

تک پہنچ جا، حلق بلیک روز آرگنائزیشن سے ہے" ۔ جوزف نے کاؤنٹر

میں سر ہلا، جا کر ایک کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر بارعب لہجے میں کہا

۔ د میں پکڑا ہوا سیاہ پھول کا بیج اس کے سامنے کر دیا ۔ اس کی

کر بہا میں خاور نے بھی اپنا بیج اس کے سامنے کر دیا تھا ۔

"تو پھر" ۔ کاؤنٹر مین نے بیج اور بیج پر بنے مخصوص نشان کو دیکھ کر

سوالیہ نظروں سے جوزف اور خاور کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا ۔

"ہم میگ سے ملنا چاہتے ہیں ۔ بلیک روز آرگنائزیشن میگ سے

ایک سپیشل ڈیل کرنے کی خواہش مند ہے" ۔ جوزف نے کہا ۔

کاؤنٹر مین چند لمحے غور سے ان کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے کاؤنٹر پر

پڑا ہوا فون اٹھایا اور اس کے نمبر پریس کرنے لگا ۔

"سارسن بول رہا ہوں باس" ۔ رابطہ ملتے ہی کاؤنٹر مین نے دوسری

ی تھی"۔ میگ نے جوزف کی
سائن جگمگا رہا تھا جس پر ڈی آر کلب پھر وہ محافظوں کو بلانے کے لئے
جوزف نے جیب سے دو سبھا اور آن واحد میں میگ کے سر پر پہنچ
ایک پھول خاور کی جانب بڑھا فظوں کو آواز دیتا جوزف نے اس کی
تھا۔ ے دوسرے ہی لمحے میگ اس کے سر سے
"یہ کیا ہے"۔ خاور نے ایک دیوار کے پاس ایک صوفے پر جا گرا۔
دیکھتے ہوئے پوچھا۔ نیا رچیخ نکل گئی تھی۔
"یہ بلیک روز آپ پروف نہیں تھا اور اس کا دروازہ بھی کھلا ہوا تھا
سے لایا ہوں۔ کمرے کے باہر موجود مشین گن بردار غنڈے میگ
میں جائیں رچونک پڑے تھے۔ وہ مشین گنیں لئے ہوئے جیسے ہی
تک پہنچ جاں لمحے خاور نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل
میں سرپا چانک ان غنڈوں پر فائرنگ کر دی۔ دونوں غنڈے بری
چیختے ہوئے اور خون میں لت پت ہو کر وہیں ڈھیر ہو گئے۔
کر نگ کی آواز سن کر ہال میں موجود لوگ گھبرا گئے اور وہ میزوں سے
ٹھ کر نہایت خوفزدہ ہو کر بھاگنے لگے۔
"خاور صاحب کسی کو اندر نہ آنے دینا۔ جو اندر آنے کی کوشش
کرے اسے اڑا دیں"۔ جوزف نے چیختے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ تم اپنا کام کرو۔ کوئی اندر نہیں آئے گا"۔ خاور نے
اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔
جوزف نے آگے بڑھ کر صوفے سے اٹھتے ہوئے میگ کو ایک

زوردار لات ماری اور اسے صو تمہیں چیر کر رکھ دوں گا"۔ جوزف نے
بار میگ نے اٹھنے میں ذرا بھی دیر
تیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جیب سے پسٹل
اسی لمحے جوزف نے اس پر چھلانگ لگا دی اور ا بس ہے"۔ میگ کے منہ
طرف سے جا گرا۔ میگ کے ہاتھ سے پسٹل نکل اچھلے پڑتے چلے گئے۔
نے اس کی ناک پر ایک زوردار گھونسہ رسید کر دیا ش ہو گیا تھا۔
سے غزغراہٹ کی تیز آواز نکلی۔ اس کے ناک کی ہڈی بر آنے لگی۔ خاور
گھونسے نے ہی توڑ دی تھی اور خون فوارے کی طرح اب ی طرف تھا۔
باہر نکلنے لگا تھا۔ جس کی وجہ سے میگ بری طرح سے تڑپ سلسلہ رکا
جوزف نے اس کی گردن پر ہاتھ ڈالا اور ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا لیا۔ اہر نکالا
"ہاں میں وہی جوزف ہوں۔ جسے تم نے اپنے دو ٹکے کے غنڈوں
کے سامنے بے عزت کرنے کی کوشش کی تھی۔ میں آج تم سے اپنی
اس بے عزتی کا بدلہ لینے آیا ہوں"۔ جوزف نے اسے اٹھا کر بری طرح
سے زمین پر پٹختے ہوئے کہا۔ میگ کے حلق سے دلخراش چیخ نکل گئی
تھی۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر جوزف نے اچانک اس کے سینے
پر اپنا گھٹنا رکھ دیا اور اس کی زخمی ناک پر زور زور سے مکے برسانے لگا
اور میگ کے حلق سے نکلنے والی دردناک چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔
"فریگن کہاں ہے"۔ جوزف نے اس کے چہرے پر مسلسل گھونسے
برساتے ہوئے کہا۔
اسی لمحے کمرے میں دو اور غنڈوں نے گھسنے کی کوشش کی مگر اس

مشین گنوں سے فائرنگ کرتے

سائن جگمگا رہا تھا جس پر ڈی آر کلے اور دونوں غنڈے دردناک انداز

جوزف نے جیب سے باہر جا گرے۔

ایک پھول خاور کی جانیں کسی فریگن کو نہیں جانتا"۔ میگ نے

تھا۔ چیختے ہوئے کہا۔

"یہ کیا ہے" ہے فریگن۔ تم اسے اچھی طرح سے جانتے ہو۔ فاروقی
دیکھتے ہوئے پونے تمہارے ہی دو آدمی ریگی اور بارٹلی لائے تھے۔ بتاؤ

"یہ بلکھاں ہے وہ"۔ جوزف نے اس کے چہرے پر بری طرح سے
سے لاپاتے ہوئے کہا۔

میں "نہیں، نہیں۔ میں نہیں جانتا۔ میں کچھ نہیں جانتا۔ مجھے مت
مارو"۔ میگ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"ہونہہ، تم ایسے نہیں بتاؤ گے"۔ جوزف نے غرا کر کہا۔ اس نے
اچانک پوری قوت سے میگ کی آنکھ میں اپنی ایک انگلی گھسیڑ دی۔
میگ کے حلق سے ایک ہولناک اور انتہائی دردناک چیخ نکلی اور وہ
بری طرح سے تڑپنے لگا۔ جوزف نے انگلی باہر نکالی تو میگ کی آنکھ کا
ڈھیلا اس کی انگلی کے ساتھ غلیظ مادے سمیت باہر آ گرا۔

"کہاں ہے فریگن بتاؤ ورنہ میں تمہاری دوسری آنکھ بھی نکال دوں
گا"۔ جوزف نے اس کی زخمی ناک پر زوردار پنچ رسید کرتے ہوئے کہا۔
اس بار میگ کا جسم بری طرح سے کانپنا شروع ہو گیا تھا یوں لگ رہا
تھا جیسے اس کے جسم سے روح نکلی جا رہی ہو۔

"بتاؤ، جلدی بتاؤ۔ ورنہ میں تمہیں چیر کر رکھ دوں گا"۔ جوزف نے
گرجتے ہوئے کہا۔

"تت، تہہ خانے میں۔ وہ، وہ تہہ خانے میں ہے"۔ میگ کے منہ
سے بے اختیار نکلا اور پھر اس کے ہاتھ پیر یکلخت ڈھیلے پڑتے چلے گئے۔
شدید تکلیف، خوف اور دہشت کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

اسی لمحے اچانک باہر سے گولیوں کی بوچھاڑ اندر آنے لگی۔ خاور
جلدی سے دیوار کی آڑ میں ہو گیا۔ جوزف پہلے ہی دوسری طرف تھا۔
گولیاں سامنے میز اور دیوار پر پڑی تھیں۔ جیسے ہی گولیوں کا سلسلہ رکا
خاور نے جلدی سے دیوار کے ساتھ لگے لگے دروازے سے ہاتھ باہر نکالا
اور مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ باہر غنڈوں
کے چیخنے اور ان کے دھماکے سے گرنے کی آوازیں سنائی دیں۔

"ان سب کا خاتمہ ضروری ہو گیا ہے"۔ جوزف نے کہا اور اس نے
بھی اپنی جیبوں سے دو ریوالور نکال لئے اور پھر خاور، جوزف اور باہر
موجود غنڈوں میں ٹھن گئی۔ غنڈے اپنے باس کی کمرے میں موجودگی
کی وجہ سے پریشان تھے اور احتیاط سے اندر فائرنگ کر رہے تھے مگر
خاور اور جوزف ان پر بے تحاشہ فائرنگ کر رہے تھے اور پھر وہ دونوں
دھڑلے سے کمرے سے باہر نکلے اور کمرے سے نکلتے ہی انہوں نے
اچانک ہر طرف نہایت تیزی سے اور خوفناک انداز میں فائرنگ
شروع کر دی۔ ان کی فائرنگ کا انداز اس قدر شدید تھا کہ غنڈوں کو
سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔ وہ بری طرح سے چیختے ہوئے

گر رہے تھے۔ فائرنگ کی وجہ سے جوا کھیلنے والے شرفا، وہاں سے پہلے
ہی بھاگ چکے تھے۔ جوزف اور خاور نے وہاں موجود تمام غنڈوں کا چند
ہی لمحوں میں خاتمہ کر دیا تھا۔

"خاور صاحب آپ یہیں رکیں۔ میں میگ کے ساتھ تہہ خانے
میں جاتا ہوں اور فریگن کو لے کر آتا ہوں۔ اسے لے کر ہم نے یہاں
سے نکلنا بھی ہے"۔ جوزف نے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جوزف ایک بار پھر میگ کے کمرے میں آیا اور پھر اس نے میگ پر
جھک کر اس پر تھپڑوں کی بوچھاڑ کر دی۔ چند ہی لمحوں میں میگ نے
بری طرح سے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"م، مجھے مت مارو۔ فار گاڈ سیک مجھے مت مارو"۔ اس نے ہذیانی
انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"تو پھر مجھے فریگن تک لے چلو۔ جلدی"۔ جوزف نے خونخوار لہجے
میں کہا۔

"چ، چلو"۔ میگ نے کہا اور لڑکھڑاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور جوزف
کے ساتھ کمرے سے باہر آ گیا۔ وہ جوزف کو ہال میں موجود ایک
دوسرے دروازے کے پاس لے آیا۔ اس نے دروازے کے قریب جا
کر سائیڈ کی دیوار پر مخصوص انداز میں ہاتھ مارا تو دروازہ خود بخود کھلتا
چلا گیا۔ نیچے سیڑھیاں جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔

"کیا یہاں سے کوئی خفیہ راستہ بھی باہر جاتا ہے"۔ جوزف نے
میگ سے مخاطب ہو کر پوچھا تو جواب میں میگ نے اثبات میں سر ہلا

دیا۔

"ٹھیک ہے چلو"۔ جوزف نے کہا اور اس نے خاور کو اشارہ کیا تو
خاور بھی اس کے پیچھے آ گیا۔ ان کے پیچھے دروازہ خود بخود بند ہو گیا تھا۔
سیڑھیاں اتر کر وہ تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ جہاں فریگن پٹیوں میں لپٹا
ایک آرام دہ بیڈ پر سو رہا تھا۔

کمرے کے دروازے کے کھلنے کی آواز سن کر وہ جاگ گیا اور پھر
میگ کے ساتھ دو اجنبی افراد کو دیکھ کر وہ بری طرح سے چونک
پڑا۔

"کیا مطلب۔ کون ہیں یہ لوگ"۔ فریگن نے میگ سے مخاطب
ہو کر پوچھا۔

"خاور یہی ہے ہمارا مطلوبہ آدمی۔ اسے ہاف آف کر دو"۔ جوزف
نے خاور سے کہا تو خاور تیزی سے فریگن کی طرف بڑھ گیا۔

"کک، کیا مطلب۔ کون ہو تم لوگ اور۔ اور........" فریگن نے
بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا مگر اسی لمحے خاور نے آگے بڑھ کر اس کی
گردن کی ایک مخصوص رگ پر انگوٹھا رکھا اور زور سے دبا دیا۔
دوسرے ہی لمحے فریگن کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔ خاور نے اس کی
گردن کی مخصوص رگ دبا کر اسے بے ہوش کر دیا تھا۔

"اب تم بتاؤ یہاں سے باہر نکلنے کا خفیہ راستہ کہاں ہے"۔
جوزف نے میگ سے مخاطب ہو کر کرخت لہجے میں پوچھا تو میگ نے
اسے خفیہ راستے کے بارے میں بتا دیا۔ جیسے ہی اس نے خفیہ راستے

کے بارے میں بتایا جوزف نے اپنے دونوں ریوالوروں سے اس پر فائرنگ کر دی۔ میگ کے حلق سے کربناک چیخیں نکلیں اور وہ زمین پر گر کر چند لمحے بری طرح سے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"الیکٹرو میگنٹ پاور سوئچ۔ اوہ، کیا تم نے دانش منزل میں الیکٹرو میگنٹ پاور بم لگا رکھے ہیں"۔ عمران نے ماسٹر کاسٹرو کے ہاتھ میں چمکتا ہوا بٹن دیکھ کر تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں، بلیک زیرو میرے قبضے میں تھا۔ مجھے اس کی طرف سے تو کوئی خطرہ نہیں تھا مگر میں تمہاری رگ رگ سے واقف تھا عمران۔ میں نے گو دانش منزل کا سارا حفاظتی سسٹم تبدیل کر دیا تھا مگر پھر بھی مجھے خدشہ تھا کہ تم اگر میرے ہاتھوں بچ نکلے تو تم کسی نہ کسی طرح دانش منزل میں داخل ہونے کی کوشش ضرور کرو گے۔ میں یہ بھی جانتا تھا کہ تم دانش منزل میں میرے لئے خطرے کا باعث بن سکتے ہو۔ اس لئے میں نے احتیاط کے پیش نظر یہاں سے جانے سے پہلے دانش منزل میں خفیہ جگہوں پر کئی الیکٹرو میگنٹ پاور بم چھپا دیئے تھے۔ تم الیکٹرو میگنٹ پاور بموں کے بارے میں بخوبی جانتے ہو۔

ان کے سامنے کوئی سائنسی حفاظتی سسٹم کچھ معنی نہیں رکھتا۔ ان طاقتور بموں کو بلاسٹ ہونے سے نہ کوئی ریز روک سکتی ہے اور نہ کوئی اور سسٹم۔ میں نے جہاں الیکٹرو میگنٹ پاور بم چھپائے ہیں وہاں سے انہیں ٹریس کر کے ڈی فیوز کرنے کے لئے تمہیں اور بلیک زیرو کو کئی دن لگ جائیں گے۔ ان بموں کو صرف اور صرف سپر ایکس ٹی ریزز سے ٹریس کیا جا سکتا ہے جو کم از کم دانش منزل میں موجود نہیں ہیں۔ اب تم خود فیصلہ کر لو ایک ایکسٹو کی موت چاہتے ہو یا میں ایکسٹو کے سارے سیٹ اپ کو ہی ختم کر دوں"۔ ماسٹر کاسٹرو نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ماسٹر کاسٹرو نے سوئچ کو ایک انگلی اور انگوٹھے میں پکڑ کر دبا دیا تھا۔

"اس سے تو بہتر تھا کہ بلیک زیرو تمہیں واقعی گولیاں مار دیتا۔ میں نے ایسے ہی اسے روک دیا تھا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو اب مار دو۔ میں نے الیکٹرو میگنٹ پاور سوئچ کو آن کر دیا ہے۔ اگر اسے آدھے گھنٹے تک آف نہ کیا گیا تو دانش منزل کی تباہی کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکے گی"۔ ماسٹر کاسٹرو نے کہا اور بٹن نما چمکتا ہوا سوئچ اس نے منہ میں ڈال لیا۔

"یہ کیا کر رہے ہو"۔ سوئچ اسے منہ میں رکھتے دیکھ کر عمران نے چیختے ہوئے پوچھا۔

"اگر تم نے مجھے دھوکے سے مارنے کی کوشش کی تو مجھے اتنا وقت بہر حال ضرور مل جائے گا کہ میں اس بٹن کو نگل لوں۔ اسے میرے پیٹ سے نکالنے میں تمہیں خاصا وقت لگے گا اور اس دوران الیکٹرو میگنٹ پاور بم اپنا کام پورا کر لیں گے"۔ ماسٹر کاسٹرو نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر عمران اسے گھور کر رہ گیا تھا۔ ماسٹر کاسٹرو کے ذہن میں نجانے کیا تھا کہ وہ اس طرح اوچھے ہتھکنڈے استعمال کر رہا تھا۔

"تم آخر چاہتے کیا ہو"۔ عمران نے اسے بری طرح سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"ایک ایکسٹو کی موت"۔ ماسٹر کاسٹرو نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ، چند دن تم ایکسٹو کیا بن گئے تم نے تو خود کو سچ مچ ایکسٹو کہنا اور سمجھنا شروع کر دیا ہے۔ ایکسٹو کا مطلب بھی جانتے ہو تم"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"جانتا ہوں۔ بالکل جانتا ہوں۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تم مر جاؤ اور ایکسٹو کی پاور مجھے دے دو۔ میں ایکسٹو بن کر پورے پاکیشیا پر راج کروں گا"۔ ماسٹر کاسٹرو نے کہا۔

"تمہارا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو گا ماسٹر کاسٹرو۔ بولو تم کس طرح میرے ہاتھوں مرنا چاہتے ہو۔ بولو، جلدی بولو"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ماسٹر کاسٹرو زہریلے انداز میں ہنسنے لگا۔

"اپنا وہ ریوالور اٹھا لاؤ"۔ ماسٹر کاسٹرو نے اس طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں بلیک زیرو کا عمران نے ریوالور گرا دیا تھا عمران نے ایک لمحے کے لئے غور سے اس کی طرف دیکھا اور آگے بڑھ کر اس نے ریوالور اٹھا لیا۔ اسی لمحے ماسٹر کاسٹرو نے بھی اپنی جیب سے ایک ریوالور نکال لیا۔

"ریوالور سے گولیاں نکال دو"۔ ماسٹر کاسٹرو نے یوں تحکم بھرے لہجے میں کہا جیسے عمران سچ مچ اس کا محکوم ہو۔ عمران نے ریوالور کھول کر اس کی ساری گولیاں گرا دیں۔ ماسٹر کاسٹرو نے بھی ریوالور کا چیمبر کھول کر اس میں موجود تمام گولیاں نکال کر نیچے گرا دیں۔

"تمہارے ریوالور کے چیمبر میں کتنے خانے ہیں"۔ ماسٹر کاسٹرو نے پوچھا۔

"آٹھ"۔ عمران نے بیزار سے انداز میں کہا۔

"میرے ریوالور کے بھی آٹھ خانے ہیں۔ اب تم ایک خانے میں گولی ڈال کر چیمبر بند کر دو اور اسے زور زور سے گھماؤ"۔ ماسٹر کاسٹرو نے کہا تو عمران چند لمحے اس کی جانب غور سے دیکھتا رہا جیسے وہ اسے سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ پھر اس نے زمین سے ایک گولی اٹھا کر چیمبر کے ایک خانے میں ڈالی اور چیمبر بند کر کے اسے ہتھیلی پر رگڑ کر زور زور سے گھمانے لگا۔

"اب"۔ عمران نے اس کی جانب گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اب میری باری ہے"۔ ماسٹر کاسٹرو نے کہا اور اس نے بھی زمین سے ایک گولی اٹھا کر چیمبر کے خانے میں ڈالی اور چیمبر بند کر کے اسے زور زور سے گھمانے لگا اور عمران کے قریب آ گیا۔

"تمہارے ریوالور کے کس خانے میں گولی ہے اور کون سے خالی ہیں میں نہیں جانتا اور میرے ریوالور کے بھی کس خانے میں گولی موجود ہے اس کے بارے میں تم بھی نہیں جانتے۔ ایک لحاظ سے ہم دونوں کے پاس سات سات موقعے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک موقع بھی نہ ہو۔ بہرحال تم اپنا ریوالور مجھے دے دو اور میرا ریوالور تم لے لو تاکہ ناانصافی نہ ہو"۔ ماسٹر کاسٹرو نے کہا اور اس نے اپنا ریوالور عمران کے ہاتھ میں دیتے ہوئے اس سے اس کا ریوالور لے لیا۔

"تم پاگل ہو گئے ہو ماسٹر کاسٹرو۔ موت کا یہ کھیل تمہیں بہت مہنگا پڑے گا"۔ عمران نے اس کے کھیل کو سمجھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"اپنے ریوالور کی نال میری پیشانی سے لگا دو عمران"۔ ماسٹر کاسٹرو نے عمران کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا اور اس نے اپنے ریوالور کی نال عمران کے سر سے لگا دی۔ عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اپنا ریوالور ماسٹر کاسٹرو کے سر سے لگا دیا۔

"تم اصل ایکسٹو ہو اس لئے پہلا موقع میں تمہیں دیتا ہوں"۔ ماسٹر کاسٹرو نے موت کی سی سرسراہٹ سے کہا۔

"سوچ لو ماسٹر کاسٹرو پہلی بار میں بھی گولی چل سکتی ہے۔ ہو سکتا
ہے زندگی تمہیں کوئی چانس ہی نہ دے"۔ عمران نے اسے تنبیہہ
کرتے ہوئے کہا تو ماسٹر کاسٹرو ہنس پڑا۔
"ان معاملات میں ماسٹر کاسٹرو بے حد لکی رہا ہے عمران۔ موت
کے کھیل کھیلنا ماسٹر کاسٹرو کی فطرت ہے۔ ایسے کھیل ماسٹر کاسٹرو کی
موت کا باعث نہیں بن سکتے۔ دباؤ ٹریگر"۔ ماسٹر کاسٹرو نے پرغرور لہجے
میں کہا۔
"موت کبھی کسی کو بتا کر نہیں آتی۔ تمہارا یہ کھیل تمہاری زندگی
کا آخری کھیل ہوگا ماسٹر کاسٹرو"۔ عمران نے نفرت بھرے لہجے کہا۔
"تو پھر دیر کیوں کر رہے ہو۔ ٹریگر دباؤ اور ایکسٹو کو ہلاک ہونے
سے بچا لو"۔ ماسٹر کاسٹرو نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔
عمران چند لمحے ماسٹر کاسٹرو کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے یکلخت
ٹریگر دبا دیا۔ ٹرچ کی آواز سنائی دی اور ماسٹر کاسٹرو کی مسکراہٹ گہری
ہو گئی۔
"دیکھا، میں نے کہا تھا ناں۔ موت کے کھیل کھیلنا ماسٹر کاسٹرو کی
فطرت ہے اور یہ کھیل ماسٹر کاسٹرو کی موت کا باعث نہیں بن سکتے"۔
ماسٹر کاسٹرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے
"اب تمہاری باری ہے"۔ عمران نے جیسے اسے یاد دلاتے ہوئے
کہا۔ اس کے چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی۔ وہ اس وقت انتہائی
سنجیدہ تھا۔ اس کا چہرہ حماقت کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے جذبات سے

قطعی عاری نظر آ رہا تھا۔
"ہاں، اب میری باری ہے۔ تمہاری کوئی آخری حسرت ہو تو بتا
دو۔ میں تمہارے مرنے کے بعد اسے ضرور پورا کر دوں گا"۔ ماسٹر
کاسٹرو نے استہزائیہ انداز میں کہا۔
"فضول باتوں میں وقت ضائع مت کرو۔ ٹریگر دباؤ"۔ عمران
نے غرا کر کہا تو ماسٹر کاسٹرو نے ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ریوالور سے بھی
ٹرچ کی آواز نکلی تھی گویا اس کی بھی ایک باری ضائع ہو گئی تھی۔
"خوب، قسمت والے ہو"۔ ماسٹر کاسٹرو نے کہا۔ عمران نے اس
کی بات کا جواب دینے کی بجائے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ مگر اس بار
بھی گولی نہیں چلی تھی۔ اس کے ریوالور کا دوسرا خانہ بھی خالی تھا۔
"ماسٹر کاسٹرو کو تم نے دوسرا چانس دیا ہے مگر ماسٹر کاسٹرو تمہیں
دوسرا چانس ہرگز نہیں دے گا"۔ ماسٹر کاسٹرو نے زہریلے لہجے میں کہا
اور اس نے بھی ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ریوالور سے بھی دوسری بار ٹرچ
کی آواز کے سوا کچھ نہیں نکلا تھا۔
"اب کیا کہتے ہو"۔ عمران نے اسی کے انداز میں کہا۔
"تیسری مرتبہ بھی ماسٹر کاسٹرو کے ہاتھ زندگی ہی آئے گا"۔ ماسٹر
کاسٹرو نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر خوف اور پریشانی کی
کوئی علامت نظر نہیں آ رہی تھی۔ ان دونوں کا انداز ایسا تھا جیسے
دونوں موت کا کھیل کھیلنے کی بجائے ایک دوسرے سے مذاق کر رہے
ہوں اور دونوں کے ریوالور بالکل خالی ہوں۔ جیسے ہر بار ٹرچ کی آواز

ستائی دے گی اور گولی نہیں چلے گی۔

عمران کی آنکھیں ماسٹر کاسٹرو کی آنکھوں میں گڑی ہوئی تھیں۔ عمران ماسٹر کاسٹرو اور ماسٹر کاسٹرو عمران کی خوداعتمادی پر ایک دوسرے کو دل ہی دل میں داد دے رہے تھے۔

عمران چند لمحے ماسٹر کاسٹرو کو دیکھتا رہا پھر اس کی انگلی حرکت میں آئی اور خاموش اور پرسکون ماحول میں ایک بار پھر ٹرچ کی آواز ابھری۔ عمران کے ریوالور کا تیسرا خانہ بھی خالی نکلا تھا۔ اس بار ماسٹر کاسٹرو کے حلق سے بے اختیار قہقہہ پھوٹ نکلا تھا۔

"ٹریگر دباؤ۔ اس کے بعد میں بھی تمہاری طرح ہنسنے کی کوشش کروں گا"۔ عمران نے کہا۔ اس کے سنجیدہ چہرے پر اچانک حماقتوں کا نقاب چڑھنا شروع ہو گیا تھا۔

"میں تمہاری آنکھوں میں موت کا خوف دیکھ رہا ہوں عمران"۔ ماسٹر کاسٹرو نے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد بھیانک تھا۔

"اچھا، خوشی کی بات ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے مسکراتا دیکھ کر ماسٹر کاسٹرو کے تن بدن میں جیسے آگ سی لگ گئی۔ اس نے اچانک بڑے غصیلے انداز میں ٹریگر دبا دیا تھا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ ہو۔ ہو۔ ہو۔ ہو۔ ہی۔ ہی۔ ہی۔ ہی"۔ ٹرچ کی آواز سن کر عمران نے حماقت زدہ انداز میں ہنسنا شروع کر دیا۔

"اب اگر چوتھے خانے سے تمہارے حصے کی موت نکل آئی تو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"موت صرف اور صرف تمہارے حصے میں آئے گی عمران"۔ ماسٹر کاسٹرو غرایا۔

"اچھا، کیوں موت کو تم نے رشوت دے رکھی ہے کہ وہ تمہارے حصے میں نہ آئے"۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"موت ماسٹر کاسٹرو کی غلام ہے۔ ماسٹر کاسٹرو کی طرف موت کو بھی بڑھنے سے پہلے سو بار سوچنا پڑے گا"۔ ماسٹر کاسٹرو نے کہا۔

"اچھا ڈائیلاگ ہے مگر مجھے پسند نہیں آیا"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا اور چوتھی مرتبہ کا فائر بھی خالی گیا۔

"ارے باپ رے۔ تم نے ریوالور میں کوئی گولی بھی ڈالی ہے کہ نہیں"۔ عمران نے بوکھلانے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"موت کے کھیل میں، میں کبھی بے ایمانی نہیں کرتا"۔ ماسٹر کاسٹرو نے کہا۔

"تو کس کھیل میں تم بے ایمانی کرتے ہو۔ وہ بتا دو"۔ عمران نے حماقت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے ساتھ موت کا کھیل کھیل رہا ہوں عمران اور تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے"۔ ماسٹر کاسٹرو نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

"تو کیا کروں۔ رونا یا ماتم کرنا شروع کر دوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہم چار چار خالی فائر کر چکے ہیں اب ہم ریوالوروں کے ٹریگر پانچویں بار ایک ساتھ دبائیں گے تاکہ ہم میں سے کوئی ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دے سکے"۔ ماسٹر کاسٹرو نے سنجیدگی سے کہا۔

"ایسے ہی ہی"۔ عمران نے لاپرواہی سے کہا۔

"میں تین تک گنوں گا پھر ہم ایک ساتھ ٹریگر دبا دیں گے"۔ ماسٹر کاسٹرو نے پھر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ماسٹر کاسٹرو نے گنتی شروع کر دی۔ اس نے تین کہتے ہوئے ریوالور کا ٹریگر دبا دیا تھا۔ دونوں کے ریوالوروں سے پھر ٹرچ کی آواز نکلی تھی۔ عمران نے بھی اس کے منہ سے تین سنتے ہی ٹریگر دبا دیا تھا۔

"ایک۔ دو۔ تین"۔ ماسٹر کاسٹرو نے کہا اور انہوں نے ایک بار پھر ایک ساتھ ٹریگر دبا دیئے۔ اسی لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور.......

بلیک زیرو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ماسٹر کاسٹرو کے ہاتھ میں الیکٹرو میگنٹ پاور سوئچ دیکھ رہا تھا اور پھر اس نے ماسٹر کاسٹرو اور عمران کی باتیں سنیں تو وہ پریشان ہو گیا۔

ماسٹر کاسٹرو نے دانش منزل میں الیکٹرو میگنٹ پاور بم چھپا رکھے تھے۔ اس نے بم کہاں چھپائے تھے اس بارے میں وہ کچھ نہیں بتا رہا تھا اور ان بموں کو تلاش کرنے کے لئے واقعی سپر ایکس ریز کی ضرورت تھی جو اس وقت دانش منزل میں موجود نہیں تھیں اور پھر ان الیکٹرک میگنٹ پاور بموں کا بتا کر جب ماسٹر کاسٹرو نے عمران سے ڈوئیل کھیلنے کی بات کی تو بلیک زیرو بری طرح سے چونک اٹھا۔

"یہ ماسٹر کاسٹرو آخر چاہتا کیا ہے"۔ بلیک زیرو نے سوچا۔

"ماسٹر کاسٹرو نے آخرکار عمران کو باتوں میں لگا کر اسے ڈوئیل کھیلنے پر آمادہ کر لیا اور بلیک زیرو نے عمران کو ریوالور اٹھا کر اسے خالی

کرتے اور ماسٹر کاسٹرو کو اپنا ریوالور نکالتے دیکھا تو اس کی آنکھوں میں بے پناہ تشویش کے سائے لہرانے لگے۔

"اوہ، یہ عمران صاحب کیا کر رہے ہیں۔ یہ تو صریحاً خودکشی ہوگی"۔ بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ماسٹر کاسٹرو اور عمران نے اپنے اپنے ریوالوروں سے ساری گولیاں نکال کر پھینک دی تھیں اور پھر انہوں نے اپنے اپنے ریوالور میں ایک ایک گولی بھر کر اس کے چیمبروں کو گھمانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد ماسٹر کاسٹرو نے اپنا ریوالور عمران کو اور عمران نے اپنا ریوالور ماسٹر کاسٹرو کو دے دیا اور دونوں ریوالوروں کی نالیں ایک دوسرے کے سر کے ساتھ لگا دیں۔

"عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سب سے پہلے عمران کو ماسٹر کاسٹرو پر ریوالور کا ٹریگر دباتے ہوئے دیکھا مگر گولی نہیں چلی تھی۔ یہ دیکھ کر بلیک زیرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ دوسری باری ماسٹر کاسٹرو کی تھی اس نے ریوالور کا ٹریگر دبایا تو ایک لمحے کے لئے بلیک زیرو کا سانس جیسے اس کے سینے میں رک گیا مگر ماسٹر کاسٹرو کے ریوالور سے بھی گولی نہیں چلی تھی تو اس کا سانس بحال ہو گیا۔

عمران اور ماسٹر کاسٹرو باری باری ٹریگر دبا رہے تھے اور عمران کے ریوالور سے ٹرچ کی آواز سن کر بلیک زیرو بے اختیار ہونٹ بھینچ لیتا تھا اور جب ماسٹر کاسٹرو کی باری آتی تو بلیک زیرو کا سانس اس کے سینے میں اٹک جاتا تھا۔

"ہم چار چار خالی فائر کر چکے ہیں۔ اب ہم ریوالوروں کے ٹریگر پانچویں بار ایک ساتھ دبائیں گے تاکہ ہم میں سے کوئی ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دے سکے"۔ ماسٹر کاسٹرو نے سنجیدگی سے کہا تو بلیک زیرو چونک اٹھا۔ اسے ماسٹر کاسٹرو کے بدلا ہوئے لہجہ بے حد عجیب اور خوفناک سا لگا تھا۔

"ایسے ہی سہی"۔ عمران نے کہا اس کے لہجے میں لاپرواہی تھی۔

"میں تین تک گنوں گا پھر ہم ایک ساتھ ٹریگر دبا دیں گے"۔ ماسٹر کاسٹرو نے کہا تو بلیک زیرو نے عمران کو اثبات میں سر ہلاتے دیکھا۔

"اوہ عمران صاحب ماسٹر کاسٹرو کے ارادے ٹھیک نہیں ہیں۔ وہ یقیناً آپ کے ساتھ کوئی چال چل رہا ہے"۔ بلیک زیرو نے اچانک چیختے ہوئے کہا مگر عمران بھلا اس کی آواز کہاں سن رہا تھا۔

"ایک۔ دو۔ تین"۔ ماسٹر کاسٹرو نے کہا اور پھر بلیک زیرو نے اسے اور عمران کو ایک ساتھ ریوالوروں کے ٹریگر دباتے دیکھا مگر اس بار بھی کسی ریوالور سے فائر نہیں ہوا۔ بلیک زیرو خوف اور حیرت سے آنکھیں پھاڑے ان دونوں کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ آپریشن روم سے آسانی کے ساتھ فائرنگ کر کے ماسٹر کاسٹرو کو ہلاک کر سکتا تھا۔

"ایک۔ دو۔ تین"۔ ماسٹر کاسٹرو کو ایک بار پھر گنتی گنتے سن کر بلیک زیرو کا دل ایک بار پھر اچھل کر اس کے حلق میں آ پھنسا۔ اس وقت ان دونوں نے ریوالوروں کے ٹریگروں پر انگلی کا دباؤ ڈال دیا

اور پھر اچانک ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اس بار ایک ریوالور چل گیا تھا۔ دھماکے کی آواز سن کر بلیک زیرو کا چہرہ یکلخت دھواں دھواں ہو گیا تھا مگر اس نے سکرین پر جب ماسٹر کاسٹرو کی کھوپڑی کے ٹکڑے اڑتے اور اسے کٹے ہوئے شہتیر کی طرح الٹ کر گرتے دیکھا تو اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آگئی اور اس کا چہرہ جوش اور مسرت سے سرخ ہوتا چلا گیا۔ عمران کے ریوالور سے گولی چلی تھی جس نے ماسٹر کاسٹرو جیسے شیطان کی کھوپڑی کے ٹکڑے اڑا دیئے تھے۔

ماسٹر کاسٹرو کو ہلاک ہوتے دیکھ کر عمران نے اپنا ریوالور اس پر پھینک دیا اور پھر مڑ کر عمارت کی طرف آنے لگا۔ دوسرے ہی لمحے وہ آپریشن روم میں بلیک زیرو کے سامنے تھا۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔

"اوہ عمران صاحب۔ شکر ہے ماسٹر کاسٹرو کے ریوالور سے گولی نہیں چلی تھی ورنہ......" عمران کو اندر آتے دیکھ کر بلیک زیرو نے مسرت اور جوش بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ میرا ریوالور تھا اس میں گولی ہوتی تو چلتی"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بری طرح سے اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا آپ نے ریوالور میں گولی نہیں ڈالی تھی۔ اوہ مگر میں نے آپ کو خود اپنی آنکھوں سے ریوالور میں گولی ڈالتے دیکھا تھا"۔ بلیک زیرو نے عمران کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں اتنا بھی احمق نہیں ہوں جتنا نظر آتا ہوں۔ میں بھلا خودکشی کے بارے میں کیسے سوچ سکتا ہوں۔ ماسٹر کاسٹرو میرے

ساتھ چال چل رہا تھا۔ وہ ایسے کھیلوں کا عادی ہے۔ کسی ماہر شاطر کی طرح اس نے اپنے ریوالور کا چیمبر گھمایا تھا تاکہ اس کے ریوالور کی گولی میرے ریوالور کے بعد میں چلے۔ مجھے چیمبر گھماتے ہوئے اس نے غور سے دیکھا تھا اس کی تیز نظروں نے بھانپ لیا تھا کہ میری گولی اس کے گھمائے ہوئے چیمبر کے ایک خانے سے پہلے ہے۔ اس لئے اس نے ریوالور بدل لیا تھا۔ میں نے زمین سے اس کے سامنے جو گولی اٹھا کر ریوالور میں ڈالی تھی وہ اصل میں تمہاری چلائی ہوئی گولی کا خالی خول تھا جس پر نہ تم نے توجہ دی تھی اور نہ ماسٹر کاسٹرو نے اور پھر جس وقت ماسٹر کاسٹرو نے اپنا ریوالور مجھے تھمایا تھا میں نے اس کے چیمبر کا ایک خانہ نہایت صفائی سے آگے کر دیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں ریوالوروں کے خانوں میں موجود گولیاں ٹریگر کے سامنے تو [illegible] تھیں مگر اس میں وہی گولی چلی تھی جو اصلی تھی۔ خالی خول نے بھی [illegible] کیا کرنا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کی [illegible] اس کی خداداد صلاحیتوں پر بلیک زیرو دل ہی دل میں [illegible] بغیر نہ رہ سکا۔ عمران نے بڑی چالاکی اور ذہانت سے [illegible] چال اس پر الٹ دی تھی۔ وہ عمران کے ساتھ لڑ کر اس [illegible] پاتا تھا تو اس نے عمران کو دھوکے سے ہلاک کرنے کا [illegible] عمران جیسا انسان اس کے دھوکے میں آجائے یہ [illegible]

[illegible]۔ میگنٹ پاور بم جو ماسٹر کاسٹرو نے دانش منزل میں

[illegible] ہیں۔ آپ نے تو ماسٹر کاسٹرو کے منہ سے اس کا سوئچ بھی نہیں نکالا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ماسٹر کاسٹرو کے پاس صرف الیکٹرو میگنٹ پاور بموں کا سوئچ تھا۔ اس نے دانش منزل میں کوئی بم نہیں لگایا"۔ عمران نے لاپرواہی سے کہا۔

"اوہ آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں"۔ بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"الیکٹرو میگنٹ پاور بموں کا سوئچ نیا اور چمکدار تھا جس وقت ماسٹر کاسٹرو نے اسے دبایا تھا اس وقت اس کا رنگ نیلا ہو گیا تھا۔ اگر عمارت میں بم ہوتے اور سوئچ کے ذریعے وہ آن ہو جاتے تو سوئچ کا رنگ سرخ ہو جاتا۔ اسی لئے تو ماسٹر کاسٹرو نے اس سوئچ کو اپنے منہ میں رکھ لیا تھا تاکہ میں اس کا رنگ نہ دیکھ سکوں"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر اطمینان آگیا۔

کچھ دیر بعد جوزف اور خاور وہاں فریگن کو لے آئے جس کا سارا جسم پٹیوں میں لپٹا ہوا تھا۔ عمران نے خاور کو واپس بھیج کر جوزف سے کہہ کر فریگن کو بلیک روم میں پہنچا دیا تھا۔ پھر اس نے بلیک روم میں جا کر خود فریگن سے بات کی۔ فریگن جو پہلے ہی شدید زخمی تھا خود کو عمران کے سامنے پا کر بری طرح سے گھبرا گیا تھا اور پھر اس نے عمران کے دھمکی آمیز اور خوفناک انداز میں پوچھنے پر سب کچھ بتا دیا۔

عمران نے اس کی آنکھوں سے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

[illegible] سے [illegible] سپیشل پراجیکٹ کے بارے میں پوچھنے [illegible] کے بارے میں فریگن نہیں جانتا تھا وہ بھلا [illegible] نے اسے زندہ چھوڑ دیا تھا کیونکہ ایک تو وہ زخمی تھا اور [illegible] وہ ماسٹر کاسٹرو کے بارے میں بھی کچھ نہیں جانتا تھا [illegible] کے پیچھے کیا کیا کرتا رہا تھا۔ پھر عمران بلیک روم سے نکل [illegible] آپریشن روم میں آگیا۔

"[illegible] صاحب، ایک بری خبر ہے"۔ عمران کو آپریشن روم میں داخل ہوتے دیکھ کر بلیک زیرو نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ کیا ہے"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا تو بلیک زیرو اسے [illegible] صفدر اور تنویر کے بارے میں بتانے لگا۔

"ان سب کی حالت بے حد مخدوش ہے۔ لوگوں نے انہیں بروقت قریبی ہسپتالوں میں پہنچا دیا تھا جس کی وجہ سے ان کی جانیں تو بچ گئی ہیں مگر ان کی حالت بے حد خراب ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہیں یہ اطلاع کس نے دی ہے"۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی ابھی چوہان کی کال آئی تھی۔ جس بلڈنگ میں تنویر کی کار گھسی تھی چوہان اسی بلڈنگ کے ایک فلیٹ میں رہتا ہے۔ حادثہ دیکھ کر وہ بھی فلیٹ سے باہر آگیا تھا۔ لوگوں نے ان تینوں کو مقامی ہسپتالوں میں پہنچایا تو اس نے مجھے اطلاع دی جس پر میں نے اس مقامی ہسپتال والوں کو فون کر کے کہہ دیا ہے کہ وہ ان تینوں [illegible]

فاروقی ہسپتال میں ٹرانسفر کر دیں۔ اسی ریسٹورنٹ کے عقبی حصے کی طرف سے کچھ افراد کو نعمانی بھی شدید زخمی حالت میں ملا تھا۔ جسے ان لوگوں نے ہسپتال پہنچا دیا تھا۔ گویاں نعمانی کے جسم پر رگڑو کھاتی ہوئی گزر گئی تھیں۔ ہسپتال سے فارغ ہو کر اس نے ابھی ابھی کال کر کے مجھے تفصیل بتائی ہے۔ لیکن بہرحال زخمی وہ بھی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ، یہ واقعی بری خبر ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ لپنے ساتھیوں کو دیکھنے کے لئے دانش منزل سے نکلتا چلا گیا۔

ختم شد